جہنم کے خطرات

و

قیامت کب آئیگی

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

رومی پبلیکیشنز
۳۸ اردو بازار
لاہور

جہنّم کے خطرات
و
قیامت کب آئیگی

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ مجددی

رومی پبلیکیشنز ۳۸ اردو بازار
لاہور۔ ۲

FAISAL JHANDIR LIB

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 049479
★ MAILSI ★

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

نام کتاب ——— جہنم کے خطرات و قیامت کب آئے گی
مصنف ——— علامہ عبد المصطفےٰ الاعظمی
مصحح ——— محمد عالم مختار حق
ناشر ——— رُومی پبلیکیشنز۔ لاہور
مطبع ——— ایچ، ردائی پرنٹرز۔ لاہور
قیمت ——— -/۳۰ روپے۔

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ہر مسلمان کی روحانی خواہش اور قلبی تمنا یہی ہے کہ اس کو آخرت میں جنت ملے اور وہ جہنم کے عذابوں سے بچ جائے اور دینِ اسلام کا یہی فیصلہ ہے کہ جنت میں جانے کا خاص ذریعہ اعمالِ صالحہ اور نیکیاں ہیں اور جہنم سے بچنے کا خاص ذریعہ بُرے اعمال اور گناہوں کو چھوڑ دینا اور ان سے دور رہنا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو یہ جان لینا بحد ضروری ہے کہ کون کون سے اعمال جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

اس لئے ایک مدت دراز سے میں اس ضرورت کو محسوس کرتا رہا کہ دو کتابیں لکھ دوں۔ ایک کتاب میں تو چند اعمالِ جنت کا تذکرہ تحریر کر دوں اور دوسری کتاب میں اعمالِ جہنم کا بیان لکھ دوں اور دونوں کتابوں میں ہر عنوان کے تحت چند حدیثیں ذکر کر دوں تاکہ ہر عنوان انوارِ حدیث کی نورانیت سے منور ہو کر ہدایت کا آفتاب و ماہتاب بن جائے اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مسلمان مرد و عورت جنت میں لے جانے والے اعمال پر کاربند ہو کر جنت کے حقدار بن جائیں اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچ کر عذابِ نار سے رہائی پا جائیں! لیکن افسوس کہ کثرتِ کار و ہجومِ افکار نے مجھے اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ میں اس ضروری کام کے لئے قلم اٹھاتا۔ اس لئے اس کارِ خیر میں برابر تاخیر ہوتی رہی۔

مگر رمضان سنہ ۱۴۰۱ھ میں اپنی ضعیفی اور علالت کے باعث چونکہ میں کوئی سفر نہ کر سکا اور تقریباً دو ماہ تک مسلسل مکان ہی پر مقیم رہا اس لئے بحمدہٖ تعالیٰ اس فرصت میں دونوں کتابوں کا مسودہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ پہلی کتاب "بہشت کی کنجیاں" کے نام سے جس میں ان میٹھے اعمالِ صالحہ کا ذکر ہے جن پر حدیثوں میں جنت کی بشارت آئی ہے اور دوسری کتاب "جہنم کے خطرات" کے نام سے جس میں ان ستر گناہوں کا بیان ہے جن پر جہنم کا خطرہ ہے۔ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا

ہوں اور اپنی کوتاہیوں پر معذرت خواہ ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان دونوں کتابوں کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری اس حقیر دینی خدمت کو میرے لئے اور میرے والدین کے لئے نیز میرے اساتذہ و تلامذہ و احباب کے لئے ذخیرۂ آخرت و ذریعہ مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ الطیبین واصحابہ المکرمین وعلینا معہم اجمعین وھو ارحم الراحمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
دار العلوم فیض الرسول۔ براؤں شریف
۴ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

فہرست مضامین کتاب

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
جہنم کیا ہے؟	۹	کفر کیا ہے؟	۱۸
جہنم کہاں ہے؟		مسلمان کا قتل	۱۹
جہنم کے طبقات		زناکاری	۲۱
جہنم کی خوفناک شکل		لواطت	۲۳
جہنم کا داروغہ	۱۰	چوری	۲۶
عذابِ جہنم کی چند صورتیں		شراب	۲۷
آگ کا عذاب		جوا	۳۰
خونی دریا کا عذاب	۱۱	سود (بیاج)	۳۱
گلپھڑے چیرنے کا عذاب		جادو	۳۳
پتھراؤ کا عذاب	۱۲	یتیم کا مال کھانا	۳۴
منہ نوچنے کا عذاب		جہاد سے بھاگ جانا	۳۵
سانپ بچھو کا عذاب		زنا کی تہمت لگانا	۳۶
حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب	۱۳	ماں باپ کی ایذارسانی	
گرم پانی اور پیپ کا عذاب		جھوٹی گواہی	۳۸
جہنم میں لے جانے والے اعمال	۱۵	غیبت	۴۱
شرک		غیبت کیا ہے؟	
شرک کیا ہے؟	۱۶	چغلی	۴۳
کون کون چیزیں شرک نہیں؟		امانت میں خیانت	۴۴
کفر	۱۷	کم ناپ تول	۴۶

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
رشوت	۴۷	پیشاب سے نہ بچنا	۸۰
مالِ حرام	۴۸	حیض میں ہم بستری	۸۱
نماز چھوڑ دینا	۵۰	غسلِ جنابت نہ کرنا	۸۴
جمعہ چھوڑنا	۵۳	خودکشی	"
جماعت چھوڑنا	۵۴	احتکار (ذخیرہ اندوزی)	۸۵
جماعت چھوڑنے کے چند عذر	۵۷	تصویریں	۸۶
نمازی کے آگے سے گزرنا		کہنا کچھ اور، کرنا کچھ اور	۸۹
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	۵۸	گالی گلوچ	۹۰
امام سے پہلے سر اٹھانا	۵۹	جھوٹا خواب بیان کرنا	۹۲
زکوٰۃ نہ ادا کرنا	"	داڑھی کٹانا	"
روزہ چھوڑ دینا	۶۱	مردانی عورتیں، زنانے مرد	"
حج چھوڑ دینا	۶۲	ممنوع لباس پہننا	۹۴
حقوق العباد نہ ادا کرنا	۶۳	قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا	۹۷
رشتہ داریوں کو کاٹ دینا	۶۴	کالا خضاب	۹۹
پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی	۶۶	سونے چاندی کے برتن	۱۰۰
جانوروں کو ستانا	۶۷	ریاکاری	۱۰۳
ظلم	۶۹	تکبّر	۱۰۵
دشمنانِ اسلام سے دوستی	۷۲	بخیلی	۱۰۷
بُہتان	۷۵	حرص وطمع	۱۰۹
وعدہ خلافی	۷۶	حسد	۱۱۰
اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی	۷۷	بغض وکینہ	۱۱۱
بے پردگی	۷۹	مکر ودھوکا بازی	۱۱۳

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
کسی کا مذاق اڑانا	۱۱۴	بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا	۱۲۰
مسجد میں دنیا کی بات	۱۱۶	بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	"
قرآن مجید بھلا دینا	۱۱۷	کتا پالنا	۱۲۱
کسی دوسرے کو اپنا باپ بنا لینا	۱۱۸	بے ضرورت بھیک مانگنا	۱۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

جہنم کیا ہے؟

خدا تعالیٰ نے کافروں، مشرکوں، منافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لئے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام "جہنم" ہے۔ اسی کو اردو میں "دوزخ" بھی کہتے ہیں۔

جہنم کہاں ہے؟

ایک قول یہ ہے کہ "دوزخ" ساتویں زمین کے نیچے ہے۔

(حاشیہ شرح عقائد صفحہ ۱۰۰ بحوالہ شرح مقاصد)

جہنم کے طبقات

قرآن مجید کی آیت لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (پ ۱۴ ع ۲) یعنی جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے مجرموں کا ایک گروہ بانٹا ہوا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) جہنم (۲) لظیٰ (۳) حطمہ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ۔ پوری آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں پر منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔ (تفسیر صاوی جلد دوم صفحہ ۲۰۶)

جہنم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ سے لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۵۰۲)

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام "مالک" ہے۔ یہ ایک فرشتہ ہیں۔ ان ہی کے زیر تحت دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ ان عذاب کی قسموں اور ان کی کیفیتوں کو خداوند عالم الغیب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنم میں دی جانے والی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدیثوں میں تذکرہ آیا ہے۔ اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا۔ جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا اور پھر ان کو آگ میں جلایا جائے گا۔ یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔

جہنم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سرخ ہو گئی۔ پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲ بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث شریف ہے کہ جہنم کی [illegible] زیادہ گرم ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۱ بحوالہ بخاری)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ [illegible] پہاڑ کا راستہ ہے۔ اس پہاڑ کا نام صعود ہے۔ دوزخیوں کو اس کے اوپر چڑھایا جائے گا ستر برس تک

وہاں کی بلندی پر جہنمی کو چڑھا کر پھر وہاں سے نیچے گرا دیا جائے گا تو ستر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اور ہمیشہ ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر بد شکل ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث ہے کہ جہنم ایک تنور جیسا ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اوپر سے بہت کم چوڑا ہے۔ اس میں برہنہ مرد اور عورتوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے اوپر تک آ جائیں گے پھر جب وہ شعلے بیٹھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنور کی تہ میں پہنچ جائیں گے۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۴)

ترکِ نماز کا عذاب

جو لوگ فرض نماز سے غافل ہو کر سو جاتے ہیں ان کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ وہ چت لیٹے ہوں گے اور ایک فرشتہ ایک بھاری پتھر ان کے سر پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پتھر لڑھک کر دور چلا جائے گا۔ بار بار یہی عذاب ان کو دیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔

(بخاری جلد اول ص ۱۸۵)

جھوٹ بولنے کا عذاب

جھوٹ بولنے والوں کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ لوہے کا ایک آنکڑا ان کے منہ میں ڈال کر ایک طرف کی باچھ کو گدی تک چیر دے گا پھر دوسری طرف کو چیرے گا اتنے میں پہلی طرف کی باچھ درست ہو جائے گی پھر اس کو چیرے گا اسی طرح بار بار ہوتا رہے گا اور یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۵)

پتھراؤ کا عذاب

کچھ جہنمیوں کو اس طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر اُن کے سر پر ایک پتھر اس زور سے مارے گا کہ ان کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اس پتھر کو اٹھا کر لائے گا اس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہوگا۔ پھر وہ پتھر سے مارے گا تو سر کچل جائے گا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جائے گا۔ پھر فرشتہ پتھر کو اٹھا کر لائے گا اور پھر پتھر مار کر سر کچل دے گا اسی طرح لگاتار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۵)

منہ نوچنے کا عذاب

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو جہنم میں اپنے تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر تڑپ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۹ بحوالہ ابوداؤد)

سانپ بچھو کا عذاب

حدیث میں ہے کہ بختی اونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہوں گے جو جہنمیوں کو ڈستے ہوں گے وہ اتنے زہریلے ہوں گے کہ اگر وہ ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک ان کے زہر کا درد نہیں جائے گا۔ اور گدھوں کے برابر بڑے بڑے بچھو دوزخیوں کو ڈستے رہیں گے کہ ایک مرتبہ ان کے ڈسنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ احمد)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائے گا جو نہایت ہی زہریلے ہوں گے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے (قرآن مجید)

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا جو اُن کے حلق میں پھنس جائے گا اور ان کا دم گھٹنے لگے گا۔ تو وہ پانی مانگیں گے۔ اس وقت ان کے سامنے اتنا گرم پانی پیش کیا جائے گا۔ جس کی گرمی کا یہ عالم ہوگا کہ برتن منہ کے سامنے لاتے ہی چہرہ کی پوری کھال جل بھن کر اور گل کر برتن میں گر پڑے گی اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا۔ تو پیٹ کے اندر کے تمام اعضا آنتوں وغیرہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے پیروں پر گرا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

قرآن مجید میں ہے کہ زقوم (تھوہڑ) کا درخت جہنمیوں کو کھلایا جائے گا اور حدیث میں ہے۔ کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور برباد و خراب کر دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہوگا پینا پڑے گا جو منہ کے قریب آتے ہی چہرے کی چمڑی کھال کو جھلسا کر گرا دے گا۔ اور یہی گرم پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے قدموں پر گرا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

اسی طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پیچ بھی پلایا جائے گا۔ جس کو "غساق" کہتے ہیں۔ اس کی بدبو کا یہ عالم ہوگا کہ ایک ڈول "غساق" دنیا میں گرا دیا جائے تو تمام دنیا بدبو سے بھر جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں سے دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا۔ اور جس طرح جنتی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ اسی طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے مثل دہشت

عذابوں کی بھرمار ہوگی کہ دنیا میں اس کی مثال تو کہاں، کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ ویسے تو کچھ
ہم نے تحریرات و اوصاف بتانے کے لئے چند مثالیں لکھ دی ہیں، ورنہ تو یہ کچھ بھی نہیں کیونکہ یہ دوزخ جہنم
کے عذابوں کا ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ اس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالیٰ
ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے عملوں سے محفوظ رکھے
جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ اب ہم ان چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن و
حدیث میں جہنم کی وعید آئی ہے۔ ان میں ان اعمال کو غور سے پڑھئے اور ان کاموں سے بچتے رہئے تاکہ جہنم
کے عذاب سے نجات مل جائے۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال

(۱) شرک

"شرک" کو اللہ تعالیٰ تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۔ (النساء ۴۸)	بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور جو گناہ اس سے کم ہیں ان کو جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا

ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۔ (النساء ۱۱۶)	اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

شرک سے بچنے میں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کے لئے وہ چاہے گا بخش دے گا۔ اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائے گا۔ مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے اکارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ۔ "اگر تو نے شرک کر لیا تو تیرا عمل برباد ہو جائے گا۔"

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ کے لئے

کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اُسی نے تم کو پیدا کیا ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶ بحوالہ بخاری ومسلم)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟

شرک کسے کہتے ہیں اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "شرح عقائد" میں تحریر فرمایا کہ

اَلْاِشْرَاكُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِيْكِ فِي الْاُلُوْهِيَّةِ بِمَعْنٰى وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ كَمَا لِلْمَجُوْسِ اَوْ بِمَعْنٰى اِسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ كَمَا لِعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ۔
(شرح عقائد ص ۶۱)

• شرک کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے!

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ نے اس عبارت میں فیصلہ کر دیا کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کون سی چیزیں شرک نہیں ہیں

(۱) انبیاء و اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یا رسول اللہ یا غوث کہنا (۲) بزرگوں سے مدد طلب کرنا۔ (۳) بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا (۴) فاتحہ پڑھنا (۵) بزرگوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا (۶) بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا (۷) بزرگوں کے تبرکات کا ادب کرنا (۸) بزرگوں کے نام تبرک کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو ہندوستان بھر میں سُنّی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں کیونکہ کوئی مسلمان بھی انبیاء اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے بلکہ تمام مسلمان ان بزرگوں کو اللہ کا بندہ مان کر ان کی تعظیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان محبوبوں کی

تعظیم سے خوش ہو جائے، لہٰذا اُن بزرگوں کے یہ اعمال ہرگز ہرگز شرک نہیں ہو سکتے۔ ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابل عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھلا ہوا شرک ہوگا اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کے لئے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں کو قبروں کے سجدہ سے خود بھی بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیے۔

خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر آنے والے جاہل زائرین کو قبروں کا سجدہ کرنے سے روکیں اور خلاف شرع حرکت کرنے والے زائرین کو خانقاہوں اور مزاروں سے باہر کر دیں۔ ورنہ وہ بھی ان جاہل زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے اور قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر عذاب نار کے مستحق ٹھہریں گے۔ مگر افسوس کہ سجادہ نشین و مجاورین حضرات چند پیسوں اور چند تاشوں کے لالچ میں ان قبر پرست زائرین اور اندھی عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ اُجڈ اور گنوار قبروں پر سر ٹیک ٹیک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں۔ اور سجادہ نشین و مجاورین بھی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے اور اس کا انجام یہ ہو رہا ہے کہ وہابی سُنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سُنیت سے متنفر ہو کر وہابی ہو جاتے ہیں (نعوذ باللہ منہ)

۴ —— کُفر

شرک کی طرح کفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید کی سیکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کے لئے جہنم کے عذاب کی وعید شدید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ

وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۔

(البقرہ رکوع ۲۷)

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور کافر ہو کر مرے تو اس کا سارا عمل دنیا و آخرت دونوں میں اکارت کر دیا جائے گا اور وہ لوگ دوزخی ہیں ان کو ہمیشہ اسی دوزخ میں رہنا ہے۔

دوسری آیت میں یہ فرمایا۔

بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۔

(البقرہ رکوع ۹)

ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کے گناہ اس کو گھیر لیں یعنی وہ کافر ہو جائے تو وہ دوزخ والے ہیں جو ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

بہرحال نتیجہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائے گا۔

کفر کیا ہے

دینِ اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کو حقیر سمجھنا یا اس کی توہین کرنا یہ سب کفر ہے مثلاً خدا کی ذات و صفات یا اس کی توحید کا انکار کرنا یا خدا کے رسولوں اور نبیوں میں سے کسی نبی کا انکار کرنا یا خدا کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی و رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا۔ اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں جیسے بت کو سجدہ کرنا یا بت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا یا شعارِ کفر یعنی کافروں کی مذہبی علامتوں کو استعمال کرنا مثلاً جنیو پہننا یا سر پر چوٹی رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ غرض جس سے دینِ اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو وہ کفر ہے۔

اگر کوئی مرتد ہو جائے تو فوراً ہی اس کو توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور تجدیدِ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

مسائل و فوائد: جو مسلمان ہو کر کافر ہو جائے اس کو شریعت میں مرتد کہتے ہیں اور دنیا میں مرتد کی یہ سزا ہے کہ [illegible] اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی اور [illegible]

تو سمجھا دیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے۔ اگر وہ توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گیا تو خیر، ورنہ تیسرے دن بادشاہِ اسلام اس کو قتل کر دے گا۔

(۲۳) مسلمان کا قتل

مسلمان کا خون ناحق کرنا بہت سخت جرم ہے جو کہ گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا مٹ جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ (خزائن العرفان ص ۱۳۶)

قرآن مجید میں ہے کہ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۔ (نساء رکوع ۱۳)

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (انعام رکوع ۱۹)

اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو، یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۝ (نساء رکوع ۵)

اور اپنی جانیں قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔ (انعام رکوع ۱۹)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

اور ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا پر ماری گئی ہے (التکویر)

اب اس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث ۱۔ حضرت ابوسعید و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۰ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حدیث ۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ اپنے قاتل کے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوگا کہ اے میرے پروردگار اس نے مجھ کو قتل کیا ہے یہاں تک کہ وہ عرش کے قریب پہنچ کر خدا کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ترمذی)

۳۔ حدیث ۳۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ لیکن جو شرک کی حالت میں مر گیا اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ان دونوں کو نہیں بخشے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۴۔ حدیث ۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد کرے۔ اگرچہ ایک لفظ بول کر ہی مدد کرے تو وہ اس حال میں قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ

"یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے۔"

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۲ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد۔ ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ کسی مومن کو قتل کرنا بہت ہی سخت کبیرہ گناہ ہے پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو یعنی قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر ہوگا اور قاتل کافر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلتا رہے گا۔ اور اگر صرف دنیاوی عداوت کی بنا پر مسلمان کو قتل کر دے اور اس قتل کو حلال نہ جانے جب بھی آخرت میں اس کی سزا یہ ہے کہ وہ مدت دراز تک جہنم میں رہے گا۔

دنیا میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں اور چاہیں تو دیت یعنی اس کی قیمت قاتل سے جو سو اونٹ ہے لے لیں اور اگر چاہیں تو قاتل کو معاف کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) زناکاری

یہ وہ بدترین گناہ ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعل قبیح اور جرم ذلت ہے اور اسلام میں یہ اتنا بڑا گناہ کبیرہ ہے کہ دنیا و آخرت میں ذلت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین عمل ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل: ۳۲)	اور تم لوگ زنا کے قریب مت جاؤ بیشک یہ بے حیائی اور خدا کی ناخوشی ہے اور یہ بہت بری راہ ہے۔

تفسیر: زنا تو بہت ہی بڑی اور بری بات ہے ارشاد ربانی ہے کہ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمہیں زناکاری کی طرف لے جانے والی ہیں یعنی اجنبی عورتوں کو بری نیت سے دیکھنا وغیرہ۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (النور: ۳۰)	اے رسول! مسلمان مردوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کاموں کی خبر ہے۔

اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ۔ مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۂ نور ع ۴)

زناکاری کی مذمت و ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ زناکاری کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نور ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے ورنہ نہیں۔

۲۔ حدیث: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (۱) شرک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زناکاری نہ کرو (۴) اور اس جان کو نہ قتل کرو جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے مگر حق کے ساتھ (۵) کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کے لئے نہ لے جاؤ (۶) جادو مت کرو (۷) سود مت کھاؤ (۸) کسی پاک دامن عورت کو زنا کی تہمت نہ لگاؤ (۹) جہاد کفار کے وقت میدان جنگ چھوڑ کر مت بھاگو (۱۰) اور خاص یہودیوں کے لئے یہ ہے کہ سنیچر کے دن کا احترام کریں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

۳۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کے لئے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ تو اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ پھر اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں قرآن کی یہ آیت نازل فرمائی کہ

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

یعنی وہ لوگ جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور کسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد: زنا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور دنیا میں زناکار کی یہ سزا ہے کہ زناکار مرد و عورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہ اسلام ان کو مجمع عام میں ایک سو درے لگوائے گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو ان کو مجمع عام کے سامنے سنگسار کر دے گا یعنی ان پر پتھر برسا کر ان کو جان سے مار ڈالے گا۔

اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ یعنی زناکار قوم میں بکثرت موتیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۹)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ۔ یعنی زناکار قوم قحط میں مبتلا کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعل بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس بے حیائی کی حرکت سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد و عورت کو اس گناہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۵) لواطت

یہ بدفعلی اور لونڈے بازی زناکاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو جنہوں نے سب سے پہلے یہ فعل بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار ان لوگوں کو بدترین مجرم قرار دیا اور قرآن مجید میں کہیں ان لوگوں کو "مجرمین" کہیں "مسرفین" کہیں "ظالمین" کہیں "فاسقین" فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا بیان اور ان کی مذمت کا بیان فرمایا اور قرآن مجید کی بہت سی سورتوں میں بار بار اس کا بھی ذکر فرمایا کہ قوم لوط کی اس بدفعلی کی سزا میں شدید قہر و غضب الٰہی کا عذاب نازل کر کے ان کی بستیوں کو الٹ پلٹ کر دیا اور پتھروں کی بارش کر کے اس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔

چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۔ (الاعراف رکوع ۱۰)

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہیں کی۔ تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر۔ بلکہ تم حد سے گزرنے والے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔

اور ہم نے ان پر ایک خاص طرح کا مینہ برسایا تو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

(الاعراف رکوع ۱۰)

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَلُوطًا آتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۔

اور حضرت لوط علیہ السلام کو ہم نے حکمت اور علم دیا اور انہیں اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی۔ بیشک وہ لوگ بری قوم اور فاسق لوگ تھے

(الانبیاء ع ۵)

(۱) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا خطرہ اپنی امت پر خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

(۲) حدیث: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا تم لوگ عورتوں سے ان کے پیچھے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۱۳۔ حدیث ۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مرد یا عورت کے پیچھے مقام میں جماع کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۲۷۶ بحوالہ ترمذی)

۱۴۔ حدیث ۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ (ترمذی ج ۱ صفحہ ۱۷۶)

۱۵۔ حدیث ۱۴: حضرت عمرو بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی ج ۱ صفحہ ۱۷۶)

۱۶۔ حدیث ۱۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو لوطیہ کہلائیں گے۔ اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مصافحہ اور معانقہ بھی کریں گے۔ تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو ان لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کریں گے تو ان تینوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اور وہ لعنت سے بچ رہیں گے۔ (کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۸۸ بحوالہ دیلمی)

۱۷۔ حدیث ۱۶: حضرت وکیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے مر جائے گا اس کی قبر اس کو قوم لوط میں پہنچا دے گی اور اس کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال ج ۵ صفحہ ۸۸)

مسائل و فوائد: لواطت کی دنیاوی سزا بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک و حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کنوارا ہو یا شادی شدہ ہو سنگسار کر کے مار ڈالا جائے گا۔ (ترمذی ج ۱ صفحہ ۱۷۶)

اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اوندھا کر کے گرا دیں۔ اور اس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے۔ یا چند بار یہ فعل کیا ہو تو بادشاہ اسلام اسے قتل کر ڈالے۔ الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زنا سے بھی بدتر ہے۔ اسی لئے اس کی شرعی سزا

نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبۂ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی نہ حاصل ہو گی اور اس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ یہی مذہب جمہور ہے۔

(دُرِ مختار بحر وغیرہا و بہار شریعت ج ۹ ص ۹۲)

(۶) چوری

چوری بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں اس حرام کام کی بکثرت مذمت و ممانعت آئی ہے اور دنیا و آخرت میں اس کی بڑی سخت سزا ہے۔ دنیا میں خداوند قدوس نے چور کی یہ سزا مقرر فرمائی ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔	اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹ لو ان کے کرتوت کا بدلا اور اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(المائدہ ع ۶)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے "آیات بینات" کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَلَا تَسْرِقُوْا یعنی چوری مت کرو۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی و ابو داؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اس گناہ کی نحوست سے اس کا نور ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نور ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔

مسائل و فوائد:۔ چور نے اگر دس درہم یا دس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے تو

اس کا ہاتھ پہنچے سے کاٹ دیا جائے گا، اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا، تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹ دیا جائے گا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو واپس دے دیا جائے گا، اور اگر چور کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۱۶۵ بحوالہ تفسیر احمدی)

ڈکیتی ڈالنا، لوٹ مار کرنا، کسی کی زمین یا مکان یا جائیداد کو غصب کر لینا، کسی سے ادھار پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا، کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا، کسی کی امانت میں خیانت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہ کبیرہ ہیں اور یہ سب قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذاب نار کا باعث ہیں۔ والعیاذ باللہ۔

(۷) شراب

شراب پینا حرام و گناہ کبیرہ ہے اور اس کی حرمت کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو حرام فرمایا اور حدیثوں میں بھی اس کی حرمت اور اس کی مذمت کا ذکر بہت تاکید کے ساتھ آیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

(المائدہ ع ۱۲)

شراب کی مذمت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں

۱۔ حدیث: ۔ حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق ابن سوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تو انھوں نے کہا کہ میں تو صرف دوا کے لیے بناتا ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۳ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث: ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر سے پلایا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۳۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ حدیث: ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۳۱۷ بحوالہ ترمذی و ابو داؤد وغیرہ)

۴۔ حدیث: ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی۔ تو جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی اور شراب حرام ہو گئی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا اور یہ عرض کیا کہ وہ تو ایک یتیم کی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو بہا دو۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۵۔ حدیث: ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انھوں نے کہا کہ یا نبی اللہ! میں نے چند یتیموں کے لیے شراب خریدی ہے جو میری پرورش میں ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ شراب کو بہا دو اور مشکوں کو توڑ دو۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ بحوالہ ترمذی)

۱۲۔ حدیث شریف: حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اس کو پی کر اپنے کاموں کی دقت اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے تو میں نے کہا کہ جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے بچو۔ تو میں نے کہا کہ بے شک یہاں کے لوگ اس کو نہیں چھوڑ سکتے تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان لوگوں سے جہاد کرو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابوداؤد)

۱۳۔ حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، اور شطرنج اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابوداؤد)

۱۴۔ حدیث شریف: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) عادی طور پر شراب پینے والا (۲) رشتہ داروں کو کاٹنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ بحوالہ احمد)

۱۵۔ حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دربار خداوندی میں قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بت پرست۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ بحوالہ احمد و ابن ماجہ)

۱۶۔ حدیث شریف: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پیوں یا اس ستون کی اللہ کے سوا عبادت کروں۔ یعنی ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے یہ سمجھنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ بحوالہ نسائی)

۱۷۔ حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ ...

(۱) شراب نچوڑنے والے پر (۲) شراب نچوڑوانے والے پر (۳) شراب پینے والے پر (۴) شراب اٹھانے والے پر (۵) اس پر جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی گئی (۶) شراب پلانے والے پر (۷) شراب بیچنے والے پر (۸) شراب کی قیمت کھانے والے پر (۹) شراب خریدنے والے پر (۱۰) اس پر جس کے لئے شراب خریدی گئی ہو۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ)

مسائل و فوائد:- شراب اور تاڑی کا پینا اور اس کی تجارت اور اس کو بنانے کی دوکانوں پر ملازمت سب حرام ہے اور شراب و تاڑی نجس ہیں کہ بدن یا کپڑے پر لگ جائیں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اگر ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنوئیں کا کل پانی نکال کر کنوئیں کو پاک کرنا ضروری ہے دنیا میں تاڑی شراب پینے والوں کی سزا یہ ہے کہ اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔ اور آخرت میں ان لوگوں کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

(۸) جُوا

جوا کھیلنا اور جوئے کے ذریعہ مال حاصل کرنا حرام اور بہت سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا گناہ ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں خداوند قدوس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کو حرام فرما دیا ہے۔ اور حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوا کھیلنے کی حرمت اور مذمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

(۱) حدیث:- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نرد (جوا) کھیلے گا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۷۰)

(۲) حدیث:- حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نردشیر (جوا) کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۷۰)

مسائل و فوائد

جُوا کھیلنا حرام و گناہ ہے اور اس سے حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے اور جُوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جُوا کھیلنے کے آلات کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا آج کل زمانے میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ بھی ایک قسم کا جُوا ہی ہے اور اس کے ذریعہ انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جوے کے ذریعے کمائی ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے بچنا شرعاً لازم و ضروری ہے۔

(۹) سُود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سُود (بیاج) کو حرام فرمایا ہے اور یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ
عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی
الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
اَثِیْمٍ۔

البقرہ (ع ۳۸)

(ترجمہ) اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ خُدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور

وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ (البقرہ ع ۳)

چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود، اگر تم مومن ہو، پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۔ (البقرہ ع ۳۸)

(ترجمہ) وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن ایسے ہی کھڑے ہوں گے جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر بد حواس بنا دیا ہو۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی سود کی حرمت اور مذمت بکثرت بیان کی گئی ہے چنانچہ

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک کرنے والے گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَاَكْلُ الرِّبٰوا" یعنی سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

(۲) حدیث :- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۲۴۴ بحوالہ مسلم)

(۳) حدیث :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا کہ ان کے پیٹ کوٹھڑیوں کے مثل تھے جن میں سانپ بھرے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج صہ ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

(۴) حدیث :- حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۲۴۶ بحوالہ دار قطنی وغیرہ)

۵۔ حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور بضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خور نہ ہو اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اسے پہنچے گا۔

(مشکوٰۃ ج ص ۲۴۴ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۶۔ حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ بے شک سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام مال کی کمی ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

مسائل و فوائد: سود کی حرمت قطعی و یقینی ہے تو جو سود کو حلال بتائے یا حلال سمجھنے والا کافر ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ کیونکہ ہر حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔

(خزائن العرفان ص ۶۹)

۱۰ جادو

جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں میں شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ ترجمہ: مگر شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔ (بقرہ ع ۱۲)

حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "لَا تَسْحَرُوْا" یعنی جادو نہ کرو۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ حدیث شریف: حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کے سینہ کو چیر کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۲۳۶)

مسائل و فوائد: اگر جادوگر کی مدد کو پہنچے تو دنیا میں اس کی سزا یہ ہے کہ بادشاہ اسلام اس کو قتل کر دے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَۃٌ

بالسیف" یعنی جادوگر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۷۶)

اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور شدتوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ و امان میں جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۱۱) یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۔ (النساء ع ۱)

وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۔ (النساء ع ۱)

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور ستھرے کے بدلے گندہ نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمانوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ واکل مال الیتیم، یعنی یتیم کا مال کھانا وہ گناہ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں

کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد: یتیم کے مال کو ناحق کھانا یا اس کے کسی مال یا سامان یا اس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لے لینا یا اس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذا و تکلیف دینا یا برا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کبیرہ ہیں۔ جن کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب عظیم ہے۔

(۱۲) جہاد سے بھاگ جانا

کفار سے جہاد کے وقت میدان جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی

(الانفال رکوع ۲)

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کی فہرست بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا (بھاگ جانا) ہے اور [illegible] [illegible]

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد: اگر کفار تعداد میں مسلمانوں سے دوگنا ہوں تب بھی مسلمانوں کو

بھاگنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کفار کی تعداد مسلمانوں سے دوگنا سے بھی زیادہ ہو تو اس وقت اگر مسلمان بھاگ جائیں گے تو گنہگار نہ ہوں گے

(۱۳) زنا کی تہمت لگانا

کسی پاکدامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے۔ جس پر عذاب جہنم کی وعید آئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (سورہ نور)	(ترجمہ) بیشک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پارسا، انجان، ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ الْغٰفِلٰتِ یعنی پاک دامن انجان مومنہ عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ "وَلَا تَقْذِفْ مُحْصَنَةً" یعنی کسی پاک دامن مسلمان عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد: اگر کسی نے کسی مسلمان مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ نہیں پیش کر سکا تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضی اسلام اسی درے لگوائے گا اور اس کو مردود الشہادۃ قرار دے گا۔ یہ دنیاوی سزا ہے اور آخرت میں اس کو جہنم کے عذاب عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۴) ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار رہ کر ان کے ساتھ بہترین سلوک کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ

نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۔

(ترجمہ) اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے "اُف" نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو نرم دلی کے ساتھ جھکانا اور یہ دعا کرنا کہ اے میرے رب، تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

(بنی اسرائیل ع ۳)

۱۔ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کا بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ "عقوق الوالدین" یعنی ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی بھی گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے۔ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے۔ اس شخص کی۔ کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس کی ناک مٹی میں مل جائے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ اس کے پاس ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک کو بڑھاپا پہنچ گیا پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اس کی ناک مٹی میں مل جائے یعنی وہ ذلیل و خوار و نامراد ہو جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی ایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے ہی دنیا کی زندگی ہی میں جلد ہی سے سزا دے دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

۵۔حدیث شریف: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرمانبردار ہو تو اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ اس کے لئے کھلتا ہے یہ سن کر ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو (اس جملہ کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

مسائل و فوائد

والدین کی نافرمانی و ایذا رسانی کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ ملتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں۔ اور آخرت میں تو عذاب جہنم کی سزا ان بدنصیبوں کے لئے مقرر ہی ہے۔

(۱۵) جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان رکوع ۶)

اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

۱۔ حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ" یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا جرم ہے۔

۲۔ حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ ہم لوگوں کو ضرور بتا دیجئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنا۔ یہ فرماتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تو ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ" یعنی خبردار۔ اور جھوٹی بات۔ پھر اسی جملہ کو اتنی دیر تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ کاش حضور اس بات کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے۔ (بخاری جلد ۱ ص ۳۶۲)

۳۔ حدیث: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ "نہیں"

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ بیہقی)

۴۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو کیونکہ سچ نیکوکاری کا راستہ بتاتا ہے اور نیکوکاری جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے

بچتے رہو! کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث: ۵۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے خرابی ہے جو بات کرتا ہے لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے خرابی ہے اس کے لئے خرابی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث: ۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی)

حدیث: ۷۔ حضرت سفیان بن اسد حضرمی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھ کو سچا سمجھتا ہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد: یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے۔ مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں گرانے والا جرم عظیم ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے۔ مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہو جاتی ہے یا بے قصور کوئی مسلمان سزا پا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دوہرا ظلم ہے نہ معلوم کتنے بڑے بڑے گناہوں کا سبب بن جاتا ہے اس لئے بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگے

واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۷) غیبت

غیبت بھی گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بری عادت کی مذمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۔ (الحجرات رکوع ۲)

اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی ممانعت اور مذمت آئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

(۱) حدیث: حضرت ابوسعید وجابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیونکر اور کیسے ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ نہ معاف کر دے جس کی غیبت کی ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۵ بحوالہ بیہقی)

(۲) حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور یہ دونوں روزہ دار تھے۔ جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پڑھ چکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں پھر سے وضو کر کے اپنی نمازوں کو دوہراؤ اور روزہ پورا کرو۔ لیکن اس کی دوسرے دن اس کی قضا کر لو۔ تو ان دونوں آدمیوں نے

پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں؟ اور روزہ کی قضا کریں؟ تو حضور نے فرمایا کہ اس لئے کہ تم دونوں نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۵)

مطلب یہ ہے کہ غیبت کرنے سے تمہاری نمازوں اور روزے کا ثواب غارت یا کم ہو گیا ہے اس لئے ان کو دہرا لو تاکہ پورا پورا ثواب مل جائے۔

غیبت کیا ہے؟

کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا یا پیٹھ پیچھے اس کو برا کہنا یہی غیبت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ

"کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اپنے (دینی) بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے (یہی غیبت ہے) صحابہ نے کہا کہ یہ بتائیے اگر میرے (دینی) بھائی میں وہی باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا کہنا بھی غیبت ہوگی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جبھی تو تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ گے (جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے)"

(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان جلد ۲ ص ۴۱۲)

مسائل و فوائد

غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو سب سے زیادہ کثیر [illegible] انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے۔ یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر [illegible] میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔ [illegible] اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس [illegible]

کی شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہوگی جو اس گناہ کی نحوست سے خالی ہو۔ پھر غضب یہ ہے کہ لوگ کس طرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بد اس قدر عام ہو چکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں۔ مگر خوب سمجھ لو کہ غیبت خواہ علماء کی مجلس ہو یا عوام کا مجمع ہر جگہ اور ہر حال میں حرام و گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے لہٰذا جب کبھی بھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہیئے اور جس کی غیبت کی ہے جب بھی اس سے ملاقات ہو تو معاف کرا لینا چاہیئے۔ اور قرآن و حدیث کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے کہ اسی میں مومن کی دینی و دنیاوی فلاح ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۱۷) چغلی

چغلی سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذاب جہنم ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں میں خوف و شقاق اور جنگ و جدال کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے چغلخور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(۱) حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ" یعنی چغلخور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

(۲) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے یقیناً عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے جس سے بچنا بہت زیادہ دشوار ہو۔ ان میں سے ایک کو تو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے پھر دونوں قبروں میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوجائے گی۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۴)

چغلی کسے کہتے ہیں؟

حدیث میں "نمیمہ" آیا ہے جس کا ترجمہ اردو میں "چغلی" ہے۔ حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک نقصان پہنچانے اور فساد پھیلانے کے لئے پہنچانا یہی "چغلی" ہے۔

مسائل و فوائد

چغلی کھانا بدترین اور بہت ذلیل عادت ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ چغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا۔ اس بری عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ قتل و خون ریزی کی نوبت آجاتی ہے۔ اس لئے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۱۸) امانت میں خیانت

امانت میں خیانت یہ بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی بہت بڑا سخت اور حرام کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (انفال ۲۷)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت مت کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت مت کرو۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا

بے شک اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے

اَلْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ کہ امانتوں کو اُن کے اہل کی طرف ادا کردو۔

(النساء رکوع ۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ

ارشادِ نبوی: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہے، اور ان میں سے اگر ایک بات پائی گئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی یہاں تک کہ اس سے توبہ کرلے (۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے۔ (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

واضح رہے کہ جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال و سامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے، اسی طرح باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے، مثلاً کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی اور آپ سے یہ کہہ دیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہئے گا، اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہوئی، اسی طرح کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپرد کر دیا مگر آپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا یا کم کام کیا، تو آپ نے امانت میں خیانت کی۔ اسی طرح ایک حاکم کے اوپر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیشہ رعایا کی نگرانی رکھے اور اُن کی خبرگیری کرتا رہے اور عدل و انصاف قائم رکھے، اگر کسی نے اپنے عہدہ کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔ اسی طرح رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں، اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں، اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہوگی۔ غرض مزدور، کاریگر، ملازم وغیرہ جو کام کرنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی

سے پوری کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو وہ امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی اور جہنم سے نجات پانے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

(۱۹) کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور ناپ پورا تولا کرو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (مطففین)

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب انہیں ناپ تول کر دیں تو کم کر دیں کیا ان لوگوں کو خیال نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

اور ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں سے مت ہو اور درست ترازو

مُسْتَقِیْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ — سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے ہوئے نہ پھرو۔ (الشعراء ع ۱۰)

ان حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کم ناپ تول کی مذمت و حرمت بار بار فرمائی ہے اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

اور حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بے شک تم لوگ ایسے امر کے سپرد کئے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ امتیں ہلاک ہو گئیں

(ترمذی جلد اول ص ۱۴۶)

مطلب یہ کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے کچھ امتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی تو ان پر خدا کا عذاب آیا اور ان کو عذاب ہی نے ہلاک کر ڈالا۔ لہٰذا تم لوگ ناپ تول کرنے میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا۔ ورنہ تم پر بھی عذاب الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

اور حدیث: حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری سے تولتا تھا فرمایا کہ وزن کرو اور جھکتا یعنی وزن دو اور کچھ زیادہ دو (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۲۵۳، ترمذی، ابو داؤد وغیرہ)

مسائل و فوائد: معلوم ہوا کہ ناپ تول میں کمی کرنا بہت بڑا گناہ ہے یہ چوری اور بدترین خیانت اور دھوکہ بازی ہے۔ جو حرام و گناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا ہے بلکہ عذاب الٰہی کا سبب ہے لہٰذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اس گناہ سے محفوظ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشوت

رشوت لینا دینا اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن میں

رشوت کو سحت یعنی مال حرام کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید مذمت آئی ہے۔

(۱) حدیث: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۷۶)

(۲) حدیث: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے گھستے ہیں: ایک رشوت دوسرے زناکاری۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۵۴۳)

انتباہ: رشوت کا مال حرام ہے اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دیئے بغیر وہ حق نہ ملتا ہو اور رشوت دینے سے چونکہ وہ حق مل سکتا ہو تو ایسی صورت میں رشوت دینا جائز ہے مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۱) مال حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کے لئے فرض عبادتوں یعنی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی طرح رزق حلال طلب کرنا بھی فرض ہے اور مومن کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مال حلال ہی استعمال کرے اور مال حرام سے بچتا رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (البقرہ ۱۷۲)

اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے اور ان کی اہمیت کو سمجھئے!

(۱) حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم

علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی یہ پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حرام ہے یا حلال (بخاری ج ۱ ص ۲۷۶)

۲۔ حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا اگر اس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہ ہوگی اور اگر اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اس کے لئے جہنم کا توشہ بنے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ امام احمد)

۳۔ حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں نہیں داخل ہوگا جو حرام غذا سے بنا ہوگا اور ہر وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو جہنم اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ احمد وغیرہ)

۴۔ حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا ایک غلام تھا۔ وہ اپنی کمائی لا کر میرے باپ کو دیتا تھا اور آپ اس کی کمائی کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھا لیا۔ پھر اس غلام نے والد سے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی؟ جو آپ نے کھائی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلام سے دریافت فرمایا کہ تمہیں بتاؤ وہ کیا چیز تھی؟ تو غلام نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس کو دھوکا دے دیا تھا۔ اب اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اسی کہانت کے معاوضہ میں اس نے مجھے وہ چیز دی تھی۔ تو آپ نے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر دیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث شریف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ بیہقی)

(۶) حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ احمد وغیرہ)

(۷) حدیث: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سودا بیچنے میں بکثرت قسم کھانے سے بچتے رہو کیونکہ قسم کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت برباد ہو جاتی ہے

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

(۸) حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شدت غضب سے اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب ہوگا (۱) ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا (۲) احسان جتانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

مسائل و فوائد

حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا پینا پہننا یا کسی کار خیر میں خرچ کرنا حرام و گناہ ہے اور اس کی سزا دنیا میں مال کی نحوست و ذلت و بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب عظیم ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

(۴۲) نماز چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کس چیز نے جہنم میں ڈال دیا؟ تو جہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۙ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۙ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ سوچ اور فکر کرنے والوں کے ساتھ سوچ اور فکر کیا کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔

(المدثر رکوع ۲)

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نمازوں کو بھول بیٹھے ہیں۔

نماز کے بارے میں قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ دینا شرک یا منافقت اور کفار کا شیوہ ہے چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(۱) حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے، وہ نماز ہے۔ تو جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے کافر کا کام کیا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

(۲) حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا یہ نماز اس کے لئے نور اور برہان اور نجات ہوگی۔ اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا نہ اس کے لئے نور ہوگا نہ برہان ہوگی۔ نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کافروں کے

ساقط ہو گیا۔ (مشکوٰۃ ج۱ صـ۵۹ بحوالہ احمد و دارمی و بیہقی)

۳۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ سوائے نماز کے (کہ صحابہ کرام نماز چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے) (مشکوٰۃ ج۱ صـ۵۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا۔ اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جاؤ۔ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ۔ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا۔ کیونکہ جو نماز کو قصداً چھوڑے گا اس سے امان ختم ہو جائے گی۔ اور تم شراب نہ پینا اس لیے کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (مشکوٰۃ ج۱ صـ۵۹ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

۱۔ مذکورہ بالا حدیثوں میں سے حدیث ۲ کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح فرعون، قارون، ہامان و ابی بن خلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پا کر پھر جہنم سے نکل کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ اور بے نمازی کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب بھی دیا جائے گا۔

۲۔ بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابوہریرہ و ابو درداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض فقہاء کے لوگ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا۔ اگرچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ و دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام نماز ترک کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی

ہے ۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ حضرات کے نزدیک قصداً نماز چھوڑنے والا کافر ہے ۔

(بہار شریعت ج۳ ص۱۰)

مسئلہ: نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو قاضی اسلام اس کو قید کرے گا۔ یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرا دے

(بہار شریعت ج۳ ص۱ بحوالہ در مختار)

(۴۴) جمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض نماز کو چھوڑنا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے کا سبب ہے لیکن جمعہ کی نماز پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (سورۃ الجمعہ ع۲)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان پکاری جائے تو تم لوگ اللہ کے ذکر (نماز جمعہ) کی طرف چل پڑو اور بیوپار کو چھوڑ دو۔

حدیثوں میں بھی جمعہ کی بہت تاکید اور اس کے چھوڑنے پر شدید وعید آئی ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں ۔

(۱) حدیث: ۔ حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً غافلین میں سے ہو جائیں گے ۔ (مشکوٰۃ ج۱ ص [illegible] بحوالہ مسلم)

(۲) حدیث: ۔ حضرت ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ حدیث: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے چار شخصوں کے سوا ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں (۱) غلام (۲) عورت (۳) بچہ (۴) بیمار

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ ابوداؤد)

۴۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بلا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ امام شافعی)

۵۔ حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایک آدمی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم)

۶۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چار جمعوں کو بلا کسی عذر کے چھوڑ دیا۔ تو اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (کنز العمال ج ۷ ص [illegible])

(۴۲)

جماعت چھوڑنا

[illegible]

قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک شخص کو امامت
کرنے کا حکم دوں اور وہ امامت کرے پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے
پاس جاکر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلا دوں۔ (بخاری جلد اول صفحہ ۸۹)

اور حدیث ۸: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا
کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ "نہیں" پھر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے
کہا کہ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر و عشاء) منافقین پر بہت بھاری ہیں۔ اگر
تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے تو تم لوگ اپنے گھٹنوں
پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر
تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو تم لوگ تعجیل کر کے جلدی سے اس میں
آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے
بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے۔
اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے
(مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۹۶ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

اور حدیث ۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں
نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے پیچھے رہنے والا یا تو منافق ہوتا تھا یا
مریض، اور بے شک مریض کا یہ حال ہوتا تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں
آتا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سنتوں کی تعلیم دی ہے،
اور ہدایت کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز اس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان
دی جاتی ہو۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت
کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے
کہ ان نمازوں کی پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے
ہدایت کی سنتیں مقرر فرما دی ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کی سنتوں میں سے ہیں۔

اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جس طرح سے جماعت سے پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے اور اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔ جو آدمی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور یقیناً ہم نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی پیچھے رہتا جو کھلا منافق ہوتا کہ جس کا نفاق سب کو معلوم تھا اور بعض لوگ تو دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا دے کر لائے جاتے تھے یہاں تک کہ صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صد ۹۶ بحوالہ مسلم)

۴۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو جلا دیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ صد ۹۶)

۵۔ حدیث: امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو اذان نے مسجد میں پالیا پھر وہ مسجد سے نکل گیا حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ شخص منافق ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ صد ۹۷ بحوالہ ابن ماجہ)

۶۔ حدیث: حضرت ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا۔ اور آپ صبح ہی کو بازار گئے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا، تو امیر المومنین نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے۔ پھر ان کی آنکھیں ان پر غالب ہو گئیں اور وہ سو گئے۔ تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھنے

سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۷ بحوالہ مالک)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑے تو گنہگار نہ ہوگا (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گرا ہوا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷) سخت بارش (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت تاریکی (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب (۱۷) ریاح کی شدید حاجت ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمار داری کہ جانے سے اس کو تکلیف پہنچے گی۔ یہ سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۱ بحوالہ درمختار)

نمازی کے آگے سے گزرنا

نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ حدیثوں میں اس کی سخت مذمت آئی ہے۔

ارشاد نبوی: حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو چالیس تک کھڑا رہنا اس سے بہتر ہوتا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ اس حدیث کے راوی ابو النضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس فرمایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

(۱۳۲) حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو روک دے، پھر بھی اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

نمازی کو چاہیئے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہیئے کہ سترہ کے باہر سے گزرے اور اگر میدان نہ ہو مسجد ہو تب بھی سترہ کے نمازی کے سامنے سے گزرنا حرام ہے۔ اگر کوئی آگے سے گزرنے لگے تو شروع میں اس کو منع کرے اور منع کرنے سے بھی وہ نہ مانے تو سختی کے ساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو شیطان اس لئے فرمایا کہ وہ شیطان ہے، کیونکہ شیطان ہی کا کام یہ ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کرتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

(۳۶)

نماز میں آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

(۱۳۳) حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بہت سختی فرمائی یہاں تک کہ فرمایا کہ لوگ ضرور اس سے باز رہیں ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ ج۱ ص۹۰ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد

نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر ہی رہنی چاہیئے۔ اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر اور سجدہ میں نظر ناک پر، اور بیٹھنے میں نظر سینے پر، اور سلام پھیرتے وقت دونوں کندھوں پر رہنی چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۷) امام سے پہلے سر اُٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانا گناہ ہے۔ حدیث میں اس پر سخت ممانعت اور وعید شدید آئی ہے۔

از حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی صورت بنا دے۔

(بخاری ج۱ ص۹۶ باب اثم من رفع راسہ)

(۲۸) زکوٰۃ نہ ادا کرنا

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے سخت عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا

ترجمہ: اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن کہ اس کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (توبہ ۳۵)

کی آگ میں پھر اس سے داغی جائیں گی ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے خزانہ جمع کیا تھا تو اب مزہ چکھو اس خزانے کا۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خدا نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں دی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدہے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدہے کی دو چتیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہیں) اور وہ اژدہا اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا تو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں ہوں تیرا مال میں ہوں تیرا خزانہ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

۲۔ حدیث ۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے اس سے بڑھ کر بڑے اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور جن بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی اور اپنے مالکوں کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

۳۔ حدیث ۳: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنا دو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اس پتھر کو ان کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے شانوں کی ہڈی سے پار نکل جائے گا اور پھر ان کے شانوں کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسائل وفوائد

مال سے مراد وہ مال جس میں زکوٰۃ فرض ہے اگر اس کی زکوٰۃ نہ دی گئی تو قیامت کے دن وہی مال اس کے مالکوں کے لئے عذاب کا ذریعہ بنے گا اور وہ جہنم میں طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(۱۸) روزہ چھوڑ دینا

روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ بلا عذر شرعی اس کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور جو روزہ رکھ کر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دے تو اس کی قضا لازم ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزے لگاتار رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ (البقرہ ع ۲۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم لوگوں سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ ع ۲۳)

(ترجمہ) اور تم میں جو کوئی یہ مہینہ رمضان پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

مسائل وفوائد

روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا نام ہے۔ رمضان کا روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ بلا عذر روزہ چھوڑ دینا گناہ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

۱۔ حدیث: امام حاکم نے حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم سب حاضر ہوئے۔ جب حضور پہلے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" دوسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" تیسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے ایسی بات سُنی کہ کبھی نہ سنتے تھے تو حضور نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا "آمین" جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا "آمین" جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کرکے جنت میں نہ جائے میں نے کہا آمین

(بہار شریعت ج ۵ ص ۹۷)

۲۔ حدیث: امام حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں۔ تو میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں۔ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔ تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کو ان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر لٹکا دیا گیا تھا۔ اور ان لوگوں کے جبڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔

(ترغیب و ترہیب ج ۲ ص ۹۳ بحوالہ ابن خزیمہ و ابن حبان)

(۳۰)

حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو چلا جائے۔ حج پر قادر ہوتے

ہوتے ہی حج کو چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۔ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (آل عمران ع ۱۰)	(ترجمہ) اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص بھی اس تک راستہ کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے ۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا ۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ ۔ (البقرہ ع ۲۴)	ترجمہ ۔ حج و عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو ۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سواری اور سفر خرچ توشہ کا مالک ہو گیا کہ وہ اس سے بیت اللہ تک پہنچ سکے پھر اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے ۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۲ بحوالہ ترمذی و کنز العمال ج ۵)

مسائل و فوائد

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے، یہ فریضہ ہے اور جب حج فرض ہو جائے تو فوراً ادا کرنا لازم ہے ۔ جو شخص تاخیر کرے گا ہر سال گنہگار ہوتا رہے گا ۔

(۳۱) حقوق العباد ادا کرنا

بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حقوق دبا لینا بہت بڑا گناہ ہے جو صرف توبہ کر لینے سے معاف نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کرے یا صاحب حقوق سے حقوق معاف

کرالے۔ کیونکہ جب تک بندے نہ معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرماتا۔

حدیث شریف میں ہے "فاتوا کل ذی حق حقہ" (بخاری ج۱ صفحہ ۳۲۲) یعنی ہر حق والے کا حق ادا کرو۔ آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال و سامان اور زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں اور دوسروں کا حق غصب کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اس کو ادا نہیں کرتے۔ بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری، ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھ رہتے ہیں یہ سب حقوق العباد ہیں۔ جو ان حقوق کو نہ ادا کرے گا یا نہ معاف کرائے گا۔ آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔

اس طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ، بھائیوں بہنوں، بیوی بچوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اگر ان لوگوں کے حقوق کو نہ ادا کرے گا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذاب جہنم میں گرفتار ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ:۔ حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب "جنتی زیور" میں پڑھئے۔ بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے۔ اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لئے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

(۳۴) رشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی و سسرالی رشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسان کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک اور نیک برتاؤ کرتے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داریوں سے بگاڑ اور قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو جیسا کہ بہت سے لوگ بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، بھتیجوں، بھانجوں، ماموں وغیرہ سے کسی بات پر بگاڑ کر کے یہ کہہ دو کہ تم میری بہن نہیں۔ اور میں تمہارا بھائی نہیں۔ اور کہہ کر رشتہ داری کا تعلق ختم کر لو۔ ایسا کرنے کو "قطع رحم" اور "رشتہ کاٹنا" کہتے ہیں۔ یہ شریعت میں حرام ہے اور بڑے سخت گناہ کا کام ہے اور اس کی سزا جہنم کا دردناک

عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ

تو کیا تم سے یہ بھی نظر آتا ہے کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتوں کو کاٹ دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

(سورہ محمد رکوع ۳)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱) حدیث: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داروں کو کاٹنے والا موجود ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۰ بحوالہ بیہقی)

(۲) حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) احسان کر کے احسان جتانے والا (۲) اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا (۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۰ بحوالہ نسائی وغیرہ)

(۳) حدیث: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے تو جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا میں اس کو کاٹ دوں گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۱۹ بحوالہ ابوداؤد)

(۴) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ

نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ترمذی)

(۳۳) پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں، یتیموں اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی و ایذا رسانی کرنا حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ
ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ
الصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ
وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا
(النساء رکوع ۶)

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔
اور رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں
اور پاس کے پڑوسی اور دور کے
پڑوسی اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر
اور اپنے باندی غلام کے ساتھ (بھی نیک
سلوک کرو)۔ بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا
کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا۔ تو کسی نے کہا کہ کون؟ یا رسول اللہ! تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے خوف زدہ ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ کامل درجہ کا مسلمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک

کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو جائیں۔

اور حدیث شریف میں حضرت عائشہ و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

اور حدیث شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ساتھیوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ساتھی ہے جو اپنے ساتھیوں کے لئے بہتر ہو اور تمام پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لئے بہتر ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۲۴ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

اور حدیث شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن نہیں جو خود بھر پیٹ کھا لے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۴۲۴ بحوالہ بیہقی)

اور حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ فلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا ذکر بہت کیا جاتا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے تو ارشاد فرمایا یہ عورت جہنم میں ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ فلانی عورت کے روزہ و نماز اور صدقہ میں کمی کا ذکر ہے اور وہ پنیر کے ٹکڑوں کا صدقہ دیا کرتی ہے، مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنت میں ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۴۲۴)

جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلاوجہ مارنا اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے محنت لینا بہت

ان کو قتل کرنا یا آگ میں جلانا، یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام و گناہ ہے۔ چند حدیثوں میں خاص طرح اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے پورے مسکن کو جلا دینے کا حکم دیا اور وہ مسکن جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان نبی پر یہ وحی اتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا مگر تم نے ایک ایسی امت کو جلا دیا جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی (اس کو) نہ جلانا چاہئے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳٦ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملہ میں جہنم کے اندر داخل کی گئی، اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا اس کو کچھ کھانے پینے کو نہ دیا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑوں مکوڑوں کو کھاتی، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

(بخاری جلد ۱ صہ ۴٦۷ باب خمس من الدواب)

۳۔ حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کسی جاندار کو نشانہ بنا کر اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۵۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث شریف: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ چھری تیز کر لو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۵۔ حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۶، حدیث شریف:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک گدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کے چہرے پر داغ لگایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۵۸ بحوالہ مسلم)

۷، حدیث شریف:- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا کو یا اس سے بڑے پرندے کو ناحق قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا۔ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور اس کو کھائے یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۸، حدیث شریف:- حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے لگ گئی تھی بھوک کی وجہ سے، تو حضور نے فرمایا کہ تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر اس وقت سواری کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب ان کو چھوڑو تو اس وقت بھی اچھی حالت میں چھوڑو۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۲۹۲ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

ان حدیثوں سے پتا چلا کہ بلا وجہ جانوروں کو ستانا اور ایذا دینا سخت حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا بھی گناہ ہے چاہے کوئی بھی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ظلم

ہر قسم کا ظلم حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید اور

حدیثوں میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے بلکہ بہت سی قوموں کی بستیاں ان کے ظلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ (الانبیاء رکوع ۲)

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا وہ ظلم والی تھیں اور ان کے بعد دوسری قوم کو ہم نے پیدا کیا۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ (الحج رکوع ۶)

اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی، اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیا۔ اور بے شک میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظلم کرنے والوں کے لئے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور ایک آیت میں یوں فرمایا۔

أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ (الشوریٰ رکوع ۵)

خبردار، بے شک ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی ظلم کی مذمت و ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

(۱) حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے۔

پھر حضور نے یہ آیت پڑھی کہ "وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ"
یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۱ حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر یعنی قوم عاد و ثمود کی بستیوں میں سے گزرے تو فرمایا کہ لوگو! ان ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا۔ کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو ان ظالموں کو پہنچا تھا۔ یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ چلے اور اس وادی سے گزر گئے۔
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۲ حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن جانے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو۔ اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو برباد کر دیا ہے۔ ان کی بخیلی ہی نے ان کو اس بات پر ابھارا تھا کہ انھوں نے اپنے خون کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۴ بحوالہ مسلم)

۲۳ حدیث:- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو مظلوم کی بد دعا سے بچاؤ۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کے حق کو روکتا نہیں ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶)

۲۴ حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔
(کنز جلد ۳ ص ۲۸۴)

۲۵ حدیث:- حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو

شخص ظالم کے ساتھ اس کو ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کرنے نکلا تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ (کنز ج ۳ ص ۲۸۴)

مسائل و فوائد

کسی شخص کے ساتھ ظلم کرنا اور کسی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہ کبیرہ اور عذاب جہنم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جہنم کے اس خطرہ کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۳۶) دشمنان اسلام سے دوستی

دشمنان اسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بدمذہبوں سے دوستی کرنا اور ان سے میل جول اور محبت رکھنا حرام و گناہ اور جہنم میں جانے کا کام ہے اس بارے میں قرآن مجید کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند آیتوں کو بغور پڑھیے اور ان سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں۔ اور جو ایسا کرے اس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہا۔ (آل عمران ۳۔ ع ۳)

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی یہی آرزو ہے کہ تمہیں ایذا پہنچے۔ دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور

وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ (آل عمران رکوع ۱۲)

جو یہ لوگ سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بھی بڑھ کر دشمنی ہے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ (مائدہ ع ۹)

اے ایمان والو! جن لوگوں نے تمھارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کفار ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔

ایک دوسری آیت میں یہ فرمایا

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ۔ (نساء رکوع ۲۰)

اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں، ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو۔

ان آیتوں کے بعد اس مضمون کی چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

(۱) حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مسلمان کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ اور پرہیزگار کے سوا کوئی تمھارا کھانا نہ کھائے۔ (مشکوۃ ج ۲ صہ ۴۲۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

(۲) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی باتیں لائیں گے کہ ان باتوں کو نہ تم نے سنا ہو گا نہ تمھارے باپ دادوں نے تو ایسے لوگوں سے تم بچو اور ان کو اپنے سے بچاؤ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مشکوۃ ج ۱ صہ ۲۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرقہ قدریہ" اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ لوگ بیمار ہو جائیں تو تم لوگ ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم لوگ ان کے جنازہ پر مت حاضر ہو۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابو داؤد)

۴۔ حدیث: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ "فرقہ قدریہ" کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان سے سلام و کلام کی ابتداء نہ کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابو داؤد)

۵۔ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر نبی نے لعنت کی ہے۔

وہ چھ آدمی یہ ہیں:- ۱۔ اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھا دینے والا۔ ۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ ۳۔ زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ وہ ان لوگوں کو عزت دے جنہیں خدا نے ذلیل کر دیا ہے اور ان لوگوں کو ذلیل کرے جنہیں خدا نے عزت دی ہے۔ ۴۔ خدا کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا۔ ۵۔ میری اولاد سے وہ سلوک حلال سمجھنے والا جو اللہ نے حرام کیا ہے۔ ۶۔ میری سنت کو چھوڑنے والا۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۲ بحوالہ بیہقی فی مدخل)

(۶) حدیث: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ بدعتی (یعنی قدریہ) ہو گیا ہے تو اگر یہ خبر درست ہو کہ وہ بدعتی ہو گیا ہے تو تم اس سے میرا سلام نہ کہنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں زمین میں دھنس جانے اور صورتوں کا مسخ ہو جانا، یعنی بدل جانا "فرقہ قدریہ" والوں میں ہوگا۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد:- مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مندرجہ

مشرکین، بددینوں، بدمذہبوں سے میل ملاپ ومحبت ودوستی کرنا اور ان لوگوں کو پسند کرنا ناجائز وحرام، سخت گناہ اور جہنم کا کام ہے واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا خریدنا مال کا لین دین اور معاملات کی بات چیت کفار ومشرکین اور بددینوں، بدمذہبوں سے شریعت میں منع نہیں۔ مگر مودت اور ایسی محبت ودوستی کہ ان کے کفر اور بدمذہبیت سے نفرت نہ رہ جائے۔ یہ یقیناً حرام وگناہ اور جہنم کا کام ہے۔ اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں۔ انہیں اس گناہ کے کام سے توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلینی چاہئے خداوند کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گھڑ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے جو بدترین حرام اور گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں۔ انہی باتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ	اور نہ وہ بہتان لائیں جسے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گڑھ کر اٹھائیں۔

(ممتحنہ رکوع ۲)

حدیث شریف میں اس کو گناہ کبیرہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" یعنی پاکدامن مومن بھولی بھالی عورتوں کو تہمت لگانا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۱۷)

(۲) حدیث: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ بے گناہ لوگوں پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔

(کنز العمال جلد ۳ ص ۲۵۹)

حدیث ۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا

کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمال صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔
(کنز العمال جلد ۲ صہ ۱۴۳)

مسائل و فوائد

زنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈکیتی یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گڑھ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہ کبیرہ ہے لہٰذا ہر طرح سے بہتان سے بچنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۸) وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازم ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا۔ (سورہ مائدہ)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۔ اے ایمان والو۔ اپنے عہدوں کو پورا کرو

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۔ بے شک عہد اور وعدہ کے بارے میں قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

اور حدیث شریف میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عہد شکنی، اور وعدہ خلافی کرے، اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(بخاری جلد ۱ صہ ۴۵۱)

اور حدیث شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ خالص منافق ہوگا۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری ج ۱ صہ ۱۰)

(۳) حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سُرین کے پاس قیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۳ صـ ۲۹۳)

(۴) حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اولین و آخرین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (کنز العمال جلد ۳ صـ ۲۹۳)

(۵) حدیث شریف: ایک صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (کنز العمال جلد ۳ صـ ۲۹۳)

مسائل و فوائد

ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کے لئے لازم و ضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذر شرعی کے ہو تو حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۲) اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور ان کے ساتھ تنہائی بہت سخت حرام و گناہ ہے۔ اس سلسلے کی چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان سے ہدایت نصیب ہو۔

(۱) حدیث شریف: حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان عورتوں کے گھر جن کے شوہر غائب ہوں مت جاؤ تاکہ ان کے گھر میں کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ عورت کا دیور تو گھر کا آدمی ہے تو دیور تو موت ہے یعنی اس سے تو بہت زیادہ خطرہ ہے۔ لہٰذا عورت کو دیور سے اسی طرح بھاگنا چاہئے جیسے موت سے۔

(کنز العمال جلد ۵ صـ ۲۵۹)

۴۲۔ حدیث شریف: حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص ان کے گھر میں داخل نہ ہو۔ تو عبدالرحمٰن سلمی نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک بھتیجا جہاد میں گیا ہے اور اس نے مجھے یہ وصیت کر دی ہے کہ میں اس کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دُرّہ مارا اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہو بلکہ دروازہ پر کھڑے ہو کر پوچھ لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے؟ کیا تم لوگوں کو کچھ چاہیئے۔

(کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۹)

۴۳۔ حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے بات چیت کر رہا تھا تو حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ اس کو دُرّہ مارتے ہوئے اس کے درپے چڑھ بیٹھے۔ تو اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المؤمنین شرمندہ ہو گئے اور فرمایا کہ مجھ کو غلط فہمی ہو گئی اور تم کو میں نے سزا دی لو تم یہ دُرّہ مجھ کو مار کر اپنا قصاص مجھ سے لے لو۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اس کی مغفرت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو معاف کر دو تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۰۰)

مسائل و فوائد

تنہائی میں کسی اجنبی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ امیر المؤمنین کو یہی خیال ہوا۔ اس لئے آپ نے اس کو دُرّہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المؤمنین کے سامنے جب اس نے اپنی صفائی پیش کر دی۔ تو امیر المؤمنین کا اخلاق دیکھو کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے کو قصاص لینے کے لئے پیش کر دیا۔ وہ تو خیریت ہو گئی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔ ورنہ امیر المؤمنین تو اس کے ہاتھ سے دُرّہ کی مار کھانے کے لئے

تیار ہو گئے۔ اللہ اکبر! یہ ہے جانشین پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف کا وہ شاندار کارنامہ کہ آج اس جمہوریت کے دور میں بھی کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ صحابہ کرام کے اخلاص و للہیت کی مثال نہیں مل سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۰) بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا اور غیر محرم مردوں سے میل جول حرام و گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى	اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو۔ جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔
(الاحزاب ع ۴)	

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی بڑی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں!

(۱) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا کہ دیور تو موت ہے (یعنی دیور کا سامنا تو ایسا ہی موت کی طرح خطرناک ہے)۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بخاری و مسلم)

(۲) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے پلٹتی ہے جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی سے ہمبستر ہو جائے۔ تو یہ ایسا کرنا اس کے دل کے خیال کو دفع کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بحوالہ مسلم)

۳۔حدیث:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مکمل شرمگاہ ہے۔ (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہیئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔حدیث:۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۵۔حدیث:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، دونوں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم آگئے اور حضور کی خدمت میں داخل ہوئے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حضور نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں۔ پھر ان سے پردہ کیوں کریں؟ تو حضور نے فرمایا کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں انھیں دیکھ نہیں رہی ہو؟

(ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱)

مطلب یہ ہے کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور ہر حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کو کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(۴۱) پیشاب سے نہ بچنا

ہر مسلمان مرد و عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے بچائے اور جو لوگ اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچائیں وہ گنہگار اور عذاب کے لائق ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ

۱۔حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا
جا رہا ہے اور کسی بڑی بات کی وجہ سے ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے جس سے بچنا بہت
دشوار ہو۔ ایک تو پیشاب کرتے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پیشاب
سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ
لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں میں گاڑ دیا۔ تو لوگوں نے
پوچھا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ امید ہے کہ جب تک یہ
شاخیں ہری رہیں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا اور چغلی کرنا یہ دونوں بہت بڑے
[illegible]
بہت سے لوگ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجا نہیں کرتے اور پیشاب کی چھینٹیں اپنے بدن اور
کپڑوں پر لگنے دیتے ہیں۔ انہیں ڈرنا چاہیے کہ قیامت سے پہلے ان کو قبروں
میں ضرور عذاب سے پالا پڑے گا۔

(۲) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر ہری ٹہنی یا ہری گھاس رکھ دینے سے مُردوں
کو فائدہ پہنچتا ہے کہ اگر وہ عذاب کے قابل ہوں گے تو ان کے عذاب میں تخفیف ہو
جائے گی۔ اور اگر وہ عذاب کے مستحق نہ ہوں گے تو انہیں ہری شاخوں کی تسبیح سے انس
و فرحت حاصل ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث [illegible] ہمبستری

(۱۱)

[illegible]
[illegible]

اس کو چھونا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۔
(البقرہ رکوع ۲۱)

اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم آپ فرما دیجئے وہ گندگی ہے تو عورتوں سے الگ رہو اور ان سے نزدیکی [illegible] نہ کرو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حرمت و ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس جائے تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۹)

مطلب یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہو گیا کیونکہ اللہ کے حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔ اور اگر ان کاموں کو حرام مانتے ہوئے کیا تو سخت گنہگار ہوا۔ اور مسلمان ہوتے ہوئے کافر کا کام کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے صحبت کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار کفارہ کے طور پر صدقہ کرے (ابن ماجہ ص ۴۷)

۳۔ حدیث: حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] نے پوچھا کہ آپ سب امہات المومنین حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سب حضور کی بیبیاں تہبند باندھ کر حضور کے ساتھ سویا کرتی تھیں۔ (ابن ماجہ ص ۴۷)

مسائل و فوائد

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ [illegible] حرام ہے۔

کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام و ناجائز ہے۔ واللہ سبحانہ
تعالیٰ اعلم۔

(۴۲) غسل جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکلی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور اس کو غسل جنابت کہتے ہیں۔ غسل جنابت نہ کرنا گناہ ہے اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھئے۔

ارشاد حدیث: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنب آدمی جس پر غسل واجب ہے موجود ہو۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۴۸ ابوداؤد و نسائی)

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب نہیں ہوتے (۱) کافر کا مردہ (۲) خلوق (زعفران کی خوشبو) لگانے والا (۳) جنب۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۴۸ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

جنب جب تک غسل نہ کر لے اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن شریف چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کے دیر تک پڑا رہنا یا سونا بہت بری بات ہے بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکے تو کم سے کم وضو کر لے۔

(۴۳) خودکشی

خودکشی یعنی اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے

اپنے نفس پر بہت رحم فرمانے والا ہے۔ اس بارے میں یہ چند احادیث بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔ (مسلم جلد اول)

۲۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "جنگ حنین" میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ کہہ دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! جس کو حضور نے جہنمی فرمایا تھا اس نے تو آج کفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مر گیا ہے تو حضور نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے تو اسی حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ جب حضور کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر حضور نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد اس بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرما دیا کرتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۲)

مسائل و فوائد

خودکشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خودکشی کرنے سے کافر نہیں ہو جاتا بلکہ سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ دنیا میں جس ہتھیار کے ذریعے خودکشی کرے گا۔ جہنم میں اسی ہتھیار کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور خودکشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لئے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۵) احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانے میں غلہ یا ضرورت کی چیزوں کو روک رکھنا یعنی ذخیرہ اندوزی کرنا تاکہ جب خوب زیادہ مہنگی ہو جائیں تو بیچیں چونکہ اس سے مخلوق کو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اس لئے شریعت نے اس کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ اس کی قباحت اور مذمت کے بارے میں چند حدیثیں پڑھیئے اور ذخیرہ اندوزی سے توبہ کیجئے۔

(۱) حدیث:- حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذخیرہ اندوزی کرے وہ گنہگار ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ باب الاحتکار بحوالہ مسلم)

(۲) حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہر سے غلہ لا کر بیچنے والے کو خدا کی طرف سے روزی دی جاتی ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہوگا۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

(۳) حدیث:- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرکے مسلمانوں پر مہنگائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

(۴) حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھانے کی چیزوں کی گرانی کے لئے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کرے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۵ر حدیث:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اس سب غلہ کو صدقہ کر دے پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۶ر حدیث:- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی برا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے اور اگر بھاؤ گراں کر دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۷ر حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو ایک ہی رات میری امت پر گرانی ہونے کی تمنا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال کو غارت و برباد کر دے گا۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۹۷ بحوالہ ابن عساکر)

۸ر حدیث:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پر گرانی ڈالے۔ تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بیزار ہیں۔

(کنز العمال ج ۴ ص ۵۴)

نوٹ:- احتکار (ذخیرہ اندوزی) کے مفصل فقہی مسائل ہماری کتاب جنتی زیور میں پڑھئے۔

(۴۶) تصویریں

کسی جاندار چیز کی تصویر بنانی اس کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہے اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت و ممانعت کا بیان کیا گیا ہے۔

۱ر حدیث:- حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری ج ۲ ص [illegible])

۴۲۔ حدیث: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

۴۳۔ حدیث: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

۴۴۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں ہر تصویر کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک جان پیدا فرمائے گا۔ وہ جہنم میں اس کو عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم کو تصویر بنانا ہی ضروری ہو تو درخت یا ان چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

۴۵۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے جو سنتے ہوں گے اور ایک بولتی ہوئی زبان ہوگی۔ وہ یہ کہے گی کہ میں تین شخصوں کو عذاب دینے پر مقرر کیا گیا ہوں (۱) ہر سرکش ضدی (۲) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے (۳) تصویریں بنانے والے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ ترمذی)

۴۶۔ حدیث: حضرت سعید بن ابو الحسن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ

سے کاٹے جاتے ہیں۔ تو میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظین ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین ہیں جو وہ بات کہتے ہیں جس کو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ بحوالہ بیہقی)

۳۔ حدیث: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، تو اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی۔ تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے تو تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں تیرا یہ حال کیسے ہو گیا؟ کیا تو ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہیں کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور میں تم لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود ان کو کیا کرتا تھا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد:

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذاب جہنم کا سبب ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو عموماً اور واعظین و مقررین کو خصوصاً یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو کچھ دوسروں سے کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں ورنہ کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور یہ منافقوں کا کام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

گالی گلوچ

(۴۶)

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور خبیث بری عادت ہے۔ [illegible]

دل آزاری ہوتی ہے اور بعض مرتبہ یہ بدزبانی جنگ و جدال بلکہ کشت و قتال تک پہنچا دیتی ہے۔ اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت و ممانعت فرمائی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

۱۔ حدیث ۱:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اس کے مسلمان ہونے کی بنا پر جنگ کرنا یا مسلمان سے بلا کسی وجہ جواز کے جنگ کرنا کفر ہے۔

۲۔ حدیث ۲:۔ حضرت انس و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ گیا ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث ۳:۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۲۰)

۴۔ حدیث ۴:۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو کیونکہ ہوا اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور تم لوگ اس کی اچھائی اور اس چیز کی اچھائی کی دعا کرو جو اس ہوا میں ہو۔ اور ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے خدا کی پناہ مانگو۔ (کنز ج ۳ ص ۳۲۳)

۵۔ حدیث ۵:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے حیائی کی بات بولنے والا، نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد:۔ گالی دینا گناہ ہے اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہوگا بلکہ اپنے گناہ کے برابر عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر

جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(۴۹) جھوٹا خواب بیان کرنا

اپنی طرف سے گڑھ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت جرم اور گناہ کبیرہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھ کو وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے۔ (یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اس کو جھوٹ بکے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے)۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷ بحوالہ ترمذی

۲۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن یہ عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی

(ترمذی ج ۲ ص ۵۲)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جو میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔ اور وہ کبھی بھی ہرگز دو جو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۵۲)

فائدہ:۔ یہ عذاب اس وقت تک لگاتار جاری رہے گا جب تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہو جائے۔ پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵۰) داڑھی منڈانا

داڑھی منڈانا یا داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم چھوٹی کرانا حرام و گناہ

سے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنم کا سزاوار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (ترمذی ج ۲ صہ ۱۰۰)

۲۔ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا۔

(ترمذی ج ۲ صہ ۱۰۰)

۳۔ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۸۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۸۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد

داڑھی ایک مشت سے بڑی ہو جانے پر اگر کتری گئی ہو اور یہ جب کہ حسن بڑھاتا یا بے ترتیب ہو تو چہرے کو حسین بنانے کے لئے یا داڑھی کو برابر کرنے کے لئے داڑھی کا کچھ حصہ کاٹ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہونے پائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۵) مردانی عورتیں زنانے مرد

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل و صورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کے کپڑے پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان
مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

۲۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو اپنی
اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

مسائل و فوائد

آج کل لڑکوں پر جو ہپی کٹ بال کی وبا بہت پڑی ہے اور لڑکے عموماً جب کانوں کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن رکھتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اس لیے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے ممنوع اور باعث لعنت ہے۔ مردوں کو مردانہ لباس پہننا چاہیے اور ان کی وضع قطع مردوں جیسی ہونی چاہیے اور عورتوں کو زنانہ لباس پہننا چاہیے اور ان کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۲) ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت نے منع فرمایا ہے ان کو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے لہٰذا ان کو استعمال نہیں کرنا چاہیے اس بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے
اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے گھسیٹے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۴۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث: امیر المؤمنین حضرت عمر و انس و ابن زبیر و ابو امامہ رضی اللہ عنہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جو ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۶۔ حدیث: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ کے بھیج دیا۔ تو حضور نے اس کو میرے پاس بھیج دیا اور میں نے اس کو پہن لیا تو میں نے حضور کے چہرے پر غضب کے آثار دیکھے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو۔ میں نے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر دوپٹہ بنا کر عورتوں میں بانٹ دو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۷۔ حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] منع فرمایا [illegible] انگوٹھی کو ریشمی [illegible] سے زینت کرنے

سے (۲) گودنا گدوانے سے (۳) بھنوؤں اور چہرے کے بال نوچنے سے (۴) ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لیٹ کر سونے سے۔ (۵) ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لیٹ کر سونے سے (۶) اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے ہیں۔ (۷) اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسے عجمی لوگ کرتے ہیں۔ (۸) لوٹ مار کرنے سے (۹) چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے (۱۰) انگوٹھی پہننے سے مگر حاکم کے لئے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

۹۔ حدیث:- حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور سلام کیا تو حضور نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

۱۰۔ حدیث:- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی امت کی عورتوں کے لئے حلال کیا ہے اور اپنی امت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ترمذی)

۱۱۔ حدیث:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی قوم سے مشابہت کرے گا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد

مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ ٹخنوں سے نیچے پاجامہ یا تہبند یا کرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

۲۔ مردوں کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے دونوں حلال ہیں۔

۳۔ بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

۲۔ سرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو مردوں کے لئے مکروہ ہے اور عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں۔

۳۔ دانتوں کو ریتی سے ریت کر تیز اور خوبصورت بنانا، بالوں یا بھنوؤں کے بال نوچ کر بھنوؤں کو پتلا اور خوبصورت بنانا، یوں ہی گودنا گودانا۔ اسی طرح ننگے بدن ہو کر مرد کا مرد سے معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لیٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت سے معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لیٹ کر سونا منع ہے۔ اسی طرح وشم کرنا حرام ہے اور چیتے شیر وغیرہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا اور سونا ممنوع ہے کیونکہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں بے رحمی اور سختی پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مسلمان کے لئے اس لباس کو پہننا ممنوع و ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندگی ڈالنا حرام و گناہ ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۱) حدیث شریف:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب پاخانہ کرنے کے لئے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارہ پر بیٹھا۔

(کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۲۱۸)

(۲) حدیث شریف:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیونکہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔

(کنز العمال ج ۹ صفحہ ۲۱۸ بحوالہ دیلمی)

مسائل و فوائد

۱۔ [illegible] تین چیزوں سے مُردوں کو تکلیف پہنچتی ہے [illegible]

چیزوں سے مُردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ لہٰذا قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا یا قبروں کو روندنا یا قبروں پر چلنا پھرنا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مُردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام کریں اور ان باتوں سے پرہیز کریں جن سے قبروں کی توہین اور قبر والوں کو ایذا پہنچتی ہے۔

چنانچہ اس بارے میں چند دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۳۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے

(مشکوٰۃ جلد ۱ صـ ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۴۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو

(مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۵۔ **حدیث**:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑ دینا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۱۴۹ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

۶۔ **حدیث**:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انگارہ یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اپنا جوتا بناؤں یہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ بیچ قبروں کے بیچ میں پیشاب پاخانہ کروں یا بیچ بازار میں۔ **(ابن ماجہ صـ ۱۱۳)**

۷۔ **حدیث**:۔ عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اے قبر والے اتر

تو میرا اور قبر والے کو ایذا مت دو اور وہ تم کو ایذا نہ دے

(ترغیب و ترہیب ج ۴ صفحہ ۳۷۳ بحوالہ طبرانی)

کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا ناجائز اور حرام ہے اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔

حدیث ۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوت میں لایا گیا تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو۔ (یعنی بالوں کو کالا نہ کرو) (مسلم ج ۲ صفحہ ۱۹۹)

حدیث ۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی جیسے کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہوگا۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

حدیث ۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبتی جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۳۸۲ بحوالہ نسائی)

حدیث ۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی جو مہندی کا خضاب لگائے ہوئے تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے سے گزرا تو حضور نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھا ہے پھر ایک دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم دونوں کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو زرد خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان سب سے خوب

سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد)

۵۔ حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔ (کنز العمال ج۶ ص۳۷۶ بحوالہ ابن نجار)

۶۔ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو کالا خضاب لگائے گا۔

(کنز العمال ج۶ ص۳۸)

۷۔ حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ کالا کرے گا۔

(کنز العمال ج۶ ص۳۸۱)

مسائل و فوائد

حضرت علامہ نووی شارح مسلم نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کے لئے سرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد و عورت دونوں کے لئے مستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اجتنبوا السواد" یعنی کالے خضاب سے بچو۔

(نووی شرح مسلم ج۲ ص۱۹۹)

(۵۵) سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر اس تیل کو سر میں لگانا یا بدن پر مالش کرنا۔ غرض کسی طرح بھی ان برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں ممنوع و حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

(۲) حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ باریک اور موٹے ریشمی کپڑے نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو۔ اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کے لئے ہیں۔ اور آخرت میں تم مسلمانوں کے لئے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

(۳) حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا اُن برتنوں میں جن میں کچھ سونا چاندی ہو کچھ پیتا ہے وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ دارقطنی)

(۴) حدیث: حضرت حکم نے ابن لیلیٰ سے سنا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی اُن کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اس برتن کے استعمال سے منع کیا تھا مگر یہ نہ مانا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور حریر و دیباج (ریشمی کپڑوں) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں۔ اور آخرت میں تم مسلمانوں کے لئے ہیں۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۰)

مسائل و فوائد

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا اور کسی طریقے سے ان کو استعمال کرنا حرام و ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔ جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے وہ [illegible]

دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اس کا بھی کچھ یہی حکم ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کردی گئی ہو تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۶) ریاکاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت جو خدا کی رضا و خوشنودی کے بجائے مخلوق کی نیت سے کرنا اور محض نام و نمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو یہ "ریاکاری" ہے اور ریاکاری ایسا کبیرہ گناہ ہے جس کو شرک کی ایک قسم کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاءَ قَرِيْنًا ۝

(نساء رکوع ۶)

اور وہ لوگ جو اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو وہ کتنا برا ساتھی ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

(سورۂ ماعون)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں وہ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اسی طرح ریاکاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ اس عمل میں میرے

میں دوسرے غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا
اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ عمل اسی کے لئے
ہے جس کے لئے اس نے کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ مسلم)

حدیث ۲: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شہرت کے لئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت
کے دن اس کے عیب کو مشہور کرے گا اور جو ریاکاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس
کی ریاکاری کا اس کو بدلہ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث ۳: حضرت ابو سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع
کرے گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اپنے ان عملوں میں جو اللہ کے
لئے کئے کسی دوسرے کو شریک کر لیا تھا تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا ثواب اسی سے
طلب کرے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعہ
حاصل کریں گے، وہ لوگوں کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ اپنی نرمی دکھانے کے
لئے، ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور ان کے دل بھیڑیوں کے
دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ (ان ریاکاروں سے) فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم سے
دھوکہ کھاتے ہیں؟ یا مجھ پر جری ہو گئے ہیں؟ تو مجھ کو میری ذات کی قسم
ہے کہ میں ضرور ان لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا جو عقلمند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

حدیث ۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی تو یقیناً اس نے شرک کا کام کیا اور جس نے دکھاوے کے
لئے روزہ رکھا اس نے بے شک شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے

صدقہ دیا اس نے بے شبہ شرک کا ارتکاب کیا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۵ بحوالہ احمد)

۶۔ حدیث:۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے اُن سے کہا کہ کیا چیز آپ کو رُلاتی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سُنا تھا اُسی کو یاد کر کے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مجھ کو اپنی اُمت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" لیکن سُن لو وہ لوگ سورج یا چاند اور پتھر اور بُت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریاکاری کریں گے۔ اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے سامنے آ جائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۴ بحوالہ احمد و بیہقی)

۷۔ حدیث:۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم لوگوں پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! چھوٹا شرک کیا ہے؟ تو فرمایا کہ "ریاکاری" اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُن کے عملوں کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اُن کے پاس جاؤ جن کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا دکھا کر کرتے تھے۔ پھر تم دیکھ لو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی جزا اور بھلائی پاتے ہو۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۸۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے؟ تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے

ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی آدمی اس کو دیکھ رہا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

(۱) اصل "ریاکاری" سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجر و ثواب نہ صرف غارت و اکارت ہو جاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہِ عظیم بن جاتی ہے جس سے اگر آدمی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تکبّر

تکبر وہ بُری و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں اس کا انجام ذلت و خواری ہے۔ یہی وہ گناہ ہے جس نے سب سے پہلے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور وہ مردود و مطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن و انس اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

اسی تکبر نے عزازیل کو ذلیل و خوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا۔ عزازیل، فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد و زاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم علیہ السلام کے سجدے سے منہ بنایا اور سجدہ نہیں کیا تو وہ مردود بارگاہِ الٰہی ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت و ملامت میں گرفتار ہو گیا۔ قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۔ تو کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے متکبر والوں کا

(الزمر رکوع ۷)

اسی طرح تکبر کی چال کی مذمت فرماتے ہوئے خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ — اور زمین میں اتراتا مت چل تو ہرگز نہ
إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ — زمین پھاڑ سکے گا اور ہرگز نہ بلندی میں
طُولًا ۝ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ — پہاڑوں کو پہنچے گا یہ جو کچھ گزرا ان میں کی
مَكْرُوهًا ۝ (بنی اسرائیل رکوع ۴) — بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے۔

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت و مذمت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ کے لئے داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے بوجہ غضب کے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف از رحمت کی نظر سے دیکھے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (۱) زناکار بڈھا (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدان حشر میں چیونٹیوں کے مثل بنا کر لائے جائیں گے۔ انسان کی صورتیں ان کی ہوں گی۔ ہر طرف سے ان پر ذلت چھائی ہوگی اور وہ گھسیٹ کر جہنم کے ایک قید خانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام بولس ہے ان پر آگوں کی آگ ہوگی جو ان کو جلا کر پھونکتی ہے۔ اور ان کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام طینۃ الخبال (پیپ کا کیچڑ) ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمادے گا
وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہوگا مگر لوگوں کی نظروں میں بہت بڑا ہوگا اور جو تکبر کرے گا
اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا۔ وہ اپنے نزدیک بڑا ہوگا اور لوگوں کی نظروں میں
اس قدر ذلیل ہوگا کہ کتے اور خنزیر سے بھی بدتر ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۴۳۴)

(۵) حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ تو
ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ اس کا جوتا اچھا
ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے
(یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور
لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

(۶) حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو
کیونکہ ایک شخص ہمیشہ تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا
ہے کہ میرے اس بندے کو جباروں میں لکھ دو۔
(کنز العمال ج ۳ صفحہ ۲۹۶)

مسائل و فوائد

آج کل کے مسلمانوں میں تکبر عام ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق سے
منہ پھیرے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے
یہ خصلت بہت بری ہے جو دنیا و آخرت میں آدمی کو ذلیل کرنے والی ہے اور
جہنم میں پہنچانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے

غیبت

غیبت بہت خراب عادت اور بدترین گناہ ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی مذمت ہے

لیے جہنم کی وعید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ اس کو اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔ عنقریب وہ جس چیز میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

(آل عمران رکوع ۱۸)

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہو کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ

بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیں اور اللہ نے جو ان کو اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(النساء رکوع ۵)

اسی طرح حدیثوں میں بھی کثرت سے بخیلی کی مذمت اور اس پر وعیدیں آئی ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مگر یہ لوگ جہنم کا عذاب بھگتنے کے بعد جنت میں جائیں گے۔) (مشکوٰۃ ج [illegible] بحوالہ ترمذی)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی۔ بخیلی اور بد خلقی۔

(مشکوٰۃ ج [illegible] بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہوگا اگر بخیل ہوگا تو بد خلق نہیں ہوگا اور اگر بد خلق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا۔ یہ دونوں بری خصلتیں ایک ساتھ مومن میں نہیں پائی جائیں گی۔

تیسری حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے۔ دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی عابد بخیل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔
(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۴ بحوالہ ترمذی)

چوتھی حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں دو خصلتیں بدترین ہیں۔ ایک حرص والی بخیلی۔ دوسری سخت بزدلی
(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۵ بحوالہ ابوداؤد)

پانچویں حدیث: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کے پہلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پائے اور اس امت کے پچھلے لوگ بخیلی اور آرزو کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ (کنز العمال ج۳ ص۲۵۶)

مسائل وفوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین اور رذیل خصلت ہے تو اسی طرح نیکیوں سے دور رکھنے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا نتیجہ ذلت و خواری اور قسم قسم کی مصیبتیں ہیں اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۱۷) حرص و طمع

یہ بھی بہت ہی خبیث اور بری عادت ہے جو بہت سی برائیوں غضب خیانت قتل و غارت وغیرہ کا سبب ہے جو آدمی اس میں گرفتار ہو جاتا ہے تو جہنم میں جا گرتا ہے۔ احادیث میں بہت زیادہ اس کی قباحت و مذمت کا بیان آیا ہے۔

پہلی حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں جوان ہوتی ہیں ایک مال کی حرص دوسری عمر کی حرص۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت عمرو بن شعیب سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس امت کی سب سے پہلی صلاح یقین و زہد ہے اور اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور امید ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۲ بحوالہ بیہقی)

۳۔ حدیث:۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخیل کی کمائی سب سے بری ہے جو حلال نہ ہو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۲)

۴۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دلوں سے علم شریعت کو دور کر دیتی ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۹)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے حدیث مرسل مروی ہے کہ ... اور کمینگی والی چیز کہ جس پر طمع رکھے نہ ... وہ مجھ سے ...۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۲)

حسد

(۲۶)

"حسد" یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال اور بربادی کی تمنا کرنا۔ یہ کتنی خطرناک اور بہت ہی بری دل کی بیماری ہے اور یہ کس قدر بہت سی بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی لئے خداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حسد سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا اور قرآن مجید میں نازل فرمایا۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ اور میں حاسد کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور بہت سی حدیثوں میں بھی اس کی مذمت اور حضرت کا بڑے ہی عبرت خیز انداز میں بیان آیا ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور

ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

اور ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم کی ڈھال ہے۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۴۶۳)

اور ایک حدیث میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اندر پچھلی امتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بغض، یہ دین کو مونڈنے والی بیماریاں ہیں، بال کو مونڈنے والی نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ مومن نہ ہو جاؤ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتا دوں کہ جب تم اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کو پھیلا دو (کنز العمال ج ۳ ص ۴۶۴)

اور ایک حدیث میں حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حسد کرنے والا اور چغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی) مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں (کنز العمال ج ۳ ص ۴۶۴)

اور ایک حدیث میں حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اور بھلائی کی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۴۶۳)

بغض و کینہ

مسلمانوں سے بغض اور کینہ رکھنا بھی حرام اور گناہ ہے۔ اس بارے میں چند حدیثیں

خاص طور سے بغور پڑھیے۔

۱۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ ج۲ صہ ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث شریف:۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب برات میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت نازل فرما دیتا ہے لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو موخر اور ملتوی فرما دیتا ہے۔ (کنز العمال ج۳ صہ ۲۹۴)

۳۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو کہ اس کے اور اس کے دینی بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔ (کنز العمال ج۳ صہ ۲۶۷)

۴۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو ڈھیل دیتے رہو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ (کنز العمال ج۳ صہ ۲۶۵)

۵۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان بغض و کینہ کے سبب سے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ پس جو تین دن سے زیادہ اس طرح قطع تعلق رکھے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج۲ صہ ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

۶۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک سال تک اپنے دینی بھائی کو چھوڑے رکھے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اس کا خون بہا دیا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

(۲۳) مکر اور دھوکا بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکا بازی اور دغا بازی کرنا قطعی حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے۔

اس کی مذمت و حرمت کے بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے جو رقت خیز و عبرت آموز ہیں۔

(۱) حدیث شریف: امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے وہ ملعون ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۲۹ بحوالہ ترمذی)

(۲) حدیث شریف: حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمان کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔

(۳) حدیث شریف: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان سے دھوکا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکا بازی جہنم میں ہے۔

(کنز العمال جلد ۳ صہ ۳۱۰)

(۴) حدیث شریف: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۳ صہ ۳۱۰)

(۵) حدیث شریف: امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (۱) دغا باز (۲) بخیل (۳) احسان جتانے والا۔ (کنز العمال ج ۲ صفحہ ۳)

(۴۳) کسی کا مذاق اڑانا

ذلت اور تحقیر کے لئے زبان یا اشارات یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و ناجائز ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو حقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (الحجرات رکوع ۲)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کا مذاق اڑائیں عجیب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، کچھ بعید نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

(۱) حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کسی قسم کی انسان کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کے بدلے میں مجھ کو اتنا اتنا مال مل جائے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۲ بحوالہ ابو داؤد و ترمذی)

(۲) حدیث: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن

ہوگا یہ کہ مذاق اڑانے والوں کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا کہ آؤ یہاں آؤ چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہ جائے گا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۳۱)

(۳) حدیث: جو اپنے کسی دینی بھائی کو اس کے کسی ایسے گناہ پر عار دلائے گا جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۳۲)

مسائل و فوائد

بہرحال کسی کو ذلیل کرنے اور اس کی تحقیر کرنے کے لئے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا یا اس کا مذاق اڑانا، اس کی نقل اتارنا یا اس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو برے برے القاب سے یاد کرنا اور اس کی ہنسی اڑانا مثلاً آج کل کے بہت سے لوگ خود کو عزت دار سمجھتے ہیں اور بعض قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیت کی بنا پر ان کا تمسخر اور استہزاء کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں، طعنہ زنی کرتے ہیں، کبھی عار دلاتے ہیں۔ یہ سب حرکتیں حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے۔

اسی طرح بعض سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور ان کی تحقیر کرتے ہیں، ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ ان مالداروں کو ہوش

سے آجانا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے ان بدتر قول سے توبہ کرکے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائیں گے۔ کیونکہ ؎

بشر کو خبر نہیں ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چپ کی داد غفور رحیم دیتا ہے

(۶۶) مسجد میں دنیا کی بات کرنا

مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کرنا اور شور مچانا منع ہے اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

(۱) حدیث شریف:- حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں لوگ کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ بیہقی)

(۲) حدیث شریف:- حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص [illegible])

(۳) حدیث شریف:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو تم لوگ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گم شدہ چیز کو بلند آواز سے مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو تم کہہ دو کہ خدا کرے تمہاری گم شدہ چیز تمہیں نہ ملے۔ (ترغیب و ترہیب ج ۱ ص ۲۰۳ بحوالہ نسائی وغیرہ)

(۴) حدیث شریف:- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے مجھ کو کنکری ماری۔ جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ۔ تو میں
ان دونوں کو ان کے پاس پکڑ لایا ان دونوں کو امیر المومنین نے ان دونوں سے پوچھا کہ
تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے
ہیں تو امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو
مار مار کر دردمند کر دیتا۔ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز سے باتیں
کرتے ہو؟ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۸ بحوالہ بخاری)

حدیث شریف: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کا نام بطیحا رکھا تھا اور امیر المومنین نے یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی شور کرنا یا شعر گانا یا بلند آواز سے گفتگو کرنا چاہے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آ جائے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۹ بحوالہ موطا)

قرآن مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لا پروائی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے
جس کے بارے میں چند حدیثیں بہت ہی ڈراؤنی ہیں۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے سامنے پیش کیے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا کرکٹ نکال دینے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو اس سے بڑا گناہ میں نے نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا آیت پڑھ کر اس کو بھلا دیا۔

(ترغیب و ترہیب ج ۲ ص ۳۵۳ بحوالہ ابو داؤد)

حدیث شریف: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن پڑھ کر بھلا دے گا وہ اللہ تعالیٰ سے

حشر میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذامی (کوڑھی) ہوگا۔

(الترغیب والترہیب ج۲ ص۲۵۹)

۳۔ حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کے سینہ میں کچھ بھی قرآن مجید نہ ہو تو وہ ویران گھر کے مثل ہے۔

(الترغیب والترہیب ج۲ ص۲۳۵ بحوالہ ترمذی)

(۲۰۶) کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام و گناہ اور جنت سے محروم کر دینے والا گناہ ہے۔ یہ کام آج کل بہت بڑی لعنت و خبیث بیماری ہے جو لوگوں میں آگئی ہے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث شریف: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(الترغیب والترہیب ج۳ ص۳۸ بحوالہ بخاری و مسلم وابو داؤد)

۲۔ حدیث شریف: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ ہونے کا دعویٰ کرے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس نے کفر ناشکری کی۔ (الترغیب والترہیب ج۳ ص۳۸ بحوالہ بخاری)

۳۔ حدیث شریف: حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے یا جو غلام اپنے مالک کے غیر کو اپنا مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی فرض و نفل

[illegible] مقبول ہوگی، نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی۔

(ترغیب و ترہیب ج ۳ ص ۷۰ بحوالہ بخاری ومسلم وابوداؤد)

حدیث شریف: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے گنہگار ہونے کو یہ کافی ہے کہ آدمی اپنے نسب سے [illegible] براءت کرے یا ایسے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا معروف نہیں ہے۔

(الترغیب و ترہیب ج ۳ ص ۷۰ بحوالہ احمد وطبرانی)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے پائی جاتی ہے۔

(الترغیب و ترہیب ج ۳ ص ۷۰)

حدیث شریف: حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اس کا ہونا [illegible] مشہور نہیں، تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی، اور جو نسب [illegible] اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

(ترغیب و ترہیب ج ۳ ص ۷۰ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

مسائل و فوائد

[illegible] اپنا خاندان و نسب بدل کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا رشتہ نسب جوڑ لیتے ہیں۔ [illegible] عربی [illegible]

چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان تمام جہنمی کاموں اور گناہوں اور بری باتوں سے محفوظ رکھے آمین

(۶۷) بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کے دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں اس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا کپڑا اور خرچ اور بستر کا حق ان سب بیویوں کو برابر دے، بالکل برابر رکھے ہرگز ہرگز کسی بیوی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہو کر دوزخ کی سزا کا حقدار ہوگا۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز و نصیحت آمیز ہیں۔

۱ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے حقوق کو ادا کرنے میں برابری نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب کا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۹ بحوالہ ترمذی و نسائی وغیرہ)

۲ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے بدن کی ایک طرف گری ہوئی ہوگی یا ٹیڑھی اور مڑی ہوئی ہوگی۔ (ترغیب و ترہیب ج ۳ ص ۶۰ بحوالہ نسائی)

۳ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک عدل و انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے منبروں پر ہوں گے جو لوگ اپنے فیصلوں میں اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنائے گئے ہیں عدل کرتے ہیں۔

(ترغیب و ترہیب ج ۳ ص [illegible] بحوالہ مسلم)

(۶۸) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ساتھی ہے۔ [illegible]

اور حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز کھائے نہ پیوے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بڑھاتے تھے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لیوے نہ دیوے۔

(الترغیب والترہیب ص ۲۴ بحوالہ مسلم وغیرہ)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک کو چاہئے کہ داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیوے اور داہنے ہاتھ سے لیوے اور دیوے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا اور لیتا دیتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ۲۴۴)

مسائل و فوائد

[illegible] بائیں ہاتھ سے [illegible]

[illegible] سنت ادا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتا پالنا

[illegible]

سے محض شوقیہ طور سے دل لگی اور تفریح کے لئے کتے پالنے یا دوسرے کسی بے فائدہ مقصد کے لئے کتا پالنا ناجائز و ممنوع ہے۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شکاری یا مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ کسی قسم کا کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ صفحہ ۵۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا تو روزانہ اس کا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ صفحہ ۵۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے رک گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کس چیز نے آپ کو آنے سے روک دیا تھا؟ تو انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔ (الترغیب والترہیب ج ۴ صفحہ ۵۸ بحوالہ احمد)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ میں گزشتہ رات بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے سے یہ رکاوٹ پیش آئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر کے اندر ایک کتا بھی تھا، تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ دئیے جائیں تاکہ وہ درخت کی شکل جیسی ہو جائیں اور پردہ کے متعلق حکم دیجئے کہ اس کو کاٹ کر دو تکیے بنا لئے جائیں جو

اس پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں اور حکم دے دیجئے کہ کتا مکان سے نکال دیا جائے۔ یہ کتا حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا کتا تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کے نیچے تھا۔ چنانچہ وہ کتا نکال دیا گیا۔

(الترغیب والترہیب ج [illegible] ص [illegible] بحوالہ ابوداود و ترمذی)

مسائل وفوائد

اس حدیث میں حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما کے کتے اور تصویروں کا جو ذکر ہے یہ اس وقت تھا جبکہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رکھنا حرام نہیں تھا۔ پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکان میں رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا اس ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ [illegible] کوئی [illegible] شوقیہ رکھے [illegible] شکار کے لئے اور کھیتی و [illegible] حفاظت کے لئے کتا پالنا شریعت میں جائز ہے لیکن اس کے سوا دوسرے [illegible] پالنا جائز نہیں ہے۔ [illegible] مسلمانوں کو ان خلاف شریعت کاموں سے بچنا [illegible] شریعت نے مسلمانوں کے لئے دونوں جہانوں میں عزت و شرافت کا واحد [illegible] تہذیب [illegible] کی [illegible] پیروی نہیں کرنی چاہیئے جو [illegible] پاتے [illegible] ہیں [illegible] مسلمان [illegible] لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

[illegible]

[illegible]

بات یعنی سوال تین شخصوں کے سوا کسی کے لئے درست و حلال نہیں۔ ایک وہ شخص
جس نے کسی کی ضمانت لی ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو۔ تو اس کے لئے سوال جائز ہے کہ
وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کر دے۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے
مال کو تباہ کر دیا تو اس کے لئے سوال جائز ہے یہاں تک کہ اپنے سامان زندگی کو درست کرنے کے
لئے بقدر ضرورت بھیک مانگ لے۔ تیسرے وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک
کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی اٹھ کر یہ کہہ دیں کہ یقیناً یہ شخص فاقہ
میں مبتلا ہو گیا ہے۔ تو وہ شخص زندگی کے گزارہ کے لئے بقدر حاجت بھیک مانگ سکتا
ہے۔ ان تین شخصوں کے سوا جو بھیک مانگے اور دوسروں سے سوال کرے تو
اے قبیصہ! وہ مال حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ
مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سوچ لینا چاہیئے۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ
میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو حضور نے مجھے مال عطا
فرما دیا پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر حضور نے مجھے مال عطا فرما دیا اور مجھ سے یہ فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا
شیریں ہے تو جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت
ہوگی اور جو شخص لالچ کے ساتھ اس کو لے گا اس کے مال میں برکت نہیں ہوگی اور اس
کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی کھاتا ہے اور آسودہ نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے
والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں
نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ
بھیجا ہے کہ میں آپ کے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں لوں گا۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی سے بھیک مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو بے پروائی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ بنا دے گا اور جو صبر چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں ہے جو کسی کو دیا گیا ہو۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سوال سے مستغنی ہو اور پھر اس نے کسی سے سوال کیا تو وہ جہنم کی بہت زیادہ آگ مانگ رہا ہے۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ کو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا اور میں اس کے لئے جنت دلانے کا ضامن ہوں پس حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہوں۔ اس بات کی ضمانت لیتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

حدیث: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور بیچے اور اس کی قیمت سے گزارہ کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے کوئی اس کو دے اور کوئی منع کرے۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۳ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد

مسئلہ: بلا ضرورت لوگوں سے سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام و گناہ

جب اس زمانے میں بہتوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے جبکہ
وہ لوگ مستغنی اور غنی ہیں ان لوگوں کو مذکورہ بالا فرمانِ نبوت سے عبرت و نصیحت حاصل
کرنی چاہیے کہ وہ لوگ بھیک مانگ مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم کا انگارہ
جمع کر رہے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قارئین کے لیے ضروری ہدایات

۱۔ مذہب اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ بزرگانِ دین کا مذہب ہے۔ سنیوں کے جتنے مخالف مذہب ہیں مثلاً وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری وغیرہ ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنے دین کا دشمن اور مخالف جانیں۔ ان کی باتوں کو نہ سنیں نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو گمراہ کرتے اور وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز کوئی عقلمند نہیں جا سکتا اور دین و ایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے لہٰذا اس کی حفاظت میں حد سے زیادہ جدوجہد اور کوشش لازم ہے۔ جان و مال اور دنیا کی عزت اور دنیاوی زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہے اور دین و ایمان سے آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے۔ اس لئے جان و مال اور دنیا کی عزت سے بڑھ کر دین و ایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بہت ضروری ہے۔

۲۔ نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے۔ بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کام کچھ نہیں۔ یاد رکھو کہ بے نماز کی نہیں ہے تو کبھی نہ چھوڑو بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑے وہ بے نماز ہے کسی کی ذرا سی ملازمت تجارت وغیرہ کی حاجت کے سبب ایک وقت کی بھی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری اور اپنے سر پر بڑی ذلت کا بوجھ لینا ہے۔ ذرا غور کرو کہ یہ زمین سے آسمان تک کس کا کام ہے کوئی آقا یہاں تک کہ اپنے کارندے کو کام نہ کرنے پر اپنے ملازم کو ملازمت پر نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی ...

[illegible] ہے تو ایسی نوکری بھی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ
[illegible] نہیں ہو سکتا۔ ہرگز کو رزق اور روزی دینا اسی کا کام ہے جس نے نماز
[illegible] رزق متعلق پر توکل اور بھروسا کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی
[illegible] نوکری اور روزی کو بہانہ بنانا ہے کہ جب ہی خدا کے فرض کو چھوڑنا پڑے
[illegible] میں مبتلا ہوگا۔

[illegible] نمازیں قضا ہو گئی ہیں سب کا حساب کر لیں کہ کتنی باقی رہ گئی ہیں۔
[illegible] رفتہ رفتہ ادا کریں اور ان میں ہرگز ہرگز کاہلی نہ کریں کیونکہ
[illegible] وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا۔
[illegible] نمازیں قضا ہوئی ہوں مثلاً ظہر کی نمازیں تو ان قضا کو پڑھتے وقت یہ
[illegible] سب سے پہلی وہ ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی نیت کرتا ہوں۔ اسی
[illegible] سب سے پہلی جو ہے اس کی نیت کریں۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں
[illegible] کو پوری کریں یاد رکھو کہ قضا صرف فرضوں اور وتروں یعنی صرف
[illegible] رکعت ادا کی جاتی ہے۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں پڑھنا ضروری
[illegible]

[illegible] روزے قضا ہو گئے ہوں دوسرے رمضان آنے سے پہلے ادا کر لینا چاہیے۔
[illegible] معلوم نہیں۔ لہٰذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں۔

[illegible] فرض ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں اور جتنے
[illegible] زکوٰۃ نہیں دی ہو ان کا حساب کر کے ان سب کو ادا کریں۔ ہر سال کی زکوٰۃ سال پورا ہونے
[illegible]
[illegible] رفتہ رفتہ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں [illegible] سال پورا ہونے
[illegible] جتنی باقی ہو فوراً ادا کر
[illegible] ادا کریں۔

[illegible]

فرمایا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ یعنی جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک حج کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس کا جی چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ
اجمعین والحمد للہ رب العالمین

تَمَّتْ بِالْخَیْر

جہنم کے خطرات و قیامت کب آئیگی

حضرت علامہ عبد المصطفےٰ مجددی

رومی پبلیکیشنز
۳۸ اردو بازار
لاہور ۲

سیرتِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ الحاج عبدالمصطفیٰ الاعظمی مجددی مدظلہ

ملنے کا پتہ

فرید بک سٹال

۳۸ اردو بازار لاہور

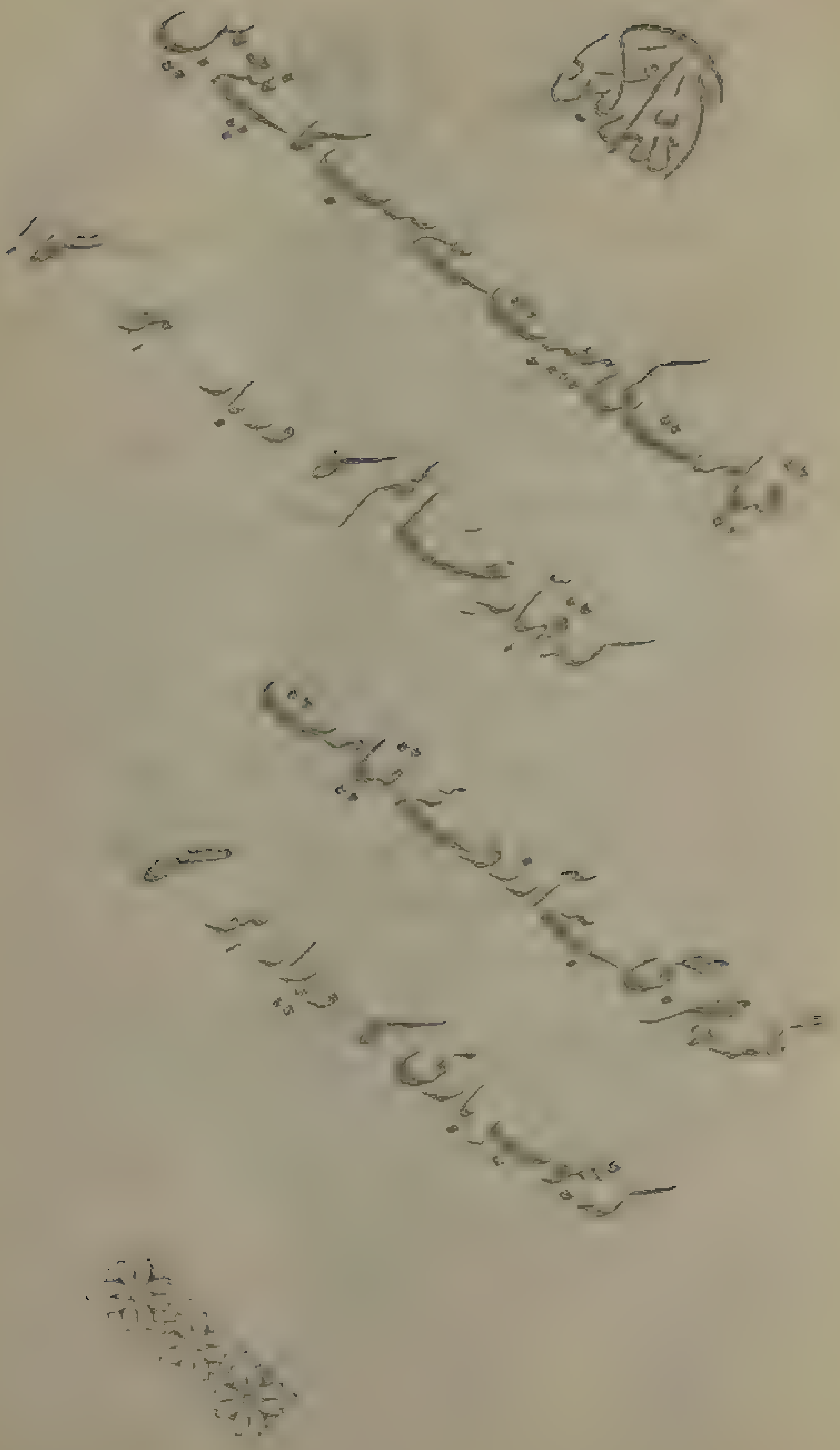

[illegible]

"قیامت" اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے مگر اس عقیدہ [illegible] بہت ہی کم توجہ [illegible] اس لئے [illegible] [illegible] عقیدۂ قیامت [illegible] قیامت کی چند نشانیوں کا تذکرہ [illegible] تاکہ [illegible] قیامت کو یاد رکھیں [illegible] بالکل [illegible] [illegible] [illegible] قیامت [illegible] ہے۔

[illegible] حاصل ہو سکے۔

[illegible]

[illegible]

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۴۹	فتنوں کے طوفان	۱۳۵	قیامت کا بیان
۱۵۱	امانت کی بربادی		قیامت کیا ہے؟
۱۵۳	مسجدوں پہ فخر		قیامت کس طرح آئے گی؟
۱۵۴	امیر المومنین کا قتل	۱۳۶	[illegible]
۱۵۶	مومنوں کی خوشحالی	۱۳۷	[illegible]
۱۵۸	عمار قتل کئے جائیں گے		[illegible]
۱۵۸	دین سے نکل جانے والی قوم	۱۳۸	[illegible]
۱۶۰	حجر اسود اکھاڑا جائے گا		[illegible]
۱۶۱	[illegible]	۱۳۹	[illegible]
۱۶۳	بے حیائی کی انتہا		[illegible]
۱۶۴	ترکوں سے جنگ		قیامت پر ایمان
۱۶۵	ایک کذاب ایک مہلک		قیامت کب آئے گی
۱۶۶	تلواریں جہاد سے معطل	۱۴۰	قیامت کا سنہ کیوں چھپایا گیا؟
۱۶۷	[illegible] جنگ عظیم		[illegible] کی قسمیں
۱۶۹	حجاز کی آگ	۱۴۱	قیامت کی نشانیاں
۱۷۰	[illegible]	۱۴۲	ننگے چرواہے محلوں میں
۱۷۱	مدینہ کی ویرانی	[illegible]	مرد کم، عورتیں زیادہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	امام نہیں ملے گا

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
قیصر و کسریٰ کے خزانے	[illegible]	[illegible]	۱۹۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۳
مسجدوں میں دنیا کی باتیں		[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدمی قبر کے اوپر [illegible]		[illegible]	۱۹۸
لٹھ باز بادشاہ	[illegible]	[illegible]	۲۰۰
فتح بیت المقدس	[illegible]	[illegible]	۲۰۲
عرب میں دوبارہ بُت پرستی	[illegible]	[illegible]	۲۰۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۴
جوتے کا فیتہ بولے گا		[illegible]	۲۰۵
بصرہ کے بندر ہونے والے	[illegible]	[illegible]	۲۰۶
مسخ کے تین واقعات	[illegible]	[illegible]	۲۰۷
پتھروں کی بارش	[illegible]	[illegible]	
چند خسف		[illegible]	
چند قذف		[illegible]	۲۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قیامت کا بیان

[illegible]

قیامت کیا ہے؟

[illegible]

قیامت کب آئے گی؟

[illegible]

ہوجائے اور پھر ایک دفعہ حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے جس سے تمام مخلوق دور ہوکر
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ہر طرف ایسی آفت و ہلاکت و تباہی و بربادی پھیل جائے گی کہ تمام
جاندار اور بے جان سب چھوٹی بڑی چیزیں یہاں تک کہ خود حضرت اسرافیل علیہ السلام اور
ملک الموت بھی فنا ہو جائیں گے اور اللہ کے سوا کوئی بھی موجود باقی نہیں رہے گا اس وقت
خداوند تعالیٰ اپنی جلالی شان کے ساتھ یہ اعلان فرمائے گا کہ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ آج کس کی
بادشاہی ہے۔ کہاں ہیں آج زور و زبردستی کرنے والے؟ کدھر ہیں آج گھمنڈ و تکبر کرنے والے؟
مگر وہاں کوئی موجود ہی نہیں ہوگا جو جواب دے پھر خود ہی اپنی عظمت و کبریائی کے ساتھ
ارشاد فرمائے گا: لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ آج صرف اللہ ہی کی سلطنت ہے جو ایک ہے
اور زبردست ہی غالب و قاہر ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا۔ اور صور
پیدا کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا اب کی مرتبہ حضرت اسرافیل علیہ السلام جونہی
صور پھونکیں گے سب کے سب انسان و جن اور فرشتے اور تمام جاندار مخلوق زندہ ہو کر اٹھ
کھڑے ہوں گے اور تمام مردے اپنی اپنی قبروں اور مرگھٹوں سے بلکہ جہاں جہاں بھی ان کی
لاشوں کے ذرات پڑے ہوں گے سب اپنی اپنی جگہوں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے
سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور سے اس شان کے ساتھ باہر تشریف
لائیں گے کہ آپ کے داہنے مقدس ہاتھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا
اور بائیں مبارک ہاتھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے
مبارک قبرستانوں میں جتنے مسلمان دفن ہیں ان سب کو ساتھ لے کر میدان حشر میں
تشریف لے جائیں گے اور تمام دنیا کے اگلے پچھلے انسان و جن وغیرہ سب
کے سب اسی میدان محشر میں جمع ہوں گے جہاں سب کے اچھے اور برے عملوں
کا وزن اور حساب ہوگا۔

میدان حشر | میدان حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ [illegible]
[illegible]

[illegible] سے [illegible] رکھی ہوئی دے گا۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور سورج زمین
سے صرف ایک میل کی دوری پر ہوگا۔ اس دن جو پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا اس
کی گرمی اور تپش سے خدا کی پناہ! سروں میں بھیجے کھولتے ہوں گے۔ پیاس کی
شدت کا یہ عالم ہوگا کہ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ اور کسی کسی کی زبانیں باہر نکل پڑی
ہوں گی۔ اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ کسی کے ٹخنوں تک کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر
تک۔ اور کوئی اپنے پسینے میں ڈبکیاں لگاتا ہوگا۔ ان تکلیفوں اور مصیبتوں کے ساتھ بے
کسی کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوگا۔ بھائی بھائی سے بھاگے گا۔
ماں باپ اپنی اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بچے ماں باپ سے بچھڑ جائیں گے شوہر
بیوی سے اور بیوی شوہر سے بیزار ہو کر سب ایک دوسرے سے جان چراتے پھریں گے۔
غرض یہ ایسا سخت اور دہشت ناک دن ہوگا کہ تکلیف اور آلام و مصائب کے بوجھ سے
چھوٹے چھوٹے بچے دکھ درد اور رنج و غم اٹھاتے اٹھاتے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حمل والیوں
کے حمل گر جائیں گے۔ خوف و دہشت اور پریشانیوں سے لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح ادھر
ادھر پھیلے ہوئے ہوں گے اور لوگ مدہوشی اور بدحواسی کے عالم میں اس طرح لڑکھڑاتے
ہوں گے جیسے نشہ کی حالت میں ہیں۔ حالانکہ لوگ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن قیامت کے
عذاب کی سختیاں انہیں مدہوش و بدحواس بنا کر اس حال میں پہنچا دیں گی۔

(ماخوذ از قرآن مجید و احادیث شریفہ)

نامۂ اعمال

قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی زندگی بھر کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ
میں دیا جائے گا۔ نیکوں کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ
میں۔ اور کافروں کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے نکال کر اس کے بائیں ہاتھ میں
نامۂ اعمال دیا جائے گا۔ (قرآن و حدیث)

میزان عمل

قیامت کے دن ہر آدمی کے اعمال میزان پر تولے جائیں گے جن کا
نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ جنت کی نعمتوں میں آرام و چین کی زندگی
بسر کریں گے اور جس کے گناہوں کا پلہ بھاری ہوگا اور نیکیوں کا پلہ ہلکا پڑ جائے گا اس کا

[illegible]

حساب کتاب

قیامت کے دن [illegible] اپنے بندوں [illegible]

[illegible]

شفاعت

[illegible]

[illegible]

کوکوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔

[illegible]

وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے!

[illegible]

بلکہ اس طرح قیامت کا بھی پورا پورا علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے مگر آپ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ قیامت کب اور کتنے برسوں کے بعد اور کس سنہ میں آئے گی؟ اس علم کو آپ اپنی امت سے چھپا کر رکھیں۔ (تفسیر صاوی ج ۳ ص ۲۸۹)

چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ نہیں بتایا کہ قیامت کب اور کتنے برسوں کے بعد اور کس سنہ میں آئے گی؟ ہاں قیامت کے سنہ کے سوا قیامت کی نشانیاں قیامت کا مہینہ، قیامت کا دن، یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بتا دیا ہے۔ چنانچہ آج مسلمانوں کا بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ قیامت محرم کے مہینے میں دسویں تاریخ کو جمعہ کے دن آئے گی۔

قیامت کا سنہ کیوں چھپایا گیا؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا سنہ چھپانے کا جو حکم دیا اس میں اللہ و رسول کی بڑی بڑی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں جن کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن ایک مصلحت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو یہ بتا دیتے کہ قیامت فلاں سنہ میں آئے گی تو قرآن مجید کا یہ بیان غلط ہو جاتا کہ قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ لا تاتیکم الا بغتۃ یعنی قیامت بالکل اچانک آئے گی۔ اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کو یہ بتا دیتے کہ اتنے برس کے بعد فلاں سنہ میں قیامت آئے گی تو پھر قیامت کا آنا اچانک نہیں ہوتا کیونکہ لوگ حساب لگاتے رہتے کہ اب قیامت کے آنے میں اتنے برس، اتنے مہینے اتنے دن باقی رہ گئے ہیں تو اس صورت میں بھلا قیامت کا اچانک آنا کس طرح ہوتا۔

علم نبوت کی تین قسمیں

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسموں کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ ایک وہ علوم جن کو امت تک پہنچانا آپ پر فرض تھا، جیسے احکام شرعیہ۔ دوسرے وہ علوم جن کے بارے میں آپ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ آپ جس کو چاہیں بتائیں اور جس سے چاہیں چھپائیں جیسے بہت سے امور و اسرار اور غیب کی باتیں وغیرہ۔ تیسرے

[illegible] اور سارے لوگوں سے چھپایا۔ تیسرے وہ علوم جن کا تمام امت سے چھپانا [illegible] جیسے قیامت کا سنہ اور حروف مقطعات اور آیات متشابہات وغیرہ۔

(تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۱۸۰)

قیامت کی نشانیاں

[illegible] قیامت سے پہلے بہت سی قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کا علم اللہ تعالیٰ [illegible] نشانیاں [illegible] ان نشانیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے [illegible] ظاہر ہونے لگیں گی۔

[illegible] قیامت [illegible] نشانیوں کا تذکرہ [illegible] نشانیوں کا ذکر [illegible] مغفرت [illegible]

ننگے چرواہے محلوں میں

حدیث (۱)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَتِهَا
قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ
الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ ۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان ص)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا، یا رسول اللہ! آپ مجھے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں خبر دیجئے تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے محتاج، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔

تشریح: یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جس کے راوی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم و ترمذی میں بھی ہے۔

اس حدیث میں قیامت کی دو نشانیوں کا بیان ہے۔

اول: یہ کہ لونڈی کے پیٹ سے اس کے آقا پیدا ہوں گے یعنی نافرمان اولاد پیدا ہوگی جو اپنی ماؤں سے اس طرح سلوک کریں گے جیسا کہ آقا اپنی باندیوں اور لونڈیوں سے کیا کرتے ہیں۔

اس حدیث کی دوسری تشریحات بھی ہیں لیکن ہم نے جو مطلب تحریر کیا ہے وہ بالکل عام فہم اور بہت زیادہ واضح ہے۔

دوم: یہ کہ بکریوں کے چرواہے جو ننگے پاؤں ننگے بدن اور محتاج ہو کر تنگ دستی میں دربدر پھرتے رہتے تھے وہ قرب قیامت کے وقت دیکھے جائیں گے کہ وہ مالدار

[illegible] فخر و غرور کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

مختصر یہ کہ [illegible] کی مذکورہ بالا دونوں نشانیاں بھی اس وقت تمام دنیا میں [illegible] موجود ہیں [illegible] کہ آج سیکڑوں بلکہ ہزاروں [illegible] اور ان کی بد سلوکیوں سے بیزار [illegible] بلکہ [illegible] بد سلوکیوں سے تنگ آ کر [illegible] بد دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

[illegible] قوم جن کی غربت اور مفلسی کا یہ حال تھا کہ انہیں ایک لنگوٹی [illegible] میسر ہوئی نہ تو [illegible] وہ فقرا اور [illegible] پیٹ پالتے تھے آج انہی قوموں کے افراد میں سیکڑوں بلکہ ہزاروں [illegible] عالیشان [illegible] فخر و غرور کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

[illegible] نے آج سے تیرہ سو [illegible] برس پہلے اپنی [illegible] دونوں نشانیوں کی خبر دی تھی وہ سو فیصد کی درست اور صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ [illegible] اپنے ماتھے کی آنکھوں سے [illegible] دیکھ لیں کہ [illegible] کبھی [illegible] پھریں گے واہ رے انقلاب! ؎

پردہ داری می کند بر طاق کسریٰ عنکبوت

بوم نوبت می زند بر گنبد افراسیاب"

[illegible] ہیں جن کے [illegible] بلکہ [illegible] زمانہ کی [illegible] لگایا جا سکتا ہے۔

[illegible]

یہ آسمان و زمیں ٹل سکیں یہ ممکن ہے
رسول پاک کا فرمان ٹل نہیں سکتا

مرد کم، عورتیں زیادہ

حدیث (۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ اِمْرَاَۃً اَلْقَیِّمُ الْوَاحِدُ۔ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یقیناً قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی اور زنا کاری بڑھ جائے گی اور بکثرت شراب پی جائے گی اور مردوں کی تعداد گھٹ جائے گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا اکیلا ایک مرد ہوگا۔

تشریح:- یہ حدیث بخاری اور مسلم میں بھی ہے اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چھ نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے (۱) علم اٹھ جائے گا (۲) جہالت کی کثرت ہو جائے گی (۳) زناکاری بہت زیادہ ہونے لگے گی (۴) شراب نوشی کثرت سے ہوگی (۵) مردوں کی تعداد گھٹ کر بہت کم رہ جائے گی (۶) عورتوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے اور ان کا انتظام کرنے والا اکیلا ایک مرد ہوگا۔

"[illegible] ہو جائے گا" اس حدیث میں علم سے مراد "علم دین" ہے کہ وہ قریب قیامت میں گھٹ جائے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی علم دین کا جاننے والا باقی نہ رہے گا۔ حضرت علامہ علی قاری حنفی شارح مشکوٰۃ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دنیا سے علم دین کا اٹھ جانا دو طرح سے ہوگا ایک صورت یہ کہ اس کے جاننے والے ایک کے بعد دوسرے دنیا سے اٹھتے چلے جائیں گے اور ان کی جگہ پر کرنے والے اس دین کے پیدا نہ ہوں گے بلکہ روز بروز کم علم والے علماء ہوتے جائیں گے اسی طرح ہوتے ہوتے ایک دور آ جائے گا کہ روئے زمین عالموں سے خالی ہو جائے گی اور علم دین کا جاننے والا کوئی باقی نہ رہ جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہوگی کہ تمام دین دار بادشاہ اور مسلمان دنیا کی چاہتوں میں گرفتار ہو کر علم دین کا پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیں گے اس طرح مسلم عوام علم دین سے بالکل ہی جاہل رہ جائیں گے اور جب رفتہ رفتہ ان سب عالموں کی وفات ہو جائے گی تو دنیا سے علم دین کا بھی جنازہ نکل جائے گا اور ہر طرف جہالت ہی جہالت کا دور دورہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی شخص قرآن کا جاننے والا بلکہ قرآن کا پڑھنے والا بھی نہ رہ جائے گا مگر ایک حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ یعنی جس وقت قیامت قائم ہوگی اس وقت جہالت کا یہ عالم ہوگا کہ تمام روئے زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی باقی نہ رہے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۷۱)

آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ علامات قیامت کی ان دونوں نشانیوں کا ظہور شروع ہو چکا ہے اور روز بروز مسلم عوام میں علم دین کا ذوق و شوق گھٹتا بلکہ فنا ہوتا چلا جا رہا ہے اور دنیا سے علم دین کے جاننے والے اٹھتے چلے جا رہے ہیں۔ علماء سلف کے دور میں آج سے ایک ہزار برس پہلے مسلمانوں میں علم دین حاصل کرنے کا کتنا بڑا جذبہ اور ان کے دلوں کو علم دین سے کس قدر والہانہ تعلق تھا اس کا اندازہ کرنے کے لئے بغداد شریف وغیرہ کے اسلامی مدارس کی تاریخ پر ایک نظر ڈالئے۔

[illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] محدث [illegible] کی زبان [illegible] سے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہوا کہ ان کا [illegible]

نے پرشکوہ استقبال کیا اور شان دار جلوس نکالا۔ اور جب وہ یہ شارع منارہ کے مدرسہ میں درس حدیث دینے کے لئے بیٹھے تو ان کی درس گاہ میں روزانہ تیس ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا۔ چونکہ اس زمانے میں لاؤڈ اسپیکر ایجاد نہیں ہوا تھا اس لئے شیخ الحدیث کی آواز تمام سامعین تک پہنچانے کے لئے یہ انتظام ہوتا تھا کہ تین سو آدمی مجمع میں کھڑے رہتے تھے جو شیخ الحدیث کی آواز سن سن کر سامعین کو سنایا کرتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۲۷)

اسی طرح مشہور محدث ابو مسلم کجی کی درس گاہ حدیث میں تو چند دوات کے۔ رحبہ غسان کے وسیع میدان میں تھی۔ حاضرین کی کثرت کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ صرف چند دواتیں لوگوں کی ... گننے کے لئے اس میدان کی پیمائش کرائی ... دواتیں ... چالیس ہزار دواتیں پائی گئیں اور جو حاضرین لکھتے نہیں تھے بلکہ صرف حدیثیں سن رہے تھے وہ اس کے علاوہ الگ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۷۷)

(اس قسم کے بہت سے واقعات ہماری کتاب "روحانی حکایات" اور "اولیاء رجال الحدیث" میں پڑھئے)

اب جب علم دین کے با کمال ... ان کی تدریس پر نظر ڈالتے ہوئے عبرت کی نگاہ سے دیکھئے مدرسوں اور خانقاہوں کے حجروں میں تو ایک ایک کر کے تالے لگ گئے۔ آج تو خیر ابھی چند علماء کے مقبول اور علم دین کی درسگاہوں میں کچھ چند طلبا اور چند مخلص علماء نظر آتے ہیں مگر چند برسوں کے بعد مسلمانوں کی غفلت کا یہی حال رہا تو خطرہ ہے کہ علم دین روز بروز کم ہوتے چلے جائیں یہاں تک کہ ایک دن علم دین کا دنیا سے جنازہ نکل جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی آفتاب کی طرح سب کی نگاہوں کے سامنے آجائے گا۔

زنا کی زیادتی: اس کا سبب ... بے حیائی ... جب مرد اور عورتوں میں بے حیائی ہو گی تو زنا کی ... زنا کاری بڑھ جائے گی اور دوسرے گناہوں کے دروازے بھی کھل جائیں گے کیونکہ مومن کی حیا درحقیقت نفس کے شر ... بہترین ... اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے ایک مضبوط قلعہ ... مومن کو بہت سے گناہوں سے بچا ...

کے لئے ایک آہنی دیوار ہے چنانچہ جب سے مسلمانوں میں حیا کی کمی ہو گئی عورتوں کا پردہ ختم ہو گیا اور بے پردگی اور مخلوط تعلیم گاہوں میں عورتوں مردوں کا اختلاط شروع ہو گیا۔ سینما گھروں اور کلبوں میں لڑکوں لڑکیوں کا میل ملاپ ہونے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کل ہر طرف زناکاری کی گرم بازاری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو قوم زناکار ہو گی اس پر عذاب آنے سے پہلے دنیا ہی میں قحط اور تنگدستی کا شکار ہو گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

شراب نوشی کی کثرت۔ آج کل مسلمانوں میں یہ مرض بھی عام ہو گیا اور اس کی حرمت بھی بھول گئے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ "اُمُّ الْخَبَائِث" یعنی برائیوں کی ماں ہے کہ اس سے سیکڑوں گناہوں کا جنم ہوتا ہے چنانچہ آج غیر مسلم قوم کے لیڈروں اور دانشوروں نے بھی اسلام کے اس حکیمانہ فیصلہ کو حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ شُرْبُ الْخَمْرِ مُوْرِثُ الْفَسَادِ فِي الْبِلَادِ وَفِي الْعِبَادِ یعنی شراب نوشی ملک و رعایا اور خدا کے بندوں میں فساد پیدا کرنے والی چیز ہے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں شراب بندی کا چرچا ہو رہا ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے (۱) شرابی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) دیوث یعنی بیوی کی زناکاری سے راضی رہنے والا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸)

مرد کم عورتیں زیادہ۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ دنیا بھر میں رفتہ رفتہ مردوں کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے اور عورتوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے چنانچہ بعض ملکوں میں لڑکیاں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کے لئے شوہر نہیں مل رہے ہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ یہ حال ہو جائے گا کہ ایک ایک مرد کے ذمہ اس کی بیوی، ماں، خالہ، پھوپھی، بھتیجی، بھانجی وغیرہ پچاس پچاس عورتوں کی پرورش و نگہداشت اور ان کے سامان زندگی کا انتظام کرے گا۔

امام نہیں ملے گا

حدیث (۳)

عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا
يُصَلِّيْ بِهِمْ. (ابو داؤد ۱/۹۳ مجتبائی)

ترجمہ: سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مسجد والے ایک دوسرے کو امامت کے لئے دھکا دیں گے، لوگ کسی کو امام نہیں پائیں گے جو انہیں نماز پڑھائے۔

تشریح: قیامت قریب ہو جانے کے وقت جو علم دین دنیا سے اٹھ جائے گا تو اس کا یہ انجام ہوگا کہ جہالت کی وجہ سے پوری مسجد کے نمازیوں میں کوئی اس قابل نہیں ہوگا کہ نماز پڑھائے اور لوگ ایک دوسرے کو امامت کے لئے آگے بڑھاتے پھریں گے اور بے علمی و نااہلی کی وجہ سے آگے نہیں بڑھے گا۔

تبصرہ: قیامت کی اس نشانی کے ظہور کے آثار شروع ہو گئے ہیں، چنانچہ اسٹیشنوں، بازاروں وغیرہ کی مسجدوں میں یہ منظر دیکھا جا سکتا ہے کہ امام صاحب کبھی غائب ہو جاتے ہیں تو نمازیوں میں اس قسم کا شور و غل شروع ہو جاتا ہے: حضرت صاحب، آپ نماز پڑھائیے تو وہ کہتے ہیں کہ شیخ جی، آپ نماز پڑھائیے، ایک دوسرے کو دھکا دے کر آگے بڑھاتے ہیں اور وہ جلدی سے پیچھے ہٹ کر دوسرے کو آگے بڑھا دیتے ہیں۔ یہ نہایت عبرت کی بات ہے، مسائل نماز کی مشق ہونی چاہئے۔ کاش مسلمان اس سے عبرت حاصل کرتے اور چاہئے کہ ہر کوئی اتنی دینی تعلیم ضروری جانے اور نماز پڑھنے اور پڑھانے کے قابل ہو جائے۔

فتنوں کے طوفان

حدیث (۴)

عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیھا خیر من القائم والماشی فیھا خیر من الساعی فکسروا فیھا قسیکم وقطعوا فیھا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احد منکم فلیکن کخیر ابنی آدم۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۳)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً قیامت سے پہلے اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کی مثل بہت سے فتنے ہوں گے ان میں آدمی صبح کو مومن رہے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن رہے گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ ان فتنوں کے دوران بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لہٰذا تم لوگ ان فتنوں کے وقت اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کچل دینا اور اگر کوئی تم کو قتل کرنے کے لئے تمہارے گھر میں داخل ہو جائے تو تم آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے جو بہتر تھا اس کے مثل ہو جانا۔

تشریح: یہ حدیث بڑی ہیبت ناک ہے اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی خبر دی جو قیامت سے پہلے ایک دو نہیں بلکہ بہت سے ایسے ہوں گے جیسے اندھیری رات ہو جس میں راستہ نہیں سوجھتا۔ ان فتنوں سے بچنے کا

مومن کو کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اور جس طرح اندھیری راتیں خوفناک اور ڈراؤنی ہوا کرتی ہیں اسی طرح وہ فتنے نہایت ہی وحشت انگیز اور بھیانک ہوں گے۔ ان فتنوں میں سرگردانیوں کے پھیلنے کا یہ عالم ہوگا کہ آدمی صبح کو مومن رہے گا مگر کسی فتنے کے دباؤ سے یا اپنی کسی غرض کی وجہ سے یا کسی گمراہ بددین کے بہکانے سے شام کو کافر ہو جائے گا اسی طرح آدمی شام کو مومن رہے گا اور صبح کو فتنوں میں پڑ کر کافر ہو جائے گا۔ یہ فتنے ایسے خطرناک ہوں گے کہ ان فتنوں کے دور میں مومن کے لئے گوشہ نشینی اور اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھے رہنا بہتر ہوگا کیونکہ جو جتنا ہی ادھر ادھر پھرے گا وہ اسی قدر زیادہ فتنوں کے طوفان میں پڑے گا یہاں تک کہ جو شخص بیٹھا ہوگا وہ چلنے والے سے کم فتنوں میں مبتلا ہوگا۔ اور جو چلتا ہوگا وہ دوڑنے والے سے کم فتنوں کا شکار ہوگا۔

ان فتنوں میں مسلمان آپس ہی میں جنگ و جدال کریں گے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں گے ان فتنوں کے اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ جب مسلمان آپس ہی میں جنگ کرنے لگیں تو تم لوگ ایسے وقت میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کی دھاروں کو پتھروں سے ٹکرا کر تلواروں کو کند اور گٹھل کر ڈالنا۔ تاکہ تم لوگ اس جنگ میں نہ شریک ہو جاؤ اور تمہارا ہاتھ مسلمانوں کے خونوں سے رنگین نہ ہونے پائے اور اگر کوئی مسلمان تمہارے گھر میں گھس کر تم کو قتل کرنے لگے تو تم اس وقت میں ایسا ہی کرنا جیسا حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں ہابیل و قابیل میں سے ہابیل نے کیا تھا جو قابیل سے بہتر تھا۔

قرآن مجید میں ہے کہ جب قابیل اپنی نفسانی خواہش کے جذبے سے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا تو ہابیل نے یہ کہا کہ اگر تم ہاتھ بڑھا کر مجھ پر حملہ کرو گے تو بھی میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ چنانچہ ظالم قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو نہایت ہی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا اور وہ شہید ہو گئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان ان فتنوں کے دوران تم کو بے قصور قتل کرنے لگے تو تم شہید ہو جانا مگر ہرگز ہرگز کسی مسلمان کا خون نہ ۔۔۔۔۔

تشریح: اس حدیث کے بارے میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ و تابعین اور تمام علماء اسلام نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حکم کہ مسلمانوں کی جنگ میں خود قتل ہو جائے مگر خود کسی مسلمان کو قتل نہ کرے یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کو یہ معلوم نہ ہو سکا ہو کہ مسلمانوں کی دونوں جنگ کرنے والی جماعتوں میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے؟ لیکن جس شخص پر یہ واضح ہو جائے کہ مسلمانوں کی لڑنے والی دونوں جماعتوں میں سے فلاں جماعت حق پر ہے اور فلاں جماعت باطل پر ہے تو اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اہل حق کی مدد کرے اور اہل باطل سے جنگ کرے کیونکہ قرآن مجید کا حکم ہے کہ تم باغیوں سے بہرحال جنگ کرو خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔ (شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۳۸۹)

تبصرہ: تواریخ اسلام کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس قسم کے فتنے گزشتہ زمانوں میں بار بار اٹھ چکے ہیں اور آئندہ بھی اس قسم کے فتنے قیامت سے پہلے اٹھتے ہی رہیں گے اور یہ فتنہ تو آج بھی سمندر کی طرح اٹھتا اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے کہ گمراہوں اور بد دینوں کی گمراہ کن تقریروں اور تحریروں سے یا نفسانی خواہشوں کے جذبات سے سیکڑوں ہزاروں مسلمان گمراہ ہو کر ملحد و بے دین اور کفار و مرتدین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے!

امانت کی بربادی

حدیث (۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اس درمیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور یہ کہا کہ قیامت کب آئے گی؟
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب امانت برباد کی جانے لگے تو تم
قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے کہا کہ امانت کی بربادی کس طرح ہوگی؟ آپ نے فرمایا
کہ جب ہر کام اس کے نااہل کی طرف سونپا جانے لگے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

تشریح: یہ حدیث بخاری شریف ج ۱ ص ۱۴ میں بھی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث میں قرب قیامت کی یہ نشانی بتائی کہ جب نااہلوں کو کام سپرد کئے جانے لگیں تو سمجھو کہ اب قیامت جلد ہی آنے والی ہے۔ لہٰذا تم اس وقت قیامت کا انتظار کرو۔

تبصرہ: قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہونے لگی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ حکومت و سلطنت اس دور میں ایسے لوگوں کے سپرد کی جانے لگی ہے جو کسی طرح بھی اس کے اہل نہیں ہیں۔ اسی طرح قوموں کی سرداری اور بڑے [illegible] نااہلوں کو دی جا رہی ہے [illegible] کی تربیت و انتظام ان [illegible] اداروں کے سپرد کیا جا رہا ہے [illegible] سے زیادہ جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے مسجدوں میں آتے ہیں [illegible] دینی درسگاہوں اور قومی اداروں [illegible] لوگوں کو منبر و امامت [illegible] دیگر مذہبی عہدے سپرد کر دیئے گئے ہیں [illegible] دین اور قوم مسلم کے مسائل [illegible] جو دین سے بالکل ہی ناواقف ہیں بلکہ بعض تو علم دین اور قوم کے دشمن ہیں۔ اسی طرح بڑے بڑے [illegible] ایسے لوگ مفتی اور شیخ الحدیث کی مسندوں پر بیٹھ گئے ہیں جو درحقیقت ان عہدوں کے اہل نہیں ہیں۔ غرض ہر کام اس زمانے میں نااہلوں کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی غنیمت ہے کہ کچھ ان عہدوں کے اہل بھی موجود ہیں مگر جب وہ وقت آ جائے گا کہ ہر چھوٹا بڑا کام نااہلوں ہی کے ہاتھوں میں پہنچ جائے تو سمجھ لو کہ بس وہ دن قریب ہے کہ قیامت کی گھڑی [illegible] آنے والی ہے۔

[illegible] ہے کہ نااہلوں کے ہاتھوں میں دنیا [illegible] کی بربادی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] اس وقت تک [illegible] جب تک [illegible]
[illegible] اور [illegible] تو [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کرے گی۔ [illegible]
[illegible] دونوں کا [illegible] ہو جائے۔

مسجدوں پر فخر

حدیث (۶)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

(ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

تشریح: اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بڑی بڑی شاندار مسجدیں بنائیں گے اور پھر ان مسجدوں پر ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر کیا کریں گے مثلاً یہ کہیں گے کہ میری مسجد تمہاری مسجد سے زیادہ اونچی اور زیادہ شاندار ہے۔ میرے باپ دادا کی بنائی ہوئی مسجد تمہارے باپ دادا کی بنائی ہوئی مسجد سے زیادہ پکی زیادہ خوبصورت ہے۔ میری مسجد [illegible] مسجد سے زیادہ بڑی ہے وغیرہ وغیرہ۔
[illegible] اور [illegible] اور
[illegible] اور اس کے
[illegible]

شخص دوسروں پر فخر و تکبر ظاہر کرنے اور اپنی بڑائی کی نیت سے شاندار مسجد تعمیر کرے تو یہ بڑا ہے، اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ وہ گناہ گار ہوگا اور یہی وہ صورت ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ قرب قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے کیونکہ بعض مسجدیں اسی فخر اور دوسروں پر اپنی بڑائی ظاہر کرنے ہی کی نیت سے بنائی جانے لگی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امیر المومنین کا قتل

حدیث (۷)

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۹)

ترجمہ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ اپنے امام (امیر المومنین) کو قتل کروگے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں سے جنگ کروگے اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے!

تشریح:۔ یہ حدیث ترمذی ج۲ ص۴۰ باب امر بالمعروف میں بھی ہے۔ اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی اس نشانی کے ظہور کی خبر دی ہے کہ مسلمان خود اپنے ہاتھوں سے اپنے امیر المومنین کو قتل کر دیں گے اور مسلمان آپس میں تلواروں سے جنگ کریں گے اور دنیا کی دولت اور سلطنت و حکومت بدترین لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور قیامت سے پہلے آئندہ بھی ان نشانیوں کا مزید ظہور ہوگا۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ سب سے پہلے مصر کے چند منحوس لوگوں

مسلمانوں نے ۳۵ھ میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا پھر ۴۰ھ میں بدنصیب عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی کی تلوار سے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر یزید پلید کے دور حکومت میں ۱۰ محرم ۶۱ھ کو مسلمانوں ہی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں شہید کیا پھر اس کے بعد عباسیوں کے دور حکومت میں تو خلفاء اور امیر المومنین کے قتل کا تانتا بندھ گیا اور مسلمانوں کی خانہ جنگی کا یہ عالم ہوا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تو لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہو کر بڑھتے بڑھتے یہ نوبت پہنچ گئی کہ خاندان بنو امیہ کے بدترین انسانوں کے ہاتھوں میں سلطنت کی باگ ڈور آگئی اور بار بار کی خونریزی ہوئی اور خونریز جنگوں میں مکہ، مدینہ اور شام و عراق کے بے شمار مسلمان مسلمانوں ہی کی تلواروں سے قتل ہوئے جو تاریخ اسلام کے وہ اوراق ہیں جن کے تصور ہی سے ایک درد مند اور حساس مسلمان لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ۶۳ھ میں یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار بنا کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کا حکم دیا اور اس لشکر اشرار نے رسول کے دربار اور مدینہ منورہ کے حرم پاک میں وہ طوفان برپا کیا کہ جس کو دیکھ کر کفر بھی شرم و شرمندہ ہو جائے۔ ان خونخواروں نے مسلمان ہوتے ہوئے بہت سے صحابہ کرام کو انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کیا اور ہزاروں عام مسلمانوں کو مار کر دس ہزار مسلمانوں کو ذبح کر ڈالا۔ پھر یہی ظالموں کا لشکر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا اور ان بدبختوں نے حرم الٰہی میں جہاں ایک پرندہ کو خون بہانا بھی جائز نہیں ہے مسلمانوں کو قتل کیا اور خانہ کعبہ پر نجاست ڈالی اور کعبہ معظمہ پر آگ لگا دی جس سے کعبہ معظمہ کی چھت اور غلاف جل گیا یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے تمام تبرکات تو جل گئے۔ خصوصاً تبرکات میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے فدیہ میں قربانی کئے ہوئے دنبہ کے وہ سینگ بھی جل گئے جو ہزاروں برس سے کعبہ مکرمہ میں بطور تبرک رکھے ہوئے تھے۔

پھر ۷۳ھ میں بنو امیہ کے بادشاہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ثقفی ظالم کو ایک عظیم لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ بھیجا اور اس لشکر نے حرم الٰہی میں ہزاروں مسلمانوں کو ذبح کر دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو خلیفۃ المسلمین تھے اور حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام جنتی صحابی کے فرزند اور امیر المومنین حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسہ تھے حجاج بن یوسف ظالم کی فوجوں نے ان مقدس اور بزرگ ہستی کو شہید کر کے ان کی لاش مبارک کو سولی پر چڑھا دیا۔

غرض اسی طرح لگاتار خونریز جنگیوں کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان مسلمانوں ہی کے ہاتھوں سے قتل ہوتے رہے جن کی تفصیل تحریر کرنے کے لئے ایک بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے۔ ہماری اس کتاب کا تنگ دامن اتنی وسعت کو سمیٹنے سے قاصر ہے۔

کمینوں کی خوشحالی

حدیث (۸)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ ۔ (ترمذی جلد دوم ص [illegible] باب [illegible])

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ کمینہ بن کمینہ سب سے زیادہ دنیا میں خوش حال ہوگا۔

تشریح: اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک خاص علامت اور مخصوص نشانی کا ذکر فرمایا ہے کہ قرب قیامت میں وہ لوگ جو باپ دادا کے زمانے سے نسل بعد نسل کمینے، احمق اور بے وقوف ہوں گے وہ دنیا میں مال و دولت اور سامان عیش و دنیاوی ساز و سامان کے لحاظ سے بہت ہی خوش حال ہوں گے اور جو جتنا ہی بڑا کمینہ اور لچا ہوگا اسی قدر زیادہ خوش حال ہوگا۔

چنانچہ دور [illegible] اس زمانے میں قیامت کی یہ نشانی [illegible] ظاہر ہو چکی ہے [illegible]

[illegible]

آج عزت دار مرد ان کا شکار اور دنیا میں ہر طرف ذلیل و خوار نظر آرہے ہیں اور ننگی بھوکی عورتیں ڈاڑھی منڈے، لفنگے اوباش عیش و عشرت کی جنت میں چین کر رہے ہیں اور منہ اٹھائے بیٹھے ہیں ان کو دیکھ کر بے اختیار زبان پر یہ شعر آجاتا ہے کہ ؎

حوروں کی گود میں لنگور خدا کی قدرت
زنانی چوڑیاں میں لنگور خدا کی قدرت

اس وقت فتنہ سفر کر رہا ہے اور تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے کہ ایسے چند لمحوں کے بعد سے نقاب ہو کر نظر آئے گا ان کی تعداد کروڑوں تک لگتا ہے کہ ؎

ابھی تو بس حقیقت کبھی ظاہر کردوں
ابھی بے قدم رکھے دل کا سامان ہو جائے

علما قتل کئے جائیں گے

حدیث (۹)

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُقْتَلُ فِيهِ الْعُلَمَاءُ كَمَا يُقْتَلُ الْكِلَابُ فَيَا لَيْتَ الْعُلَمَاءَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ تَحَامَقُوا۔

(رحمۃ اللہ ج ۲ ص ۸۲۹ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کتوں کی طرح قتل کئے جائیں گے تو کاش علماء اس زمانہ میں بیوقوف بن جاتے (تو قتل سے بچ جاتے)

تبصرہ: قیامت کی یہ علامت پوری ہو چکی۔ … کی دور میں … زمانے کی … علماء کو … نے … کتوں کی طرح قتل کرایا۔ بالخصوص بنی امیہ کے اور حکومت … ان … نے … کو قتل کیا اور حکومت عباسیہ کے زمانے …

اور اس کے بھائی معتصم باللہ کی سلطنت میں ہزاروں علماء کی گردنیں ماری گئیں۔ اسی طرح اس صدی میں بھی کمیونسٹ حکومت نے روس میں اور ملحدوں کی حکومتوں نے مصر و عراق میں ہزاروں علماء کرام کو پھانسیاں دے دیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ تمنا ظاہر فرمائی کہ کاش اس زمانے کے علماء کرام ایسے وقت میں جاہل و احمق اور پاگل بن جاتے تاکہ ظالم حکومتیں انھیں جاہل اور پاگل سمجھ کر قتل نہ کرتیں اور اس طرح امت رسول کے علماء کی قیمتی جانیں بچ جاتیں۔ چنانچہ تاریخوں سے پتا چلتا ہے کہ بعض عالموں نے ایسے وقتوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے نسخہ پر عمل کر کے اپنی جان بچالی ہے۔

دین سے نکل جانے والی قوم

حدیث (۱۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ [له]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جو نو عمر اور بے عقل ہوگی یہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوم کے نیچے دل تک نہ پہنچے گا۔ یہ لوگ بہترین مخلوق (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں کہیں گے مگر یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے بدن کو چھید کر نکل جاتا ہے۔

له ترمذی ج ۲ ص ۴۲ باب فی صفة المارقة

تشریح :- یہ حدیث بخاری و مسلم میں آئی ہے [illegible] اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بتلائی ہے کہ قرب قیامت کے وقت کچھ نئی نئی عمروں والے کم عقل لوگ ٹولیاں بنا بنا کر نکلیں گے یہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوموں سے آگے بڑھ کر ان کے دلوں تک نہیں پہنچے گا [illegible] ہدایت کے اثرات ان کے دلوں میں نہیں ہوں گے۔ یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لوگوں کو سناتے پھریں گے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح کسی پرندہ یا کسی چرندہ جانور کا تیر سے شکار کیا جاتا ہے تو تیر شکار کے جانور کے جسم سے پار ہو کر نکل جاتا ہے اور شکار کے خون یا گوشت کا کوئی اثر و نشان تیر پر لگا ہوا نظر نہیں آتا۔ اسی طرح یہ لوگ اسلام میں داخل ہو کر اس طرح سے نکل جائیں گے کہ اسلام کا کوئی اثر و نشان ان لوگوں میں باقی نہیں رہے گا اور یہ لوگ بالکل ہی اسلام سے خارج اور مرتد و بے دین ہو جائیں گے۔

تبصرہ :- قیامت کی یہ نشانی کبھی ظاہر ہو چکی۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کا نام بھی بتا دیا ہے کہ یہ خارجیوں کا فرقہ ہے یہ لوگ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی لڑائیوں کے وقت میں ظاہر ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فرقہ والوں سے نہروان میں جہاد فرمایا اور ان لوگوں کا قتل عام کیا پھر بھی کچھ لوگ باقی بچ گئے اور ان لوگوں نے مقام حروراء [illegible] عراق میں [illegible] اپنا ایک مستقل گروہ بنا لیا۔ اسی سے یہ لوگ فرقہ حروریہ کہلانے لگے پھر اس فرقہ کی بہت سی شاخیں ہو گئیں جن میں فرقہ معتزلہ کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی یہاں تک کہ ان لوگوں کو اقتدار [illegible] بہت [illegible] ان لوگوں نے اہل سنت کو بڑی بڑی ایذائیں دے [illegible] مذہب [illegible]

حجرِ اسود اکھاڑا جائے گا

حدیث (۱۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُرْفَعَ الرُّكْنُ
[illegible] (رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۸۳۴)

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ رکن (حجرِ اسود) کو (اس کی جگہ سے) اٹھا لیا جائے گا۔

اس حدیث کو سجزی محدث نے روایت کیا ہے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ خلافت عباسیہ کے دور میں ایک ملحد اور باغی "ابو طاہر قرمطی" نے مکہ معظمہ پر چڑھائی کر کے اس مقدس شہر پر قبضہ کر لیا اور خاص ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور حجر اسود پر اپنا گرز مار کر اس مقدس پتھر کو توڑ ڈالا پھر اس کو اکھاڑ کر اپنے دارالسلطنت "ہجر" لے گیا اور بیس برس تک حجر اسود کعبہ معظمہ سے جدا ہو کر "ہجر" میں پڑا رہا۔ پھر جب خلیفہ "مطیع" کے زمانے میں جب ابو طاہر قرمطی کے متبعین مغلوب ہو گئے تو حجر اسود شہر ہجر سے لا کر پھر کعبہ معظمہ کے ایک کونے میں بدستور دیوار میں جوڑ دیا گیا۔

روایت ہے کہ جب ابو طاہر قرمطی اس مقدس پتھر کو اونٹ پر لاد کر ہجر لے جانے لگا تو جس اونٹ پر اس کو لادا جاتا وہ اونٹ مر جاتا تھا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ سے ہجر تک راستہ طے کرنے میں چالیس اونٹ مر گئے اور جب اس مقدس پتھر کو ہجر سے مکہ معظمہ بیس سال کے بعد لایا گیا تو ایک لاغر و دبلی پتلی اونٹنی پر اس کو لادا گیا اور یہی ایک اونٹنی اس کو مکہ معظمہ تک لے آئی اور اس کی برکت سے مکہ مکرمہ پہنچ کر یہ اونٹنی خوب فربہ ہو گئی۔

ابو طاہر قرمطی اپنے وقت کا فرعون تھا محمد بن ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ جس سال قرامطہ کا مکہ مکرمہ پر غلبہ ہو گیا میں مکہ مکرمہ میں موجود تھا میں نے یہ دیکھا کہ ان لوگوں میں سے ایک آدمی کعبہ پر چڑھ گیا اور کعبہ کا پرنالہ جو چاندی کا بنا ہوا ہے اس کو اکھاڑنے لگا میں یہ منظر دیکھ کر تڑپ گیا اور مجھ سے صبر نہ ہو سکا تو میں نے یہ کہا کہ اے میرے پروردگار! تو کیا ہی حلیم ہے۔ میرے منہ سے یہ لفظ نکلا ہی تھا کہ وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا۔ اور مر گیا۔

محمد بن ربیع کہتے ہیں کہ ابو طاہر قرمطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر یہ کہنے لگا کہ میں خدا کی قسم مخلوق کو پیدا بھی کرتا ہوں اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں اس کے بعد ہی ابو طاہر ذلت و خواری کے ساتھ چیچک نکل کر اس کا سارا بدن سڑ گل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ ص۸۲۹)

تارے جھڑ کر گریں گے

حدیث (۱۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُرْضَخَ رُءُوْسُ اَقْوَامٍ بِکَوَاکِبَ مِنَ السَّمَآءِ بِاسْتِحْلَالِہِمْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔

(حجۃ ج۲ ص۸۲۶ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ کچھ قوموں کے سر آسمان کے تاروں سے کچل دیئے جائیں گے اس لئے کہ وہ قوم لوط کے عمل (لواطت) کو حلال سمجھ بیٹھیں گے۔

تشریح: قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ ۳۲۳ھ میں جب کہ عباسی خلیفہ راضی باللہ کا دور حکومت تھا، رات بھر تارے ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرتے

رہے اور اس کے بعد بھی کئی بار آسمان سے شہاب ثاقب گرتے رہے اور شہروں کے سر کچل کچل کر ان کو ہلاک کرتے رہے۔ (رجمہ اشد ج ۲ ص ۸۰۴)

لواطت: گناہ کبیرہ ہے اور یہ وہ ملعون کام ہے کہ قوم لوط اسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے اس طرح ہلاک کر دی گئی کہ ان کی پوری بستی پر پکے پتھروں کی بارش ہوئی پھر وہ بستی الٹ پلٹ کر دی گئی۔ (قرآن مجید)

اس حدیث میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خبر دی ہے کہ جو لوگ اس فعل حرام کو حلال سمجھنے لگیں گے ان کے سر ٹوٹنے والے تاروں سے کچل ڈالے جائیں گے اور وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لواطت کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں لواطت کرنے والوں کو یہ سزا دی کہ فاعل و مفعول دونوں کو آگ میں جلا ڈالا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں لواطت کرنے والے فاعل و مفعول دونوں کو زمین پر بٹھا کر ان کے اوپر ایک دیوار گرا دی اور یہ دونوں دب کر مر گئے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

بے حیائی کی انتہا

حدیث (۱۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَسَافَدَ النَّاسُ تَسَافُدَ الْبَهَائِمِ فِي الطُّرُقِ ۔

(مجمع ج ۲ ص ۱۴۴ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ لوگ جانوروں کی طرح راستہ میں جفتی کریں گے۔

بہرحال اب قیامت کی اس نشانی کے آثار بھی ظاہر ہونے لگے ہیں کیونکہ علانیہ زنا کاری اور دیگر بے حیائی عام ہونے لگی ہیں یہاں تک کہ سڑکوں پر اور میلوں میں اس قسم کے واقعات ہونے لگے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب انسانوں میں روز بروز بے حیائی بڑھتی جا رہی ہے اور شرم و حیا کا جنازہ نکلتا جا رہا ہے تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ انسان ایک دن اس قدر بے حیا اور بے شرم ہو جائے گا کہ وہ گھوڑوں، گدھوں، کتوں کی طرح تمام راستوں پر اپنی شہوت پوری کرنے لگے گا!

ترکوں سے جنگ

حدیث (۱۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (مشکوٰۃ [illegible])

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم (مسلمان) ایک ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی جن کے چہرے سرخ، جن کی ناکیں پست ہوں گی گویا ان کے چہرے تہ بہ تہ کھال چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں گے۔

تشریح: اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی یہ نشانی بیان فرمائی ہے کہ مسلمانوں کی ترکی کافروں سے جنگ ہوگی۔ اور اس قوم کا حلیہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ یہ لوگ بال کے جوتے پہنا کرتے ہوں گے۔

اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ لوگ جانوروں کے بالوں کو بٹ کر دھاگہ بنائیں گے اور ان دھاگوں سے موزے کی طرح جوتا بنا کر پہنیں گے دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ بہت چمڑوں کا جوتا پہنے ہوں گے جس پر بال ہوں گے۔ ان لوگوں کی آنکھیں عرب والوں کی آنکھوں کی بہ نسبت چھوٹی ہوں گی۔ اور ان لوگوں کی ناک چھوٹی اور پست ہو گی اور ان کے چہرے سرخ رنگ کے ہوں گے جو گورائی لئے ہوئے ہوں گے اور ان لوگوں کے چہروں پر اس قدر گوشت تہ بہ تہ ہوگا جیسے تہ بہ تہ چمڑے چڑھائی ہوئی ڈھال موٹی موٹی ہوتی ہیں۔

تبصرہ:- یہ حدیث شریف مختلف الفاظ کے ساتھ بخاری شریف کے چند ابواب میں مذکور ہے اور مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ باب اشراط الساعۃ میں بھی ہے۔

اس حدیث کے بارے میں شیخ محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ) کا بیان ہے کہ قیامت کی یہ نشانی معرض وجود میں آچکی کیونکہ ترکوں سے بارہا مسلمانوں کی جنگ ہو چکی ہے اور اس وقت بھی جاری ہے۔ اور یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ آپ نے ترکوں کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے ان لوگوں سے مسلمانوں کی جنگ اور لڑائیوں کی خبر دی جو بالکل غیب کی خبر ہے۔ (شرح مسلم نووی ج ۲ ص ۳۹۵)

ایک کذّاب ایک مُہلِک

حدیث (۱۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ۔

(ترمذی ج۲ ص۴۵)

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مہلک ہے

زیادہ خونریزی کرنے والا پیدا ہوگا۔)

تشریح:۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قیامت سے پہلے عرب کے ایک قبیلہ جس کا نام ثقیف ہے ایک کذاب (بہت ہی جھوٹا) اور ایک مبیر (بہت زیادہ قتل کرنے والا) پیدا ہوگا یہ غیب جاننے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو پیشگی غیب کی خبر دی ہے۔

تبصرہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر غیب وجود میں آچکی۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ محدثین و مورخین کا یہ قول ہے کہ قبیلہ ثقیف کا کذاب تو مختار بن عبید ہے اور قبیلہ ثقیف کا مبیر حجاج بن یوسف ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

"مختار بن عبید ثقفی" اس کے باپ ابو عبید [illegible] صحابی تھے مگر یہ صحابی نہیں ہے۔ [illegible] ہوئی مگر اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب نہیں ہوا [illegible] لیکن [illegible] بیعت [illegible] کے [illegible] گیا۔ (حاشیہ ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

[illegible]

(ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

[illegible]

دیا کہ اگر حجاج بن یوسف جہنمی نہ ہو تو تجھ کو طلاق" اس کے بعد اس آدمی نے اپنے زمانے کے علماء سے دریافت کیا کہ میری بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟ تو علماء نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، پھر اس آدمی نے ایک اللہ کے ولی سے یہ مسئلہ پوچھا جو صاحب کشف و کرامت تھے تو انھوں نے فرمایا کہ تیری بیوی پر طلاق نہیں پڑی کیونکہ حجاج بن یوسف جہنمی ہے۔

(تقریر ترمذی ص۵۱)

تلواریں جہاد سے معطل

حدیث (۱۲۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ سُوْءُ الْجِوَارِ وَقَطِیْعَةُ الْاَرْحَامِ وَ اَنْ تُعَطَّلَ السَّیْفُ مِنَ الْجِهَادِ وَاَنْ تُخْتَلَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ

(حجۃ اللہ ج۲ ص۱۸۳ بحوالہ ابن مردویہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں (۱) پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک کرنا (۲) رشتہ داریوں کو کاٹ دینا (۳) تلوار کا جہاد سے معطل ہو جانا (۴) دین کے ذریعے دنیا کمانا۔

تبصرہ: قیامت کی مذکورہ بالا چاروں نشانیاں تمام دنیا میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ آج دنیا کا ہر پڑوسی اپنے پڑوسیوں کی بد سلوکیوں سے نالاں اور بیزار ہے۔ اسی طرح ذرا ذرا سی باتوں پر آج بھائی اپنی بہن سے یہ کہہ کر رشتہ کاٹ ڈالتا ہے کہ جا، آج سے تو میری بہن نہیں اور میں تیرا بھائی نہیں۔ بہت افسوس! اللہ تعالیٰ نے تو بھائی بہن کا رشتہ جوڑا تھا تاکہ ایک دوسرے سے محبت و شفقت کا برتاؤ کرکے ایک دوسرے کا سہارا بنیں مگر اللہ کے بندے اس قدرتی رشتہ کو کاٹ کر ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح جہاد تمام دنیا میں بند ہو چکا ہے اور تلواریں جہاد سے معطل پڑی ہوئی ہیں۔ خدا کی راہ [illegible]

ساتھ تو یہ رہنا ہیں اسی طرح بد عمل علماء اور مصنوعی مشائخ دین کے نام پر جس طرح عوام کا استحصال کر رہے ہیں۔ اور روپیہ کمانے کی مشین بنے ہوئے ہیں بڑا افسوس ہے کہ اس کی تعزیر کے لئے شریعت کی تنفیذ نہیں ہے۔

دجلہ کے پل پر جنگ عظیم

حدیث (١٧)

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُّسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُّقَالُ لَہٗ دَجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَّکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّھْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَّاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّیَّۃِ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَکَفَرُوْا وَفِرْقَۃٌ یَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ الشُّھَدَآءُ۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۶۹ باب الملاحم)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں اتریں گے جس کا نام بصرہ ہے اس نہر کے پاس جس کو دجلہ کہا جاتا ہے اس نہر پر ایک پل ہوگا وہاں شہر کی آبادی بہت زیادہ ہوگی اور یہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ایک شہر ہوگا۔ جب آخری زمانہ آئے گا تو "قنطورا" کی اولاد تاتاری قوم چوڑے چہروں والے چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے آئیں گے یہاں تک کہ نہر کے کنارے پر ڈیرے ڈالیں گے۔ اس وقت بصرہ والوں کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ تو بیلوں کی دمیں پکڑتے ہوئے بیابانوں میں پہنچ جائے گا

اور یہ سب ہلاک ہو جائیں گے اور ایک گروہ اپنی ذات کے لئے امان [illegible]
یہ سب بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ایک گروہ اپنے بال بچوں کو اپنی
پیٹھ کے پیچھے کر کے ان لوگوں سے جنگ کرے گا اور یہ لوگ شہید
ہوں گے۔

تشریح: اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نقل فرمایا ہے اس حدیث میں "قنطورا" کی اولاد سے مراد ترکی و تاتاری قومیں ہیں۔ قنطورا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باندی کا نام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو بچے قنطورا کے شکم سے پیدا ہوئے تھے ان کی اولاد ترکی و تاتاری قوم ہیں۔ (مرقاۃ ج ۵ ص [illegible])

اس حدیث میں [illegible] بصرہ سے مراد بغداد ہے۔ چونکہ زمانہ رسالت میں بغداد شہر آباد نہیں ہوا تھا اور بصرہ بغداد ہی کے قریب موجود تھا اس لئے بغداد کی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بصرہ کا نام لیا۔ اس جنگ کا نقشہ [illegible] ہے کہ صفر ۶۵۶ھ میں جب [illegible]

[illegible]

کرنے لگے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سب کے سب شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئے۔ اور شہر بغداد تباہ و برباد ہو گیا۔ (رحمۃ اللہ علی العالمین ص ۲۵۶ وغیرہ)

تبصرہ:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکڑوں برس پہلے جو غیب کی خبر دی تھی وہ حرف بحرف صادق ہوئی اور قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حجاز کی آگ

حدیث (۱۸)

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری۔ (مشکوۃ ج۲ ص۴۶۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جو مقام بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

تشریح:۔ [illegible] ملک شام کا ایک شہر ہے جو دمشق سے چند منزل کی دوری پر ہے۔

[illegible]

[illegible]

ریگستانِ عرب میں باغ

حدیث (۱۹)

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا وفی روایۃ قال تبلغ المساکن اہاب او یہاب ۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۶۹ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ مال کی کثرت ہو جائے گی اور اس حد تک دولت بہنے لگے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو کسی آدمی کو ایسا نہیں پائے گا جو اس کی زکوٰۃ کو قبول کرے اور عرب کی ریگستانی زمین میں باغات اور نہریں ہو جائیں گی اور ایک روایت میں ہے کہ (مدینہ) کی آبادی "اہاب" یا "یہاب" تک پہنچ جائے گی۔

تشریح: یہ حدیث مسلم میں بھی ہے اور اس حدیث میں اہاب و یہاب، یہ دونوں مدینہ طیبہ کے قریب دو بستیوں یا گاؤں کے نام ہیں۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت میں مال و دولت کی کثرت اس قدر بڑھ جائے گی کہ ہر آدمی دولت مند ہو جائے گا اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا اور عرب کی ریگستانی اور بنجر زمین جو پانی کے قطرہ قطرہ کو ترستی ہے اور گھاس دانہ کو ترستی ہے اس زمین میں قسم قسم کے باغات اور ہری بھری چراگاہیں اور پانی کی نہریں جاری ہو جائیں گی اور مدینہ طیبہ کی آبادی اس قدر بڑھ جائے گی کہ اس شہر کے مکانات مدینہ سے دور گاؤں تک پہنچ جائیں گے۔

تیسرے یہ کہ قیامت کی ان نشانیوں کا ظہور شروع ہو چکا ہے کیونکہ عرب بکریاں [illegible] دور دراز تک شہرت دور دراز تک ہو رہی ہے اور عرب کی بنجر زمینوں میں باغ لگائے جا رہے ہیں اور نہروں کے پہاڑ بنائے جا چکے ہیں اور مدینہ طیبہ کی آبادی روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

مدینہ کی ویرانی

حدیث (۲۰)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ الحدیث۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۳ مطبع مجتبائی)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا بربادی کے بعد آباد ہونا مدینہ کی ویرانی ہے اور مدینہ کی ویرانی جنگ عظیم کا نکلنا ہے اور جنگ عظیم کا نکلنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا ہے اور فتح قسطنطنیہ دجال کا نکلنا ہے۔

تشریح: اس حدیث کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان تمام واقعات کا ظہور یکے بعد دیگرے پے در پے ہوگا اور قیامت سے پہلے ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی آبادی ویران ہو جائے گی چنانچہ طبرانی کی ایک حدیث ہے کہ مدینہ کی آبادی بڑھ کر سلع پہاڑ تک پہنچ جائے گی [illegible] مدینہ منورہ پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت اس شہر سے نکل جائے گی تو یہ کہیں گے کہ کبھی اس جگہ کوئی آبادی تھی [illegible] عرصہ دراز تک [illegible]

تبصرہ: ابھی تک یہ نشانی نامو جود نہیں تھی۔

سونے کا پہاڑ

حدیث (۳)

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو۔ [illegible]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی [illegible]

[illegible]

اور کوئی شخص اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ صفحہ ۴۶۴)

یہ فرات سے متعلق ہے کہ اس کا ظہور اس طرح ہوگا کہ اس نہر کا پانی خود بخود خشک ہو جائے گا اور زمین کو کاٹ جائے گی، اور سونے چاندی وغیرہ کی کانیں نظر آنے لگیں گی۔ اسی طرح [illegible] زمین میں [illegible] نکال [illegible] اور زمین میں گڑے ہوئے دفینے اور خزانے زمین کے اوپر آجائیں گے۔

تبصرہ: جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ابھی تک اس نشانی کا ظہور نہیں ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قیصر و کسریٰ کے خزانے

حدیث (۴۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔ (ترمذی ج۲ ص۴۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

تبصرہ: [illegible]

بھاگ کر مدینہ منورہ چلے گئے اور امیر المومنین نے ان خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور پھر ان دونوں کے بعد نہ کوئی کسریٰ ہوا نہ قیصر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ٹڈیوں کی ہلاکت

حدیث (۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے برسوں میں جس سال ان کی وفات ہوئی۔ ٹڈیاں ناپید ہو گئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی وجہ سے غمگین ہو گئے اور انھوں نے ایک سوار یمن کی طرف ایک سوار عراق کی جانب اور ایک سوار شام کی طرف بھیجا اور ٹڈیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کے لیے پھر یمن کی طرف جانے والا سوار ایک مٹھی ٹڈیاں لے کر آیا اور ان کو آپ کے سامنے بکھیر دیا تب آپ نے ان ٹڈیوں کو دیکھا تو نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار جاندار مخلوق کو پیدا فرمایا ہے جن میں سے چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں ہیں اور سب سے پہلے ان جاندار مخلوقات میں سے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی پھر ان کے بعد دوسری جاندار مخلوقات کی ہلاکت لگاتار اس طرح ہونے لگے گی جس طرح موتیوں کی لڑی کا دھاگا کٹ جائے تو موتی لگاتار گرنے لگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص [illegible])

تبصرہ: ابھی تک ٹڈیوں کا وجود دنیا سے ختم نہیں ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی قیامت کی اس نشانی کا وجود نہیں ہوا ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اب ٹڈیوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے بلکہ بہت سی جگہوں میں ان کے نشان و پتہ بھی نہیں

ہیں پوری جد وجہد کر رہی ہیں۔ جس کا انجام اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ ایک نہ ایک دن قرآن پاک کے نسخے دنیا سے فنا ہو جائیں گے۔ اور قیامت کی ایک نشانی معرضِ وجود میں آجائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حروفِ قرآن کا مٹنا

حدیث (۲۴)

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْرٰی عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ فِیْ لَیْلَۃٍ فَیُصْبِحُ النَّاسُ وَلَیْسَ مِنْہُ اٰیَۃٌ وَلَا حَرْفٌ فِیْ جَوْفٍ اِلَّا نُسِخَتْ۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۲۲۰ بحوالہ ابن ماجہ ص ۳۰۳)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب اللہ پر ایک ایسی رات گزرے گی کہ لوگ صبح کریں گے تو ہر جگہ سے قرآن کی آیتیں اور حروف مٹا دیئے گئے ہوں گے!

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ایک ایسی رات آئے گی جب کہ قرآن پاک کی تمام آیتیں اور حروف قرآن مجید کی جلدوں سے بھی اور حفاظ کے سینوں سے بھی مٹ جائیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ قیامت سے پہلے یہاں تک کہ قرآن مجید جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ کر چلا جائے گا اور عرش کے گرد شہد کی مکھی کی طرح آواز کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ قرآن کہے گا کہ میں تیرے پاس سے نکلا تھا اور اب تیرے ہی پاس لوٹ کر چلا آیا ہوں۔ لوگ میری تلاوت تو کرتے ہیں۔ مگر میرے احکام پر عمل نہیں کرتے۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۴)

تبصرہ: الحمد للہ قیامت کی اس نشانی کا ظہور نہیں ہوا ہے۔ یہ بالکل ہی

قرب قیامت میں ہوگا۔

خونریزی کی کثرت

حدیث (۳۵)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر الھرج قالوا وما الھرج یا رسول اللہ قال القتل القتل۔ (مسلم ج۲ ص۳۹۰ کتاب الفتن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ ھرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ تو لوگوں نے کہا کہ ہرج کیا چیز ہے؟ یا رسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا کہ قتل قتل۔

تبصرہ: قتل اور خون ریزی کی کثرت آج دنیا میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور روز بروز اس کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ لہٰذا قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسجدوں میں دنیا کی باتیں

حدیث (۴۶)

عن الحسن یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۳۲ بحوالہ بیہقی)

ترجمہ:- حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی مسجدوں میں ان کی دنیاوی باتیں ہوں گی۔ لہٰذا تم لوگ ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پروا نہیں ہے۔

تشریح:- قیامت کی یہ نشانی پوری ہو چکی ہے کیونکہ تمام دنیا کے مسلمان اس دور میں بجز چند حضرات کے جب مسجدوں میں نماز کے لئے آتے ہیں تو خواہ مخواہ دنیا کی فضول بحث، روزگار کی باتوں کا تذکرہ کرنے لگتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ حکم فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھیں۔ بلکہ ان لوگوں سے دور رہیں۔

تیس مدعیان نبوت

حدیث (۲۷)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خوب سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے جن میں کا ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر رہے گی جو غالب رہے گی ان کے مخالفین ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۵)

فائدہ:- اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس ۳۰ مدعی نبوت

کا دعویٰ کریں گے لیکن امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ستائیس ۲۷ آدمی نبوت کا دعویٰ کریں گے اور طبرانی کی روایت میں یہ ہے کہ ستر کذاب ہوں گے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۸۲۴)

ان روایتوں میں تطبیق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ستر ۷۰ کی تعداد میں ستائیس اور تیس دونوں داخل ہیں اس لئے کسی روایت میں ستائیس کا ذکر کیا، اور کسی میں تیس ۳۰ کا اور کسی روایت میں پورے ستر کی تعداد مذکور ہوئی۔ دوسری صورت تطبیق کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کل کذابوں کی تعداد تو ستر ہوگی جن میں سے ستائیس یا تیس تو نبوت کا دعویٰ کریں گے باقی امام یا مہدی وغیرہ ہونے کا دعویٰ کریں گے اور تطبیق کی ایک تیسری صورت یہ بھی ہے کہ ان گنتیوں کو تحدید کے لئے نہ مانا جائے بلکہ ان گنتیوں کو تکثیر اور بیان کثرت کے لئے مانا جائے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان گنتیوں سے یہ مراد ہے کہ بہت سے لوگ نبوت کا دعویٰ کریں گے جیسے کہ اردو کے محاورہ میں بولا جاتا ہے کہ میں نے پچاس مرتبہ تم کو سمجھایا، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ میں نے گن کر پورے پچاس مرتبہ سمجھایا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے بہت زیادہ مرتبہ تم کو سمجھایا تو اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ستائیس آدمی یا تیس آدمی یا ستر آدمی نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کذاب بہت زیادہ ہوں گے چنانچہ زمانہ اقدس کے وقت سے آج تک نبوت کا دعویٰ کرنے والے کذابوں کا شمار کیا جائے تو ان بدنصیبوں اور بے دینوں کی تعداد تیس ۳۰ سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔ بہرحال قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کعبہ کو ڈھانے والا

حدیث (۲۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۴ کتاب الفتن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو پتلی پنڈلیوں والا حبشہ کا ایک آدمی کعبہ کو برباد کرے گا۔

تشریح: یہ علامت قیامت کی پیش گوئی کا مصداق ابھی تک ظاہر نہیں ہوا ہے۔ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ انتہائی نزدیک و قرب قیامت کے زمانہ میں وقوع پذیر ہوگا۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہ سانحہ پیش آئے گا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اس کی خبر پہنچے گی تو آپ آٹھ یا نو آدمیوں کی ایک جماعت کو تفتیش کے لئے روانہ فرمائیں گے اور کعبہ کے برباد ہونے سے پہلے یا جنات و آدمی کی ہلاکت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے لوگ حج و عمرہ ادا کر چکے ہوں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم (ترجمہ [illegible] ج ۲ ص ۸۳)

آدمی قبر کے اوپر لوٹے گا

حدیث (۲۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي

بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹ اشراط الساعۃ)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر یہ کہتے ہوئے لوٹتا ہوا کہ کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا، اور اس کے پاس مصیبت کے سوا دین نہیں ہوگا۔

تشریح :۔ یہ حدیث مسلم میں بھی ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب ہو جائے گی تو قسم قسم کے فتنوں کی وجہ سے اچھا ایسا ماحول ہوگا، اور تکالیف کے طوفان مومن پر آئیں گے کہ دین پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا جتنا کہ انگارہ ہاتھ میں تھامے رہنا، اس قسم کی جو فتن میں بہت سے مومنین کا دین برباد ہو جائے گا اور آدمی رنج و قلق سے جب کہ قبرستان جائے گا، اور کسی قبر پر سر ٹیک ٹیک کر روئے گا اور یہ کہے گا کہ کاش میں اس برے وقت سے پہلے ہی مر گیا ہوتا اور اس قبر والے کی بجائے میں اس قبر میں دفن ہو گیا ہوتا تو میں ان مصیبتوں اور بلاؤں سے بچ گیا ہوتا، اور میرا دین و ایمان بھی سلامت رہ گیا ہوتا۔

تبصرہ :۔ ابھی یہ وقت تو نہیں آیا ہے کہ آدمی موت کو اپنی زندگی پر ترجیح دے کر قبروں پر لوٹتا پھرے، مگر یہ منظر تو آ گیا ہے کہ دیندار مسلمان زمانہ حال کے الحاد و بے دینی اور دین و مذہب کی تحقیر و تذلیل اور عوام کے اسلام دشمن معاشرہ سے بیزار ہو کر قبر والوں پر رشک کرنے لگے ہیں۔ اور بعض دیندار مسلمانوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ جو لوگ ایمان کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے وہ ہم سے اچھے رہے کیونکہ وہ لوگ اس دور کی الحادی روش اور دین و مذہب کی توہین و تذلیل کے جان سوز مناظر دیکھنے سے بچ گئے گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ قیامت کی اس نشانی کے ظہور کا وقت قریب آن پہنچا ہے اور آئی سکتا ہے۔

نظر آنے لگتے ہیں اور اگر دین و مذہب سے عام بیزاری اور مسلم معاشرہ کی ایمان سوز خرابیوں کا یہی حال رہا تو رفتہ رفتہ چند برسوں میں قیامت کی یہ نشانی بھی کھلم کھلا نظر آنے لگے گی کہ لوگوں کو دن میں رات کے وقت چاند تارے نظر آیا کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

لٹھ باز بادشاہ

حدیث (۱۴۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ "قحطان" سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو تمام انسانوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

تشریح: "قحطان" یا تو یمن کے مورث اعلیٰ کا نام ہے یا یمنی قبائل میں سے کسی قبیلہ کا نام ہے۔ بہر حال اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ خاندان قحطان کا ایک بادشاہ اپنی لاٹھی کے زور سے لوگوں پر اس طرح حکومت کرے گا جس طرح کوئی چرواہا اپنی بکریوں اور جانوروں کو ہانکتا رہتا ہے اور جدھر چاہتا ہے ہانک کر لے جایا کرتا ہے اور کوئی جانور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ ظالم بادشاہ امیر و غریب اور شریف و رذیل سب کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ اور اس کی لاٹھی کے ڈر سے کوئی شخص چوں و چرا کرنے کی مجال نہ رکھے گا۔ جب تک یہ بادشاہ نہ ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔

بعض علماء نے فرمایا کہ یہ بادشاہ کسی عرب کا آزاد کردہ غلام ہوگا اور اس کا نام "جہجاہ" ہوگا۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۷)

تبصرہ: ۔ تاریخ عرب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ بہت سے اس قسم کے فرضی بادشاہ عرب میں پیدا ہو چکے لیکن "جہجاہ" نام کا جہاں تک مجھ کو علم کی معلومات ہے حتی الوسع عرب میں اب تک کوئی بادشاہ نہیں ہوا ہے اس لئے میرے علم میں قیامت کی یہ نشانی ابھی ظہور وجود میں نہیں آئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتح بیت المقدس

حدیث (۱۳۱)

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک میں آیا، اس وقت آپ ایک چمڑے کے خیمہ میں تھے تو آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے تم چھ نشانیاں گن لو (۱) میری وفات (۲) پھر بیت المقدس کی فتح (۳) پھر ایک وبا جو تم میں، تم کو پکڑے گی جو بکریوں کی گلٹی کی بیماری کی طرح ہوگی (۴) پھر مال کی اس قدر زیادتی ہوگی کہ کسی آدمی کو ایک سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ اس کو کم سمجھ کر ناراض ہی رہے گا (۵) پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا (۶) پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی مگر رومی غداری اور بدعہدی کریں گے اور اتنا بڑا لشکر لے کر تم پر حملہ آور ہوں گے کہ اس لشکر میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار فوجیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۷ باب الملاحم)

تبصرہ: ۔ قیامت کی یہ نشانیاں تقریباً سبھی ظاہر ہو چکی ہیں۔

پہلی نشانی: ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم دنیا سے عالم آخرت کا سفر فرمانا یہ ۱۱ھ میں ہو چکا۔

دوسری نشانی: ۔ بیت المقدس کا فتح ہونا، یہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے دورِ خلافت میں واقع ہوا۔

تیسرا نشان [illegible] طاعون کی وبا، یہ علامت بھی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت [illegible] میں ظاہر ہوئی [illegible] زمانۂ اسلام میں یہ سب سے پہلا طاعون ہے [illegible] ہزار آدمی مر گئے۔ چونکہ اس وقت اسلامی لشکروں کا پڑاؤ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں عمواس میں تھا اس لئے تاریخوں میں اس وبا کا نام طاعون عمواس [illegible] ہے۔

طاعون ایک وبائی بیماری ہے جس کو انگریزی میں پلیگ کہتے ہیں۔ اس بیماری میں شدید [illegible] بغلوں یا رانوں کی جڑوں میں کبوتر کے انڈے کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں [illegible] برداشت درد کے ساتھ سخت جلن ہوتی ہے [illegible] بہت جلد آدمی مر [illegible] اس بیماری سے شفایاب ہوتے ہیں [illegible] نہیں [illegible] ہے۔

چوتھا نشان [illegible] مال و دولت کی کثرت و فراوانی، اس نشانی کا ظہور تاریخِ اسلام [illegible] حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا اور اس کے بعد [illegible] ہوتی رہی اور ہوتی جا رہی ہے یہاں تک کہ [illegible] تو اس قدر مال و دولت کی کثرت ہو گئی ہے [illegible] حقیر رقم شمار کرتے ہیں اور اس کی کوئی قدر نہیں کرتے۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۸)

پانچواں نشان [illegible] ایک فتنہ [illegible] اس سے مراد امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ [illegible] کے بعد کی لڑائیاں ہیں جن کے اثرات سے عرب کا ہر گھر متاثر ہوا [illegible] جانی و مالی نقصان ہوا [illegible]
[illegible] (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۸)

[illegible]

[illegible]

بڑے عظیم لشکروں کے ساتھ مسلم حکومتوں پر چڑھائی کی اور تباہی مچائی۔ ان قوموں کے قبضے ملکوں پر ہوتے ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور حضرت مہدی کا ظہور ہو، اس کے بعد کفار ہمیشہ کے لئے مغلوب ہو جائیں گے اور ہر طرف اسلام کا بول بالا رہے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

عرب میں دوبارہ بت پرستی

حدیث (۱۲۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِیَةُ دَوْسٍ الَّتِیْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ

بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۳ باب تغیر الزمان

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین حرکت کرتے ہوئے ذوالخلصہ پر ہلیں گے، اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا ایک بت تھا جس کو وہ لوگ زمانہ جاہلیت میں پوجتے تھے۔

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت میں عرب کے بہت سے لوگ بتوں کا طواف اور ان کی پرستش کرنے لگیں گے۔

ابھی تک یہ نشانی ظاہر نہیں ہوئی ہے اور عرب میں کہیں بھی اب تک بت پرستی نہیں ہو رہی ہے۔

چار فتوحات

حدیث (۳۳)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان جزیرۂ عرب سے جنگ کروگے تو اللہ تعالیٰ تم کو فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم فارس سے جنگ کروگے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی مفتوح فرمادے گا۔ پھر تم لوگ روم سے لڑوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتحیاب بنائے گا۔ پھر دجال سے تم لوگوں کی جنگ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں بھی تم کو فتح دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

تبصرہ:- قیامت سے پہلے ہونے والی مذکورہ چاروں لڑائیوں میں سے صرف آخری لڑائی ابھی نہیں ہوئی۔ باقی تینوں لڑائیاں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہو چکیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بشارت ظاہر ہو گیا کہ ان تینوں میں مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

[illegible]

حدیث (۳۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]

اور آدمی سے اس کا کوڑا باتیں کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اور آدمی کو اس کی ران ان معاملات کی خبر دے گی جن کو اس کی بیوی نے اس کے پیچھے کیا ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۷۰ اشراط الساعۃ)

تبصرہ:- قربِ قیامت کی یہ ہولناک نشانیاں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں لیکن ہر مومن کو اس پر ایمان و یقین رکھنا ضروری ہے کہ فرمانِ رسالت کے بموجب یہ نشانیاں ضرور ظاہر ہوں گی جیسے کہ بہت سی نشانیاں جن کو پہلے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا وہ علی الاعلان آج کل ظاہر ہو رہی ہیں۔

بصرہ کے بارے میں ارشاد

حدیث (۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! لوگ بہت سے شہر آباد کریں گے اور ان شہروں میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا۔ اگر تم اس شہر کے پاس سے گزرو یا اس میں داخل ہو تو اس شہر کی نمکین زمین اور اس کے ساحل اور کھجوروں کے باغات اور بازاروں سے اور اس شہر کے امراء کے دروازوں سے بچتے رہنا اور بصرہ کی ان زمینوں کو اپنا ٹھکانہ بنانا جو "سنوان" کہلاتی ہیں کیونکہ بصرہ میں زمین میں دھنسنا اور پتھراؤ اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم رات کو سوئے گی اور صبح کو اٹھے گی تو بندر اور سور بن جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۷۰)

تشریح:- بصرہ عراق کا بہت ہی مشہور و تاریخی شہر ہے اور آج وہ ... کی روشنی میں ... صاف نظر آتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا ...

ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لوگ مسخ نہیں کئے جائیں گے اس سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں مسخ عام نہیں ہوگا کہ بنی اسرائیل کی طرح پوری پوری بستیاں مسخ کر دی جائیں، مگر مسخ خاص خاص چند افراد کا تو اس امت میں بھی ہوگا۔ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے [illegible] بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ زندیق و قدریہ میں سے کچھ لوگ مسخ کئے جائیں گے لیکن یہ [illegible] زندیق و قدریہ [illegible] ہوں گے جن کو قہر خداوندی مسخ کر کے بندر اور سور بنا دے گا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۰۸)

مسخ کے تین واقعات

[illegible] سال [illegible] دسویں محرم کے دن رافضیوں کا ایک گروہ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک سے [illegible] حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ کہا ایک شخص [illegible] اور کہا کہ کون ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت میں مجھے [illegible] ایک بوڑھے خبیث رافضی نے اس سائل کو اپنے قریب جا کر سائل کی زبان [illegible] اس کے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ یہ ہے ابوبکر کی محبت کا بدلہ۔ سائل اپنی کٹی ہوئی [illegible] مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ کر رونے لگا اور روتے روتے سو گیا۔ [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس شخص کی زبان اس کے منہ میں رکھ دو چنانچہ انہوں نے رکھ دی۔ اس کے بعد سائل بیدار ہوا تو اس کی [illegible] کوئی تکلیف بھی نہیں تھی [illegible] سائل نے سال بھر کے بعد [illegible] سوال کیا تو ایک نوجوان اس کو [illegible] گیا اور [illegible] کی محبت [illegible] سائل نے قریب کے [illegible] گزشتہ سال [illegible] زبان

کاٹی گئی تھی اور امسال میرا اس قدر اعزاز کیا جا رہا ہے آخر اس کا سبب کیا ہے؟ جوان نے کہا کہ اے شخص جس نے تیری زبان کاٹی تھی وہ میرا باپ تھا تیری زبان کاٹنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کر کے بندر بنا دیا۔ چنانچہ دروازے کا پردہ ہٹا کر اس جوان نے سائل کو دکھا دیا کہ دیکھو یہی میرا باپ ہے جس نے تیری زبان کاٹی تھی۔ سائل نے دیکھا کہ گھر میں ایک بندر بندھا ہوا بیٹھا ہے اس کے بعد جوان نے سائل سے کہا کہ تم نے تو دیکھا اس کو لوگوں سے چھپائے رکھیو اور کہا کہ اس کا انجام دیکھ کر ہم لوگوں نے رافضی مذہب سے توبہ کر لی ہے۔ اس واقعہ کو علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب زواجر میں اور علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق المحرقہ میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں کے علاوہ علامہ قسطلانی وغیرہ نے بھی اس واقعہ کو تحریر کیا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۲۷ جلد ثانی)

۲— اسی طرح زواجر میں لکھا ہے کہ حلب میں ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا جب یہ مر گیا تو شہر کے چند نوجوانوں نے اس کی قبر کھود کر دیکھا تو قبر میں ایک سور پڑا ہوا تھا نوجوانوں نے اس کو گھسیٹ کر قبر سے نکالا اور اس کو آگ میں جلا دیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۲۷ جلد ثانی)

۳— حلب میں ایک مسلمان نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی اس سے مذاق کرنے لگا مگر اس مسلمان نے نماز نہیں توڑی اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پوری کر لی اور جیسے ہی اس نے سلام پھیرا فوراً ہی مذاق کرنے والے کا چہرہ خنزیر اور سور کی شکل کا ہو گیا اور وہ جنگل کی طرف بھاگتا ہوا چلا گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۲۷)

تبصرہ: قیامت کی اس نشانی کا ظہور ابھی تک ظاہر نہیں ہوا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

پتھروں کی بارش

حدیث (۳۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَسْفٌ وَّ مَسْخٌ وَّ قَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَھْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَھَرَ الْخُبْثُ۔ (ترمذی جلد ۲ صہ ۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے پیچھے دور میں زمین کا دھنس جانا اور شکلیں بدل جانا اور پتھروں کا برسنا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تب میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے حالانکہ ہم لوگوں میں بہت سے صالحین بھی ہوں گے تو آپ نے فرمایا ہاں جب خبیث کاری ہونے لگے گی۔

تشریح: مسلمانوں کی اس امت میں زمانہ آخر میں ان تینوں کی خوشخبری ہے خسف زمین میں دھنسنا، اور قذف پتھر برسنا بھی ہوگا۔

چند خسف

۱- ۱۹۰۳ء میں مغرب قسطنطنیہ کے قریب گاؤں زمین میں دھنس گئے۔

۲- ۱۹۳۰ء میں ملک کے دور حکومت میں ایک بڑا زلزلہ آیا کہ شہر ملتان زمین میں دھنس گیا۔ وہاں شہر کی تمام آبادی سے بمشکل تین آدمی زندہ بچ سکے اور اس زلزلہ میں ایران کی بہت بڑی بستیاں زمین میں دھنس گئیں۔ اس کا شہر طوس بالکل تباہ ہو گیا۔ شہر رے بھی آدھا زمین کے نیچے چلا گیا اور زمین اس طرح پھٹ گئی کہ قبروں سے مردے باہر نکل گئے۔ دوسرے حصے پھٹ گئے اور ایران میں ایک پہاڑ پھٹ کر گر گیا۔

ٹکڑے ہو گیا اور ایک گاؤں تو تین دن زمین و آسمان کے درمیان معلق رہا پھر لوگوں سے شہروں سمیت زمین میں دھنس کر غائب ہو گیا۔ جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے علامہ ابن جوزی سے نقل کیا ہے۔

۳۔ اسی طرح ۵۹۶ھ میں ابشیر کا ایک گاؤں زمین کے اندر غائب ہو گیا

۴۔ اسی طرح ۳۳۳ھ میں بحیرہ شہر زمین کے اندر چلا گیا اور شہر کی جگہ سیاہ پانی کا تالاب بن گیا۔

۵۔ اسی طرح آذربائیجان کے اطراف میں چند گاؤں زمین کے اندر دھنس گئے علامہ برزنجی کا بیان ہے یہ واقعہ ہمارے زمانہ میں ہوا۔

(ترجمہ [illegible] جلد ۲ ص ۱۲۵ تا ۱۲۲)

پتھراؤ

۱۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں لکھا ہے کہ ۲۸۵ھ میں بصرہ کے قریب ایک گاؤں میں کالے اور سفید رنگ کے پتھروں کی بارش ہوئی۔

۲۔ ۲۴۲ھ میں سوید گاؤں میں اتنے بڑے بڑے پتھر برسے کہ لوگوں نے ایک پتھر کا وزن کیا تو وہ دس رطل (پانچ سیر) وزن کا تھا۔

۳۔ علامہ برزنجی کا بیان ہے کہ تقریباً ۷۰۰ھ میں کردستان کے اندر [illegible] اور [illegible] دونوں شہروں کے درمیان انڈے کے برابر کے پتھروں کی بارش ہوئی اور اس پتھراؤ کی آواز ایک دن کی مسافت کی دوری پر رہنے والوں نے سنی (ترجمہ [illegible] ص ۱۲۸)

بادل گرجنا زمین کے اندر

حدیث (۳۷)

حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

نافع بن عتبہ سے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا۔ [illegible] کہ ایک لشکر جنگ کے لئے بیت اللہ (کعبہ معظمہ) کا قصد
کرے گا، یہاں تک کہ یہ لشکر تمام ہموار زمین پر پہنچے گا تو اس لشکر
کا [illegible] حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا [illegible] حصہ [illegible]
[illegible] سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا [illegible] ایک شخص کے جو لشکر
سے [illegible] کوئی بھی باقی نہیں رہے گا [illegible] شخص [illegible]
[illegible] ایک شخص نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں
[illegible] جھوٹ نہیں [illegible] شہادت دیتا ہوں کہ
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا ہے

(مسلم ج ۲ ص ۳۸۰ کتاب الفتن)

[illegible] آئی ہے۔ واللہ اعلم

مسجد العشار کے شہداء

حدیث (۳۸)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تو انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے [illegible]
[illegible] دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے [illegible]
[illegible]
[illegible] مسجد العشار

نے ایسے شہیدوں کو اٹھائے گا کہ ان کے سوا کوئی بھی (قیامت کے دن)
شہداء بدر کی صف میں نہیں کھڑا ہوگا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۶۸ باب الملاحم)

تشریح: اس حدیث سے چند مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

۱ — مقدس مقامات میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

۲ — عبادت خواہ بدنی ہو جیسے نماز روزہ وغیرہ یا مالی عبادتوں کا ثواب اپنی جانب سے
تمام زندوں اور مردوں کو پہنچانا صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔

۳ — کسی شخص سے اپنے لئے نماز اور ایصال ثواب کی فرمائش کرنا درست ہے۔
مسجد عشار کے یہ شہداء کس زمانے میں ہوں گے جب شہادت سے سرفراز ہوں گے
یا شہید ہو چکے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہودیوں کا قتل عام

حدیث (١٣٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اس وقت تک قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے
جنگ کریں گے اور ان یہودیوں کو مسلمان قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ کوئی
یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکارے گا کہ
اے مسلمان، اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے
اور اس کو قتل کر دو۔ مگر غرقد کا درخت نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا
درخت ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۶۷)

تشریح: اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ اس قتل عام میں یہودیوں کو کہیں پناہ

پناہ نہیں ملے گی۔ ہاں صرف ایک درخت جس کا نام غرقد ہے اُس کی آڑ میں یہودیوں کو پناہ مل سکے گی۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ غرقد ایک خاردار جنگلی درخت ہے اور اس درخت کو یہودیوں سے ایک مناسبت اور ان سے ایک خاص تعلق ہے اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۲۷۵)

تبصرہ: قیامت کی یہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ بعض روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ دجال کے نکلنے کے بعد یہودی دجال کی فوجوں میں شامل ہو کر مسلمانوں سے جنگ کریں گے ان یہودیوں کا یہ حال ہوگا کہ مسلمان ان کا قتل عام کریں گے اور یہودیوں کو درخت غرقد کے سوا کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۲۰۵)

ایک برس ایک جمعہ کے برابر

حدیث (۴۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائے گا پس ایک سال ایک مہینہ کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک گھنٹہ کے برابر اور ایک گھنٹہ آگ کی لپٹ کے برابر ہو جائے گا۔

تشریح:۔ یہ حدیث ترمذی کی نقل ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی تو سال، مہینہ اور دن جلدی جلدی گزرنے لگیں گے یا تو یہ صورت ہوگی کہ زمانہ میں اس قدر برکت ہو جائے گی کہ جلدی جلدی زمانہ گزر جائے گا اور دن کو خبر بھی نہ ہوگی کہ کتنے دن گزر گئے یا یہ صورت ہوگی کہ اس زمانے میں لوگ کی قدم قدم کے شدائد و مصائب و فتنوں کے ہنگاموں میں مشغول اور پریشان و بدحواس ہو جائیں گے کہ انہیں یہ حساب ہی نہیں ہوگا کہ کب سال گزر گیا۔ اور میری عمر کتنی گزری اور کس کام میں گزری اور کون سا مہینہ آیا اور کون سا مہینہ گیا کیونکہ ہر شخص کا یہ تجربہ ہے کہ رنج پریشانی اور مصروفیت کی حالت میں بہت جلد وقت گزر جاتا ہے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی اس نشانی کا ظہور تو شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہر شخص اس کو محسوس کرنے لگا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے جھٹ پٹ سال گزر جاتا ہے اور اب سال بھر بھی تمام نہیں ہوتا جتنا پہلے ایک مہینہ میں ہو جایا کرتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پہاڑوں کا ٹل جانا

حدیث (۱۴۱)

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَزُوْلَ الْجِبَالُ عَنْ اَمَاكِنِهَا۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۲۷ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ:۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ٹل نہ جائیں گے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے کہ بڑے بڑے پہاڑوں کا اپنی جگہوں سے ٹل جانا بار بار ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ زلزلوں کے ذیل میں جو واقعات لکھے گئے ہیں وہ مذکور ہیں جو بہت ہی مستند اور مشہور ہیں جن کو [illegible]

۔ ستمبر [illegible] میں ترکستان کے زیر حکومت [illegible] کا ایک پہاڑ جس پر کہ
[illegible] بستیاں تھیں دفعۃً پھٹ گیا اور سب لوگوں کے [illegible] لیا۔

([illegible] ۲۶ [illegible] ۸۳۲)

۔ [illegible] میں شہر [illegible] کا ایک بہت بڑا حصہ زمین میں دھنس کر بالکل ہی غائب
ہو گیا [illegible] اور وہاں نیل [illegible] بہت سی بستیاں غرق ہو گئیں۔

([illegible] ۲۳ [illegible] ۸۲۵)

[illegible]

حدیث (۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب مالِ غنیمت کو لوگ اپنی دولت اور امانت کو مالِ غنیمت اور زکوٰۃ کو
تاوان سمجھنے لگیں اور علم دین کے سوا کسی دوسرے مقصد سے پڑھیں اور
آدمی اپنی بیوی کا فرمانبردار ہو اور اپنی ماں کا نافرمان ہو اور اپنے دوست کو
قریب کرے اور باپ کو دور کرے اور مسجدوں میں آوازیں
بلند ہوں اور قبیلہ کا سردار ان میں کا فاسق آدمی ہو اور قوم کا سردار ان میں کا
سب سے رذیل شخص ہو اور آدمی کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے
کی جانے لگے اور گانے والیاں اور باجوں کا رواج ہو جائے اور قسم قسم
کی شرابیں پی جانے لگیں اور اس امت کے پچھلے لوگ امت کے
اگلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں گے اس وقت تم لوگ سرخ آندھی
اور زلزلہ اور زمین کے دھنس جانے اور صورتوں کے بگڑ جانے اور پتھروں
کے برسنے کا انتظار کرنا اور اس وقت قیامت کی نشانیاں ایک کے

بعد دوسری لگاتار اس طرح ظاہر ہونے لگیں گی۔ جیسے موتی کی لڑی کا دھاگہ کاٹ دیا گیا ہو تو موتیوں کے دانے ایک کے بعد دوسرے لگاتار گرنے لگ جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۲ باب اشراط الساعۃ)

تبصرہ:۔ قیامت کی مذکورہ بالا تمام نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ مثلاً مغنیات، زلزلے، زمین میں دھنسنا، صورت کا بگڑ جانا، پتھروں کی بارش، یہ سب نشانیاں بار بار ظاہر ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت قریب ہوتی جائے گی۔ یہ نشانیاں اور ان کے سوا دوسری علامات اور نشانیاں لگاتار ظاہر ہوتی رہیں گی۔

چند رنگ کی آندھیاں

۱۔ ۲۳۲ھ میں متوکل عباسی کے ابتدائی دور حکومت میں عراق کی سرزمین پر ایک گرم زہریلی آندھی آئی جس نے کوفہ و بصرہ اور بغداد کی تمام کھیتیاں جلا کر سوکھی کر دیں پھر وہاں سے گزر کے یہ آندھی ہمدان تک پہنچی اور وہاں کی کھیتیوں کو تباہ کر دیا۔ لوگوں کا چلنا پھرنا اور بازاروں کا کاروبار بند ہو گیا۔ انسانوں کے سوا بے شمار حیوانات ہلاک و برباد ہو گئے اور یہ آندھی مسلسل پچاس دن تک چلتی رہی۔

۲۔ ۳۰۰ھ میں مقتدر باللہ کی حکومت میں جب سیاہ رنگ کی آندھی آئی جس کے بعد ایک شدید زلزلہ آیا جس سے بہت سے شہر برباد ہو گئے۔

۳۔ ۲۳۵ھ میں ایک زرد رنگ کی آندھی آئی جو دوسرے رنگ کی ہو کر پھر بالکل کالی ہو گئی۔ (دیکھئے تاریخ الخلفاء ج ۲ ص ۳۴۸)

نعرۂ تکبیر سے قلعہ فتح

حدیث (۲۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لوگوں نے سنا ہے کہ کوئی ایسا شہر ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں ہے اور
ایک کنارہ دریا میں ہے لوگوں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد
میں سے ستر ہزار مسلمان اس شہر میں جہاد کریں گے جب یہ لوگ اس شہر
کے پاس پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو نہ ہتھیار سے جنگ کریں گے نہ کوئی تیر
چلائیں گے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں گے اور اس شہر کے
شہر کا ایک کنارہ گر پڑے گا پھر دوسری مرتبہ جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
کہیں گے دوسرا کنارہ گر پڑے گا پھر تیسری مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
کہیں گے تو قلعہ کا پھاٹک کھل جائے گا اور یہ لوگ شہر میں داخل ہو کر مال
غنیمت پائیں گے۔ اور اسی دوران میں کہ یہ لوگ مال غنیمت تقسیم کر رہے
ہوں گے کہ یکایک کوئی چیخ کر یہ کہے گا کہ "یقین مانو دجال نکل پڑا" یہ
لوگ فوراً ساری چیزوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۷)

تبصرہ: یہ پیشین گوئی بھی پوری نہیں ہوئی غالباً امام مہدی کے ظہور کے
بعد یہی مسلمان یہ جہاد کریں گے اور یہ ان لوگوں کی کرامت ہوگی کہ نعرۂ تکبیر سے پورا
شہر لرز اور شق ہو جائے گا اور یہ لوگ ایسے بہادر اور شیر دل مسلمان ہوں گے کہ
دجال کے نکلنے کی خبر سن کر اس سے جنگ کرنے کے لئے اپنی بستیوں کی طرف لوٹ پڑیں گے
اور مال غنیمت کے مرغوب نہ ہوں گے۔

شہروں سے متعلق

حدیث (۴۴)

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک

کہ نہ میراث تقسیم کی جائے گی، نہ مالِ غنیمت ملنے کی خوشی منائی جائے گی۔
پھر آپ نے فرمایا کہ اسلام کے بہت بڑے دشمن (یعنی اہل روم) اہل شام سے
جنگ کرنے کے لئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان لوگوں سے لڑنے کے
لئے لشکر جمع کریں گے پھر اہل اسلام ایک ایسی فوج کو منتخب کریں گے جو
مرتے دم تک جنگ کرتی رہے گی۔ اور اسی وقت لوٹے جب غالب ہو جائے
ورنہ مر جائے۔ چنانچہ یہ لوگ دشمنوں سے جنگ کرتے رہیں گے، یہاں تک
کہ رات دونوں فوجوں کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ اس وقت دونوں
لشکر بغیر غالب آئے واپس چلے جائیں گے اور مسلمانوں کی منتخب فوج (تقریباً)
فنا ہو چکی ہوگی۔ پھر مسلمان ایک دوسری فوج چنیں گے جو مرتے دم تک لڑتی
رہے اور اسی وقت واپس لوٹے جب غالب ہو جائے ورنہ قتل ہو جائے۔ چنانچہ
یہ دوسری فوج بھی لڑتی رہے گی۔ یہاں تک کہ رات حائل ہو جائے گی اور
دونوں فوجیں بغیر غلبہ پائے واپس چلی جائیں گی۔ اور مسلمانوں کی یہ چنی ہوئی
فوج (تقریباً) کٹ چکی ہوگی پھر مسلمان ایک تیسری فوج کا انتخاب کریں گے
جو موت تک جنگ کرتی رہے اور اسی وقت لوٹے جب غالب ہو
جائے ورنہ مر جائے۔ چنانچہ یہ فوج بھی رات تک لڑتی رہے گی پھر دونوں
فوجیں بغیر غالب ہوئے لوٹ جائیں گی اور مسلمانوں کی یہ فوج بھی (تقریباً)
ختم ہو چکی ہوگی یہاں تک کہ جب چوتھا دن آئے گا تو بقیہ مسلمان باقی بچے
ہوں گے وہ سب ایک ساتھ لشکر سے لڑیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ دشمن
کو شکست دے دے گا اور ایسی شدید جنگ ہوگی کہ اس کی مثال دیکھنے
میں نہ آئی ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ میدانِ جنگ پر سے گزرے گا
تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکے گا اور مر کر گر پڑے گا۔ اس وقت جب گنتی
کی جائے گی تو سو آدمی جو ایک مورث کی اولاد تھے ان میں سے
صرف ایک آدمی زندہ باقی رہ گیا ہوگا۔ تو اس حالت میں کون سی غنیمت

سے کسی کو کیا خوشی ہوگی؟ اور کہاں سے میراث تقسیم ہوگی؟ ابھی یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک یہ لوگ اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر سنیں گے اور کوئی چیخ کر یہ اعلان کرے گا کہ دجال مسلمانوں کی غیر موجودگی میں ان کے بال بچوں پر حملہ آور ہو گیا ہے چنانچہ (یہ سن کر) یہ لوگ اپنے سارے مال و اسباب کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو دشمن کی پوزیشن معلوم کرنے کے لئے بھیجیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور میں ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا پہچانتا ہوں یہ لوگ اس دن زمین کی پشت پر تمام دنیا کے سواروں سے زیادہ بہتر اور افضل سوار ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۷ مسلم)

تبصرہ :۔ رومی کافروں اور شامی مسلمانوں کی یہ جنگ تا ہنوز نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ آگے چل کر قربِ قیامت میں ہوگی۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت اس قدر تیز تھی کہ آپ مستقبل کے شہسواروں کو گھوڑوں پر بیٹھے دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ سواروں کے گھوڑوں کا رنگ روپ بھی آپ کی نظروں کے سامنے تھا۔ سبحان اللہ! آپ کی چشم نبوت اور آپ کے علم غیب کی وسعت اور کثرت کا کیا کہنا؟ کاش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب سے انکار کرنے والوں کے لئے یہ حدیثیں ہدایت کا سامان بن جائیں اور یہ لوگ گمراہیوں کی جہنم سے نکل کر صراطِ مستقیم کی جنت میں پہنچ جاتے مگر اس کا کیا علاج؟ کہ ؂

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

فتح قسطنطنیہ

حدیث (۴۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ رومیوں کا لشکر مقام اعماق یا مقام دابق میں پڑاؤ کرے گا تو ان لوگوں کے مقابلے کے لئے شہر (حلب یا دمشق) سے ایک لشکر نکلے گا جو اس دن اہل زمین کے سب سے بہترین لوگ ہوں گے۔ جب یہ لوگ صف بندی کر لیں گے تو رومی کہیں گے کہ اے مسلمانو! تم ہمارے اور ان مسلمانوں کے درمیان راستہ خالی کر دو جن لوگوں نے (جہاد کر کے) ہمارے آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے ہم ان سے جنگ کریں گے تو مسلمان کہیں گے کہ نہیں خدا کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راستہ خالی نہیں کریں گے۔ پھر یہ لوگ رومیوں سے جنگ کریں گے تو ایک تہائی مسلمان شکست کھا کر بھاگ جائیں گے جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی مسلمان قتل کر دیئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہیدوں سے زیادہ افضل ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان فتحیاب ہوں گے یہ لوگ کبھی فتنوں میں مبتلا نہیں کئے جائیں گے اور یہی لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے پھر اس دوران جب یہ لوگ مال غنیمت کو تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے بالکل اسی وقت شیطان چیخ کر اعلان کرے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں پر حملہ آور ہو گیا ہے یہ سن کر لوگ اس جگہ سے نکل پڑیں گے۔ حالانکہ یہ خبر باطل اور غلط ہوگی جب جب یہ لوگ شام (بیت المقدس) میں پہنچیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا۔

یہ لوگ جب دجال سے جنگ کرنے کے لئے صف آرائی کر رہے ہوں گے تو اس وقت نماز کی اقامت کہی جائے گی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور ان لوگوں کی امامت فرمائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیتے تو پگھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل فرمائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزہ پر لگا ہوا دجال کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

تشریح: اس حدیث میں مسلمان جس شہر سے نکل کر رومیوں سے جنگ کریں گے اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ حدیث کے لفظ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ سے کون سا شہر مراد ہے نووی کا قول ہے کہ اس سے مراد حلب ہے اور بعض شارحین حدیث نے فرمایا کہ اس سے مراد دمشق ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد مدینہ طیبہ ہے لیکن ازہار نے اس قول کو ضعیف بتایا ہے کیونکہ دوسری روایتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رومیوں سے لڑنے کے لئے نکلنے والا لشکر حضرت امام مہدی کا لشکر ہوگا اور ان دنوں مدینہ منورہ کی آبادی ویران ہو چکی ہوگی۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۴)

قسطنطنیہ: سلطنت روم کے شہروں میں سب سے بڑا اور نہایت مضبوط اور اہم قلعہ تھا۔

تبصرہ: رومیوں کا یہ شہر قسطنطنیہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں ایک مرتبہ فتح ہو چکا تھا اب دوسری مرتبہ بالکل قیامت قریب آجانے کے وقت امام مہدی کا لشکر اس شہر کو فتح کرے گا۔ اس حدیث میں اسی دوسری فتح کا تذکرہ ہے۔

ہاتھ میں انگارہ

حدیث (۴۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ۔

(ترمذی ج ۲ ص ...)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر ثابت رہنے والا (مومن) مٹھی میں انگارہ لینے والے کے مثل ہوگا۔

تشریح: یعنی قرب قیامت میں فسق و فجور کی کثرت اور فتنوں کے طوفان اور ظالم حکومتوں اور بد دینوں کے ظلم و تعدی کے سبب سے مومن اس قدر مصائب میں گرفتار ہو جائے گا کہ اس کے لئے اپنے دین پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا جتنا کہ مٹھی میں آگ کا انگارہ لینا مشکل ہوتا ہے۔

تبصرہ: اس پیشگوئی کا ابھی مکمل طور پر ظہور نہیں ہوا ہے مگر اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ خداوند کریم مومنین کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

امام مہدی کا ظہور

حدیث (۴۷)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ [illegible]

الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی میرے اہل بیت میں سے عرب کا بادشاہ ہوگا اور وہ میرا ہمنام ہوگا۔

تشریح: یہ حدیث ترمذی و ابوداؤد میں آئی ہے اور حضرت امام مہدی کے بارے میں اس کے علاوہ بکثرت روایات وارد ہوئی ہیں۔ آپ کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے پہلی نشانی ہے۔ حضرت امام مہدی کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب مہدی ہوگا اور یہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۲۳۶)

علماء میں اختلاف ہے کہ آپ حسنی سید ہوں گے یا حسینی۔ اس بارے میں زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ آپ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۷۹)

چنانچہ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے کہ آپ حسنی سید ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یقیناً میرا بیٹا یہ سردار ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام سید (سردار) رکھا ہے اور عنقریب اس کی پشت سے ایک مرد پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر رکھا جائے گا۔ [illegible] لیکن صورت ظاہری بناوٹ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ ذکر فرمایا کہ وہ امام مہدی زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۱ باب اشراط الساعۃ)

مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ شیعوں کا یہ قول کہ امام محمد عسکری کے فرزند ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ امام حسن عسکری کے بارے میں شیعہ و سنی تمام

...ین کا اتفاق ہے کہ یہ حضرت امام حسین کی اولاد میں سے ہیں اور حسینی سید ہیں۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۷۹)

امام مہدی کی بیعت:۔ روایات حدیث میں آیا ہے کہ جب تمام دنیا میں کفر پھیل جائے گا تو اس وقت تمام اولیاء اللہ بالخصوص ابدال حضرات سب جگہوں سے سمٹ کر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو ہجرت کر جائیں گے کیونکہ صرف انہی دو مقامات پر اسلام رہ جائے گا اور ساری دنیا کفرستان بن جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا تمام ابدال اور اولیاء کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور اسی مجمع میں حضرت امام مہدی بھی ہوں گے اولیاء ان کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے اور وہ انکار کر دیں گے۔ پھر غیب سے ایک آواز سب لوگ سنیں گے کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ لہٰذا اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ اس غیبی ندا کو سن کر سب لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کر لیں گے اس طرح آپ بادشاہ بن جائیں گے اور آپ سب مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے۔ اور کفار سے جہاد فرمائیں گے اور اپنے عدل و انصاف سے ساری دنیا کو بھر دیں گے۔ اور روئے زمین پر ہر طرف خیر و برکت کا اور امن و امان کا دور دورہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حدیث (۲۰۸)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد (ترمذی ج ۲ ص ...)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ یقیناً زمانہ قریب آگیا ہے کہ تمہارے اندر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے جو عدل کے ساتھ حکومت فرمانے والے ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو اٹھا دیں گے اور ان کے دور میں اس قدر مال کثیر ہو جائے گا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

تشریح:- اس حدیث میں قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کی خبر ہے۔

روایت ہے کہ دمشق کی جامع مسجد میں حضرت امام مہدی موجود ہوں گے اور نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی کہ ناگہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارہ پر آسمان سے نزول فرمائیں گے اور امام مہدی کے ساتھ دجال کی جنگ میں شریک ہو کر دجال کو قتل فرمائیں گے۔ عیسائی جن صلیبوں کی پرستش کرتے [illegible] ان صلیبوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر توڑ ڈالیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کر دیں [illegible] کفار سے جزیہ ختم کر کے حکم فرما دیں گے کہ یا تو اسلام قبول کریں [illegible] کے لئے تیار ہو جائیں چنانچہ [illegible] سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے [illegible] میں دین اسلام ایک ہی دین ہوگا [illegible] آپ اس دنیا [illegible] اور وفات کے بعد آپ [illegible] دفن کئے جائیں گے۔

دجال کا نکلنا

حدیث ([illegible])

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے [illegible]

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور ہم لوگ آپس میں کچھ تذکرہ کر رہے تھے تو ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے تھے ہم لوگوں نے کہا کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ قیامت ہرگز ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ دس نشانیاں دیکھ لو گے پھر آپ نے نشانیوں کا ذکر فرمایا کہ :-

(۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابہ (۴) سورج کا پچھم سے طلوع کرنا (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷) مشرق میں زمین کا دھنسنا (۸) مغرب میں زمین کا دھنسنا (۹) جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا (۱۰) اور آخر میں ایک آگ جو یمن سے نکلے گی لوگوں کو حشر کی طرف ہانک دے گی۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن)

تشریح :- اس حدیث میں جو دس نشانیاں مذکور ہیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

۱ — دھواں

قرب قیامت میں ایک بہت بڑا دھواں ظاہر ہوگا جس سے زمین و آسمان کے درمیان ہر طرف اندھیرا ہو جائے گا۔

۲ — دجال

یہ خبیث خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کی پیشانی پر ک ف ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ یہ چالیس دن میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا کیونکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ سفر کرے گا جیسے ہوا میں اڑتا ہوا بادل اس کا فتنہ بہت ہی بڑا اور نہایت ہی شدید ہوگا۔ ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوگی جن کا نام وہ جنت اور دوزخ رکھے گا مگر جو دیکھنے میں آگ ہوگی وہ حقیقت میں آرام کی جگہ ہوگی اور جو دیکھنے میں باغ ہوگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی۔

وہ مُردوں کو زندہ کرے گا، آسمان سے پانی برسائے گا، زمین سے سبزہ اگائے گا اور طرح طرح سے لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے گا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کی زمین پر پہنچے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے اتریں گے وہ آپ کی خوشبو سے پانی میں نمک کی طرح پگھلنے لگے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی پیٹھ میں نیزہ مار کر اس کو قتل فرمائیں گے۔

دابۃ الارض

یہ ایک جانور ہوگا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے ہر مومن کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنا دے گا، اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ لگا دے گا۔ اس وقت تمام مسلم و کافر ظاہر ہو جائیں گے یہ علامت کبھی بھی نہیں بدلے گی جو کافر ہے وہ ہرگز کبھی مسلمان نہ ہوگا اور جو مسلمان ہے وہ ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

سورج کا پچھم سے طلوع کرنا

قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس کے بعد نہ کسی گناہ گار مسلمان کی توبہ قبول ہوگی نہ کسی کافر کا ایمان لانا معتبر ہوگا۔

حضرت عیسیٰ کا نزول: اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

یاجوج و ماجوج

دجال کے قتل ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ تمام مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر چلے جائیں کیونکہ اب ایک بہت بڑا گروہ نکلنے والا ہے جس سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں

سے کوہِ طور پر چلے جانے کے بعد یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے یہ لوگ اس قدر کثیر تعداد میں ہوں گے کہ ان کا پہلا گروہ "بحیرہ طبریہ" پر جس کی لمبائی دس میل ہوگی جب گزرے گا تو یہ اس کا سارا پانی پی کر اس تالاب کو اس طرح خشک کر ڈالیں گے کہ جب ان کا دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا کہ کبھی یہاں پانی تھا پھر یہ تمام دنیا میں قتل و غارت اور فساد برپا کریں گے۔ اور ان لوگوں کی سرکشی اس قدر بڑھ جائے گی کہ یہ لوگ زمین والوں کو قتل کر کے کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے۔ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر یہ لوگ آسمان کی طرف تیر چلانے لگیں گے۔ یہ لوگ ابھی انہی شیطانی حرکتوں میں مشغول ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہمراہیوں کے ساتھ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا فرما دے گا جس سے وہ سب کے سب مر کر ہلاک ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کے مر جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑ سے اتریں گے تو یہ دیکھیں گے کہ تمام زمین ان لوگوں کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ ایک قسم کی چڑیوں کو بھیجے گا کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گی۔ اور ان لوگوں کے تیر و کمان اور دوسرے تھیلوں کو مسلمان سات برس تک جلاتے رہیں گے۔ پھر اس کے بعد زوردار بارش ہوگی اور زمین اپنی برکتیں اگل دے گی۔ اور آسمان بھی برکتیں نازل کرے گا یہاں تک کہ ایک انار کو ایک جماعت کھا کر آسودہ ہو جائے گی۔ اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کافی ہوگا۔ اور ایک گائے کا دودھ پورے قبیلہ کو اور ایک بکری کا دودھ خاندان بھر کو سیراب کر دے گا۔

قیامت کی ہوا

حدیث (۵۸)

عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يذهب الليل والنهار حتى تعبد اللات والعزى فقلت يا رسول الله إن كنت لأظن حين أنزل الله هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون أن ذلك تاما قال إنه سيكون من ذلك ما شاء الله ثم يبعث الله ريحا طيبة فتوفى كل من كان في قلبه مثقال حبة خردل من إيمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون إلى دين آبائهم (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ رات دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ لات و عزیٰ کی پھر پوجا کی جائے گی تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں تو یہ سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق ... تو یہ وعدہ پورا ہو چکا [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہوگا جب تک اللہ کو منظور ہوگا پھر اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص مر جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور وہ لوگ رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہ ہوگی وہ اپنے باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۹۳)

تشریح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب قیامت قائم ہونے میں صرف چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک نہایت ہی پاکیزہ اور خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ سب مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اور ساری دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور حبشیوں کی حکومت ہوگی اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی کریں گے اور اسی حالت میں قیامت قائم ہوگی۔ حدیث مذکورہ بالا میں اسی ہوا کو قرب قیامت کی علامت بتایا گیا ہے۔

واللہ اعلم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

والحمد للہ رب العالمین۔

تمت بالخیر

عجائب القرآن

حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی

رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار لاہور
فون ۷۳۱۲۱۷۳

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا

جنت میں جنتیوں کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے

جنتی زیور

اسلامی مسائل و فضائل کا خزینہ

تالیف

حضرت شیخ الحدیث

مولانا عبد المصطفےٰ الاعظمی مجددی

ناشر

[illegible]

[illegible] زندگی کے [illegible] احکام و مسائل

جن کا جاننا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے

قانونِ شریعت

کامل

جس میں عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج [illegible] کے

مسائل بیان کیے گئے ہیں

مؤلفہ

فقیہ اعظم حضرت مولانا شمس الدین احمد صاحب

[illegible]

فرید بک اسٹال - اردو بازار لاہور

جواہر الحدیث

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

فرید بک سٹال
۳۸ اردو بازار
فون ۷۳۱۲۱۷۳
لاہور

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔

جو رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔

نوادرُ الحدیث

چالیس حدیثوں کا ترجمہ اور شرح

المعروف

منتخب حدیثیں

مؤلفہ

حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفٰے اعظمی صاحب مجددی مدظلہ

رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور (پاکستان)

کراماتِ صحابہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار لاہور
فون ۳۱۲۱۷۳